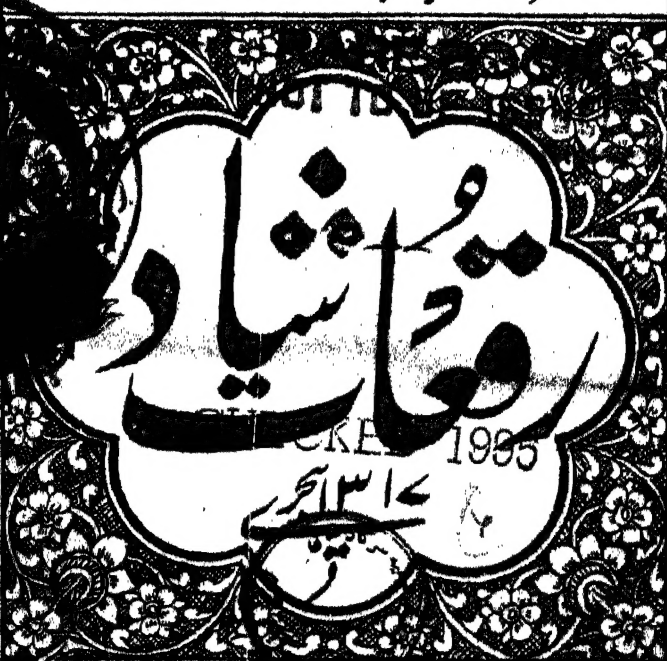


اَسْكَنْ لِي بِكَ نَارَ لِسْتِ

حسب فرمايش ابراهيم پادشاه و بهادور خلف اكبر راجه راجايان



مهاجرشن پادشاه و بهادور و دريغواچ اصفى تليز حضرت اصف اصف

مَسْكُونِ سَعْدِ لِي بِكَ نَارَ لِسْتِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تنت بنا ز طیبیان نیازت مبارک
وجودنا ز کت آرزو دگر زند مبارک

حضور پر نور بندگانِ عالی خلد اللہ ملکہ

بعض اقدس حضرت پیر و مرشد
میرساند
دسویں کی شب کو خانہ زاد کشتن پریشانہ نے ایک خواب دیکھا کہ خلافت ممول
اندھیری رات میں جبکہ ہاتھ کو ہاتھ نہیں سو جاتا تھا۔ اور گٹا ٹوپ
اندھیرا جو طرفہ چپایا ہوا تھا بجلی کی چمک۔ اور دامن کی دھمک سے
وہ تاریکی ذرا یوں ہی سی زایل ہو کر ہر سے

قرص خورشید و سیما ہی شد
یونس اندر دہان ماہی شد

تاریکی کی فوج نے ایسا نزعہ کیا تھا کہ ہر درو دیوار پر ظلمت کا عمل تھا
کالی کالی جھنڈیوں کے کالے کالے پہرے اُڑ رہے تھے

کہ دفعۃً ۵

شب طلعت شبہِ بخواب دیدم
پیش از سحر آفتاب دیدم

آنکھ کھلی تو یہ معلوم ہوا کہ عین شبِ دیجور میں ح

پیدا ہوا سپیدہ طلعت نشانِ صبح

مُحِبِّ دُنکو جو خواب کی تعبیر کرنے ہن۔ بلا کر دریافت کرنے ہی کو تھا کہ
فوراً بگل بجایا ہے اپنے مکان کو دیکھتا ہوں تو ۵

بیاشما کی صدا ہر طرف سے جاری ہو
خدا کو مصر دکن کی یہ بان سواری ہے

ہمیت سے یہی آواز آتی ہے۔ آنکھیں ملتا ہوا اٹھا تو دیکھا کہ عالم نوز ہر
اور غلغلہ آمد آمد سواری حضور ہے۔ ۵

برین مژدہ گرجان فشاخمرِ راست
کہ این مژدہ آسائش جان ماست

فوراً اس شعر کو ترجمانِ دل کیا ۵

نظامِ آئینِ مرے گھر خدا کی قدرت ہے
کبھی بین آنکھو کبھی اپنے گھر کو دیکھتا ہوں

سواری مثل بادِ بہاری کلبہ خاکسار پر رونق افروز ہوئی ۵

| | | |
|--|---|--|
| | نورخ سلطان کا جو پر تو نظر آیا حیرت تھی کہ دسویں کو مہ تو نظر آیا | |
| | وہ جو میرا پادشاہ مجاہد ہے جو میرا مولا۔ میرا آقا سے خاقان کلاہ ہے وہ جسکی طرف مخاطب ہے کہ یہ شعر پڑھ کر مین دل و جان سے شاد ہوتا ہوں ۵ | |
| | آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند آیا بود کہ گوشہ چشمے بہا کنند | |
| | وہ جو تمام دکن کا سرمایہ ناز اور ذریعہ اعزاز ہے۔ وہ جو سلطنت آصفی کا یادگار اور فخر و افتخار ہے۔ اُس سلطان سحر فرہوشنگ فرہنگ کی قباد اور رنگ اس ذرہ بے مقدار کو رشک خورشید بنایا۔ اور عزت بخشی رتبہ بڑھایا۔ | |
| | کاشانہ شاد اور یہ اعزاز ہے قدر شاہان چہ عجب گریں نوازند گدارا | |
| | یا خدا جب تک دنیا میں جموں و سیحون و دجلہ و فرات کو روانی ہو جب تک چشمہ خوشید و غامی نورانی ہو۔ جب تک مرغان خوش الحان دم صبح چمکتے۔ اور گلہامی عنبر بارسلطین میرے بادشاہ گیتی پناہ حضور میر محبوب علیخان عمرشد ملکہ کو فائز بزم اور ہر امین شاد و با کام رکھ ۵ | |
| | اکھی تا قیام ماہ و ماہی چلے یہ سکہ محبوب شاہی * | |

زیادہ حد ادب۔

عض خازن امور و لشکر کشن پرشاد عفی عنہ

نواب صاحب الامتاق کریم فرماے مخلصان دام کرمہ۔

سکتہ زوار فضل ریزدانِ زمن
میر محبوب علی شاہ دکن

اس شعر میں (ریزدانِ زمن) پر جو اعتراض سید علی صاحب بلگرامی
نے جمایا تھا وہ اس طرح اٹھ گیا جس طرح اُردی بہشت کے آتے ہی بہمن
وئے کا عمل اٹھ جاتا ہے۔ میں اس اعتراض کو بالراس العین تسلیم
کر لیتا کیونکہ ہمارے بادشاہِ حجم اقتدار کے سگے میں اگر خدا نخواستہ
غلطی ہو تو معاذ اللہ کا مقام ہے۔ لیکن بجز اللہ کہ آغا شوستری نے (ریزدانِ
زمن) کو جائز رکھا اور بدلائل قاطع فضل رب غشی بھی اسکو صحیح کہتے ہیں
اور بہرہین ساطع شوستری مردم ایران زمین عوشی محقق فارسی اعتراض
غلط (ریزدانِ زمن) صحیح۔ وہو المطلوب فقط

کشن پرشاد عفی عنہ

مہربان سید علی صاحب بلگرامی۔

آپ کے اعتراض کے قربان۔ اگر اعتراض صحیح ہوتا تو میں شک

کے ساتھ تسلیم کر لیتا۔ اور یہ سمجھتا۔ کہ خطا و نسیان ترکیب انسانی ہو۔ اور بے عیب ذات خدا بلکہ آپ کے اعتراض کے بعد گہر آتے ہی میں نے اس مصرع کو در سک زوا از فضل یزدانِ زمین یون بدل دیا۔

سکہ ز و فخر سلاطینِ زمین

لیکن آغا شوستری نے کہ عالم اجل اور مشہور فاضل اکمل ہیں یزدانِ زمین کو جائز رکھا۔ اور فضل رب عرشی اُس شعر پر پھر ٹک اُٹھے۔ اور یہ دونوں مستند عالم ہیں۔ ایک ایرانی الاصل۔ دوسرا محقق فارسى۔

والسلام فقط

مکرمی و معظی۔ ایک ڈبہ کا غذا اور چہ پتیاں مہ چہ عد و قلم کے پہونچی ماشاء اللہ ایسا چکنا کا غذا تو دیکھا نہیں گیا۔ حنا جھوٹ نہ بلو اسے پس صورت دیکھ لو۔ آئینہ کی حاجت نہیں۔ ہاتھی دانت کی تقطیع ہے یا رخسار یار کا اُسپر پر تو پڑا ہے عجب قسم کا کا غذا ہے۔ کاشمیری اسکے روبرو ہر سچ ہے۔ اور کاشمیری کا بازار سر دھو گیا۔ قلم ماشاء اللہ نہایت ہی خوش وضع اور خوبصورت اگر اس قلم کو فرمانروائے ہفت اقلیم گرہ کشائے امید و بیم کہوں تو سنراوار ہو تیغ نہیں مگر اس کا کاٹا پانی نہیں پیت ذوالفقار نہیں مگر عدو کا جگر اسکو دیکھ کر دو نیم ہے اس کا فرمان جف القلم ہے۔ باڑہ ندارد مگر برش کی صفائی میں کاسہ فرق اعدا کو

ایک قلم کر دیتا ہو۔ الغرض کاتبِ قدرت کا نشی ہے جو خطِ تقدیر کو قلم بند کرتا ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو باین مہربانی ہاے دوستانہ شاد و خرم رکھے۔

شاد و عفی عنہ

مہربان و دوستانہ سلامت۔ تلوار پہنچی۔ میں تو ارمنان سمجھا تھا۔ مگر خط کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ابھی مول نہیں لی گئی۔ صرف میرے امتحان اور پسند کے لئے بھیجی ہے۔ اس قدر دانی کا شکریہ۔ میں اس قابل تو نہیں ہوں کہ پرکھوں۔ مگر حضرت عباسؓ کی قسم عمدہ عباسی ہے جو ہر دار قوت بازو سے سالار اسکی شان ہو فتح و ظفر اس کا دم بہرتے ہیں۔ تعریف تو یہ ہے کہ دشمن بھی جان دیتے ہیں اور اسپر مرتے ہیں۔ اور یہ ان کے خون کی پیاسی واہ ری عباسی۔ آبداری میں گوہر آبدار لولوے شاہوار جسکے نخل ہستی میں آبائی کی اُسکا چمن سوکھ کر کاٹا ہو گیا۔ گویا خزان کے جہونگون سے نیست و نابود تو کیا ویران اور بتاہ ہو گیا۔ بارہ ہے کہ سمت در کی دہار ہے۔ خم خم ایر و سے کم نہیں۔ قبضہ بھی عمدہ ہاتھ آیا اچھے پر قبضہ پایا۔ تہنی شاہی کام ہو شاہونکے قبضہ قدرت میں رہنے کا سام ہو۔ اللہ مبارک کرے۔

شاد و عفی عنہ

چرخ و لکی ماہ دو ہفتہ شیفۃ۔

اللہ ٹکو خوش رکھے۔ ابھی ابھی ایک خط پہونچا۔ بھائی سچ ہے کہ
تمہاری تحریر کی سحر طرازیان دیکھ کر دل خوش ہو جاتا ہے۔ آپ نے
جو غزل اپنی بھیجی تھی۔ وہ میرے کبس میں موجود ہے۔ ابھی میں نے
دیکھی نہیں۔ میان میں تمہارے کلام کو بنظر اصلاح دیکھوں لینے چہ۔
تعجب کی بات ہو تم کہتے مشق میں مبتدی۔ اصلاح سخن ابھی تک جاری
ہی۔ بہر حال تمہاری خواہش کے موافق دیکھ بھال کر روانہ کرتا ہوں
مگر اپنے استاد کو بھی ایک نظر ضرور دکھاؤ۔ چوٹے میان کو سلام۔

شاد و عفی عنہ

مرآۃ طلسم اتحاد خانہ آباد دولت زیادہ ۲۶ تاریخ ماہ حال کو ایک حبس
اور ایک پارسل پہونچا۔ محفوظ اور مسرور ہوا۔ اللہ کا شکر ہے کہ آپ کو
فرصت ہوئی اور میرے خط کے جواب نے کا خیال رہا۔ خط اور پارسل
کے کہولنے سے معلوم ہوا کہ ایک آئینہ آپ نے برخوردار نور چشم
راجہ چند پر شاو دیہا در طول عمرہ و زاد علیہ کے لئے اپنے محبت سے
ارمغان بھیجا ہے اسکا بھی شکریہ۔

آئینہ دلکش جسکو مرآۃ جہان نامائے توفی زبید۔ صفائی میں صوفیوں کے
قلب سے مصفا تر آب تاب میں گوہر آبدار سے بڑھ کر جام جم اسکے روبرو

نخل آئینہ سکندر اسکو دیکھ کر حیران و منفعل باطن میں مثل ارباب صفا
ظاہر میں بسبان ارباب و فاء رخسار میں جبینان کہون یا ماہ تابان -
شیشہ کہون تو دور و دود و رت نہیں عکس رخ یا کہون تو عکس
ہو تاہم شمع جمال میں رویان لکہون تو قلم اشک بہاتا ہے - حیران مجن
کہ کیا لکہون - شمس رہون کہ کیا تعریف کروں - بجز اسکے کہ یہ کہون ۵

یہ آئینہ آئینہ حق ہے
نظر آتا جسمیں ظہور خدا ہے

شاد

میرے دوست کی آئین محبت اور طرز الفت کا نقشہ اسل زمان سے
مثل آئینہ صاف نظر آتا ہے - خداوند عالم آپ کو آئینہ خانہ وحدت کا
آئینہ بردار کرے اور مرہ روے محمدی کے دیکھنے والوں میں نمبر اول
بخشتے - میری طرف سے آپ کے چھوٹے چھوٹے ننھے ننھے بچوں کو
دعائے خیر ہو بچے فقط

شاد و عفی عنہ -

مولانا بالعلم والفضل اولاء - دس خوشے انگور کے پونچے - بندہ کا
منہ میٹھا ہوا - اسکی شیرینی سے بوسہ نبت العنب کا مزا آتا تھا - اور
دخت رز کا ذائقہ پاتا تھا - کیا عرض کروں یہ وہ میوہ ہے جسکے
گل و گچھیں و صیاد گل و بلبل سب باغ جہان میں اسکی تاک میں رہتے

ہیں اور ایسے فریفتہ اور والہ و شریفہ کہ مستی عشق میں مستانہ وار
 جھومتے ہوئے پھرتے ہیں۔ اسکے مارے ہوئے کی کیفیت نہ اونچے
 زاہد بھی اگر اسکی زیارت کرے تو مرید پیرِ مغان ہو جائے اور اسکے
 شربت کو شہرِ بابا طور اسبھکر ڈکا جائے۔ اس میوہ میں ناوِ ربّات
 یہ ہے کہ جہان خشک ہو اموں پر منقّی بن گیا۔ طیب اس نام کے عاشق جس
 نسخہ میں دیکھئے پانچ چار دانہ اسکے ضرور شریک کئے جاتے ہیں
 مقوی اور خون اور الغرض بہر حال مفید۔ امید ہے کہ جنابِ عالی
 کی توجہ مجھ نیازمند کے حال پر ایسی مبذول رہے گی جیسے خدا کی
 رحمت عاصی اور گنہگاروں پر۔ پیرِ مغان کے خجّانہ اور بدستون پر
 ہوتی ہے۔

یا مظهر العجائب۔ مولانا مظهر الدین غریب شاہ کو احقر البعید شاہ و
 کی جانب سے سلام پہونچے۔
 آپ کا مکتوب شبکو پہونچا میں صبح کو سرورِ نگار گیا ہوا تھا آج کل گرمیوں
 پر ہے۔ مولانا آپ کا یہ ارشاد کہ باباکشن پر شاہ تیرے عادات اور
 تیرے اخلاق دیکھ کر مجھے رشک ہوتا ہے کہ تو مسلمان کیوں نہ ہوا۔ واہ
 مولانا مسلمان ہونے کی ایک ہی کمی۔ میں نہیں سمجھا کہ مسلمان کی کس کو

کہتے ہیں۔ اگر مسلمان اس کو کہتے ہیں اور اسی کا نام ہے کہ فقط ڈاڑھی
 بڑھاویں اور عبد اللہ عبد الرحمان نام رکھیں اور تعصب پرست ہوں
 تو بندہ ایسی مسلمان کو دور ہی سے سلام کرتا ہے۔ میان مسلمان
 وہ ہے کہ خدا کی وحدت کے قائل ہونا اور اُس سچ دے سے ثابت قدم رہنا
 بندہ پورا موحد اور پگھلا صوفی ہے۔

آپ کا ارشاد کہ جب تک رسالت کے قائل نہ ہوں مسلمان نہیں ہوتا۔
 بندہ نواز لفظ مسلمان ملت کا نام ہے موحد کے نزدیک ملت اور مذہب
 کی قید کہاں ہے

جنگ بفتا و دولت ہمہ را عذر بنہ

چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زوہد

ہاں اب کان دہر کر سنئے جو موحد ہو گا وہ ضرور غیر متعصب ہو گا۔ جو غیر
 ہودہ رسالت کا ضرور قائل ہو گا۔ مولانا نام پاک (محمد) پر مین وجد
 کرتا ہوں۔ اس نام پاک کا خور و سالی سے والہ و شیدا ہوں۔
 حضرت من آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ زنا رگلے میں کیوں ہے اس کا
 جواب کیا دون لے اب سنئے

مری شہیج کے دو جزو ہیں زنا ر اور دانے
 بظاہر شہیج کا ممنون ہوں باطن میں بہن کا

شاد

ارے صاحب مجھے یہ تو منظور نہیں کہ اپنا ظاہری بناؤ چناؤ مولوی
یا ملا کی طرح رکھوں۔ یا زنا توڑ کر خطنہ کر لوں۔ یا دسترخوان پر
لٹالے اڑاؤں۔ اگر کافر یا زنا رین اور مسلمان خطنہ بین انکی
ہے تو مولانا ایسی کافر یا بھائیگی اور نہ ایسی مسلمان کو ہم مانتے
ہیں۔ ہم تو کافر عشق ہیں۔ محراب صحنہ ہمارا سجدہ گاہ ہے۔
غوغائے کشتِ صداے لیک حرم ہے اور پکا پکا صوفیانہ میرا
دھرم ہے۔

بامسلمان اللہ اللہ ہندوان رارام رام

مولانا آپ اپنے موجد ہونے کا بہت کچھ دم مارتے ہیں مگر میرے
مسلمان ہونے کی فکر میں کیوں مرتے ہیں۔ اپنے کو پکا صوفی بھی
بتلاتے ہیں اور تسبیح و زنا کے پہر میں پہنستے ہوئے ہیں۔ ہاے
افسوس کیوں مولانا کیا آپ اسی بات کو جائز رکھتے ہیں کہ صوفی
اور موجد کہلا کر کفر و اسلام کے جھگڑے میں مبتلا رہیں۔ مولانا مجھے
اپنا ایک شعر یاد آیا۔ وہ ہوندا۔

کفر و اسلام کے جھگڑے میں نہ پڑتا تو امی شاو
بندے اللہ کے ہیں گبر و مسلمان دونوں

بہر حال مولانا آپ کو تعصب لازم نہیں۔ اور نہ آپ کے شایان ہرے

یہ کفر و دین کے مہین جھگڑے سارے تجوہاؤں کا شوق کیا کام
مٹا کے زندگے وی کو دل سے خدا خدا کر خدا خدا کر۔

مولانا آپ میرے کفر و اسلام کی فکر میں بالکل نہ پڑے جو وقت یا حق
میں گزرے اس کو غنیمت جانئے۔ خاصانِ خدا وہ جانتے ہی نہیں
کہ اسلام کس محرابِ ابرو کا کعبہ مقصود ہے۔ اور کفر کون سے صنم پرست
دل کا بتخانہ ہے یہ بھی گھر خدا کا وہ بھی گھر خدا کا ہے۔ ہر جگہ اسی کا جلوہ
ہو جو اس کا منکر ہے وہ موجد نہیں۔ راستی نے منصور کو سولی پر دیا۔
اگر میں زیادہ کمون تو شرعاً دوسے لگانے کا حکم ہو سکتا ہو اور زاہدانِ پاک پرست
و ملایانِ متعصب بمصدق۔ این گریبان گرفت و آن امن۔ میرا تعاقب
کرینگے بہر کیف ۵

بہ فہم ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید
خوشی معنی دارد کہ در گفستن نمی آید

نقل مشہور ہوا اور کسی کتاب میں میں نے دیکھا ہے کہ ایک صاحب
نے رابعہ بصری سے دریافت کیا کہ بیوی شیطان مقبول خدا ہے
یا مردود۔ اس بقیس مرتبت نے فرمایا کہ جس وقت مجھے اس قدر
فرصت ہوگی غور کر کے اس کا جواب دوں گی۔ سبحان اللہ جب
کرنے کے لائق بات ہے دل لوٹتا ہے خاصانِ خدا کو اپنے

یار کے دیدار اور وصل صنم کے مزون سے اس قدر فرصت کہاں
 کہ وہ ان جھگڑوں میں اسیر ہوں۔ اگر آپ کو بخشائش کی فکر ہوگی
 تو میان جس نے پیدا کیا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ کون بخشائش کے
 لائق ہے حتی المقدور ممنوعات سے اجتناب کرنا اور اُسکی یاد میں
 مصروف رہنا اور اسی کی جستجو دل سے کرنا یہ بس ہے۔ اللہ بس
 باقی ہو۔

احقر الباءدشاو

عنایت فرمائی بندہ۔ آم کی ڈالی پہنچی۔ ایک سو ایک تخم پیوندی
 پائے۔ بے موسم نعمت غیر مترقبہ ہے۔ واقعی بی بی کے پیوندی مشہور
 معروف ہیں اس پیوند اتحاد کا ہزار ہزار کیا معنی الف الفاً شکریہ
 بجا لاتا ہوں۔ جناب من واقعی کیا دل پسند اور مرغوب تحفہ عنایت
 فرمایا کہ ذوق چاشنی سے شیرین کام ہوا اسکو دیکھنے سے میری
 روح کو تازگی ہوتی ہے۔ جان میں جان آتی ہے خدا کی قسم اس کی
 رنگت کے دیکھنے سے زعفران زار کشمیر آنکھوں میں پہر جاتا ہے اُسکی
 سبزی عین سرسبزی ہمارے ہر رنگ میں مرغوب۔ مگر آپ کے
 اور ہمارے یک رنگی سب سے نرالی ہو۔ خاص ہے عام نہیں ہے
 ہر ایک دانہ کو کوڑا آب حیات کننا میزید۔ ریشہ کا نام نہیں کہیں کہیں

سُرخ شیریں دہن وغنچہ لبان کشمیر اور محبوبانِ فرنگ کے خسار گلخوار
کی خبر دیتی ہے۔

جناب من یہ میوہ ہر کہ جنبت میں بھی پائیں گے میوہ بہشتی اس کا نام رکھنا
لاریب۔ یہ اشرف الانار ہے جس پر ہر شیخ و شاب نثار ہے بہشت
بیختہ مغزون کو دیکھا ہے کہ ایسے شوق سے کھاتے ہیں کہ مغز اور پوست
ڈکڑا جاتے ہیں بہر حال اسکی توصیف اور تعریف کرنے سے عاجز ہوں۔
اللہ تعالیٰ آپ کے نخلِ مراد کو بار و پرہلا پہو لاسر و سبز و شاداب رکھے۔
آپ کے اس منت اور اتحاد نے میرے رگ و ریشہ کو ممنون فرمایا۔
آپ کا دوست شہاد

مہربان من۔ کل کے روز ٹھیک نو بجے غریب شاہ کا خط پہونچا۔ میں اسکو
پڑھ کر بہت ہنسنا۔ مجھے اور ہنوں نے اپنے خط میں متواتر لکھا ہے کہ طرز
اور روش سے میں مسلمان معلوم ہوتا ہوں۔ سوال یہ کہ میں مسلمان
کیون نہیں ہوتا۔ میں حیران ہوں کہ انہیں میرے مسلمان ہونے کا
کیونکر یقین آیا۔

بخدا اکتا ہوں کہ زنا رگلے میں رکھتا ہوں سچ بوجھ تو بقولِ مرزا غالب
دہلوی۔ آدھا ہندو اور آدھا مسلمان ہوں کیونکہ نہ گائے کھاتا ہوں نہ خیریت
مجھے اب تک کسی نے اصل میں پہچانا نہیں کہ میں کون ہوں۔ میں ایک

صوفی اور موحد ہوں۔ میرے نانا راجہ نرائندر اور جدا سٹلہ مہاراجہ
چندو لعل ان دونوں کا بھی مشرب اور یہی مسلک تھا۔
خدا کی قسم! جیسا مسلک ہے عمدہ مشرب ہے جو اس سے پہلے نکلے۔
جو اس کو برا کہے کافر۔ اگر کوئی مجھے کافر کہے تو سلیم مین اور میرا خدا
راضی۔ ایسے مسلمان جو سہرا یا تعصب کا پتلا ہو اس سے میری کافر
اچھی۔ مگر کافر عشق ہوں ۵

کافر عشق مسلمان مراد رکھنا نیست
ہر گمنان تار گشتہ حاجت زنا نیست

سچ تو یہ ہے کہ اسلئے لوگ اس سے بھاگتے ہیں کہ رشتہ اقلق ٹوٹ جائے۔
بہر حال خدا کا بندہ ہوں۔ اُس کو دیکھتا ہوں۔ اُس کو ڈھونڈتا ہوں۔
اُس کو پاتا ہوں۔

میرا محراب خدا پرستی ابرو سے صنم ہے غوغائے ناقوس کنشتی صدا
لبیک و حرم ہے اور سچا سچا میرا یہ دہرم ہے ۵ غالب۔

ہم موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترک رسوم
ملین جب نگین اجزائے ایمان ہو گئے

اگر وہ بھی آپس ملین تو میرا خط ضرور پڑھا دینا اور اسے کد نیا کہ واہ
مولانا کا و سالہ ما پیر شد و گاد شد۔ ہاے افسوس! بچے کو صوفی کہتے تھے

اور کفر و دین کا جھگڑا دل میں باقی اوستے کمدیجے کہ میان منصور
صفت باش جان بدہ مگر جانان راز دست مدہ۔ خدا حافظ کہ کسی روز
ملین گے۔ شما و عفی عنہ۔

میرے عزیز پر تمیز زاد علمہ۔ لکھنو کا حقہ اور تبا کو ہو پونچا میان سچ تو یہ ہو
کہ حقہ تنہائی کا رفیق اور شفیق ہمد و دمساز ہے۔ قفل مینا و خموشی کہوں
تو می زید اسل حسان کے عوض اگر میں تمہارا دم نہ بہرون کو محبت کا گلا
گھونٹتا اور اسکو جلا کر اُس کا وہوان اڑانا ہے ہر کش پر لاکہ شہنا اور
ہزار دعا۔ بے زبان ہے مگر باتیں کرتا ہے بلبل ہزار داستان کہے
تو می شاید۔ اچھا خاصا باجا ہو بے گنجی کا راگ مالاہو۔

میان ایک نقل اس حقہ پر یاد آئی کہ لکھنو کے کوئی رئیس بیگماتی گڑ گڑ می
لئے ہوئے محل خانہ سے برآمد ہوئے۔ بیگماتی گڑ گڑ می نواب صاحب
کے ہاتھ میں دیکھ کر لوگوں کو تعجب ہوا۔ نواب صاحب نے ایک شاعر
سے اس قطع اور برنخ پر کوئی مصرع جلد موزون کرنے کی فرمائش کی۔
وہ حاضر جواب فوراً یہ مصرع تندرستہ محسبِ حال کہا۔

بیجان بولتا ہے مہیا کے ہاتھ میں

الغرض اس حقہ کا پیر نو و سالہ بھی جو گرم و سرد زمانہ چشیدہ ہی
وہ بھی اسکا دم بہرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمکو بالفنس ہائے گرم حیات بخش

رکھے تبا کو کیا ہو طبلہ عطار ہے۔ جہان ایک کش کینچا تمام مکان خج شبنوار
 ہو گیا۔ لکھنو کے اعظم علی محمد علی تبا کو والون کو اللہ تعالیٰ تب تک
 اچھا رکھے جب تک تبا کو دنیا میں ہم لوگوں کے دماغ کو بلا خطر معبر کر دیتی
 ہے۔ خود جلانیکی ضرورت نہیں۔ اگر بریکی کے دھوین کی حاجت نہیں
 یہ سب رگا ہون خالقا ہون مسجد ون میں چلتی ہیں۔ ہمارے ہاں تبا کو
 خوشبو وار دھوان دہار اڑتا ہے پیار سے مرزا صدیق کو سلام۔

دعا گوشتا دعفی عنہ

حشر بادہ فصاحت اللہ متین ہوش میں لائے۔ آپ کا شفق سوار
 کے ہاتھ ابھی ابھی پایا۔ من چہ می سرایم وطنورہ من چہ می سراید۔ کامفہ
 صادق آیا۔ آپ کی جاو و طرازی اور سحر پردازی کا میں کیا تمام بند و ستار
 قابل۔ مگر مرد خدا خط تو اچھی طرح پڑھا کرو۔ میں تو لکھتا ہوں کہ فیض صاحب کا
 مشاعرہ کل ہوا آپ میری غزل لیجا کر حسب معمول پڑھ دیجئے۔ گہلی ہوئی بات
 ہے۔ آپ اس کے جواب میں لکھتے ہیں کہ اسرار فدوی نے فیض صاحب
 کے مشاعرے کے لئے کوئی غزل نہیں کہی۔ [معقول] اب آپ ہی کہئے
 کہ من چہ می سرایم وطنورہ من چہ می سراید یہ پہلی آپ پر ہوتی ہے یا نہیں۔
 مگر آپ سے شکایت کرنا بیکار ہے۔ آپ کا تخلص سرشار ہے۔ اگر درخانہ
 کس است یک حرف بس است۔ آپ لکھتے ہیں کہ لفظ بالین مونث ہے

سلمنا سرشار مگر وہ تو میرا کلام نہیں ہے۔ لہذا مجھ پر اعتراض کیا اوس خط کو پہرا زبرائے خدا پڑھئے اور میری غزل فیض صاحب کے منشا عہ میں پڑھ دیجئے یہی پنڈت جی واللہ طرز غزنجوانی کا تمہیر خاتمہ ہے اب بلیڈ بازی کا وقت ہو والسلام۔

میرے بے وفائواب۔ کئے فزاج شریف کیسا ہو۔ کچھ دوستوں کی بھی خبر ہے یا نہیں۔ خط لکھتے لکھتے ہاتھ رگھئے۔ پہرے پہرے آدمی کے پانوں تک گئے جواب تو کجا۔ نہ پیامے نہ سلامے۔ میں نے مانا اور یہ سب صحیح کہ آپ کو اپنی متعلقہ خدمات کے کاروبار کی وجہ سے فرصت نہیں۔ مگر میرا چھوٹا سا معاملہ ایسا نہ تھا کہ جو آپ کو دشوار ہوتا وہ کیا؟ دو حریفی خیر و عافیت۔

جواب کا طالب شاہد عفی عنہ

پنڈت جی صاحب۔ آپ کا شقہ پہونچا۔ آپ لکھتے ہیں کہ (خداوند کل شبکو ایک رنگیلے دوست کے ہاں سرکار کی ایک نادر غزل کسی قتالہ عالم پری جم خور و خوش گلوی کی زبانی سنی پڑک گیا) اول تو وہ قتالہ عالم کون تھی جب کہ آپ نے پری جم کا خطاب بے دھڑک دیدیا۔ اسکو اپنی خوش نصیبی جس قدر ناز ہو می زید کہ آپ سے ناولسط اور شاعر اسپر پچھ گئے۔ ع

قدیر گوہر شاہ داندیا بداند جوہری

اسی طرح مشوقون کے پرکنے والے تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ شاعر
 ناولسٹ۔ اور مصور۔ ہاں وہ غزل آپ نے نہ بتائی جو گائی گئی تھی۔
 اسکا کوئی شعر یا مصرع یا دہو تو ضرور لکھئے میں نے آجکا۔ کسی رنڈی کو
 اپنی غزل نہیں دی لیکن اگر کوئی میرے دیوانوں سے غزل خیر الیجا
 اور اپنی محبوبہ مطلوبہ مرغوبہ کو گانے کے لئے دے آئے تو اسکو میں
 کیا کروں جیسے آپ ہی نے ایک ٹھمری میری لکھی ہوئی ہاتھوں ہاتھ کسی کے
 ہاتھ دی تھی۔ کیون ہے نہ پتے کی سع۔

ہاتھ لا اوستا د کیون کیسی کسی

بہی حقیقت یہ ہو کہ نواب فصیح الملک داغ دہلوی کی جس قدر غزلیں گئی
 جاتی ہیں اور جس قدر حضرت داغ کے کلام نے شہرت پائی تمام دنیا کے
 شعرا میں کسی نے نہیں پائی۔ امیر مینائی کا ایک مطلع آپ نے پرسوں
 پڑھا تھا جس کا ایک مصرع تذبذبے یاد ہے۔ ع۔

ہاے کیسی اس بہری محفل میں رسوائی ہوئی

اس کا دوسرا مصرع لکھ بیجئے۔

مصرع کا طالب شاد و عفی عنہ

تشرار ذمی وقار۔ ارے بہی مجھے آپ کی اس رائے سے کہ (طرز) کا
 لفظ مونث ہو ضرور اختلاف ہوتا اور میں تعجب کرتا کہ اتنا بڑا طبیعت دار

آدمی اور طرز کی جمیع طرزین لکھے۔ سنا تو یوہین ہو کہ انکی روش ننگار
 آپ کا طرز۔ آپ کا رویہ۔ مگر جب آپ نے اپنے استاد گرامنا یہ
 تدبیر الدولہ منشی مظفر علی خان آسیر لکھنوی۔ اور جہان استاد
 فصیح الملک بہادر داغ دہلوی۔ اور استاد بے بدل
 منشی امیر احمد صاحب مینائی لکھنوی کی شاہین دین کو
 طرز کو نمونہ باندھتے ہیں تو پھر اب گنجائش اعتراض یعنی چہ۔
 لیکن نیڈت اچھے طرز کنا کا لونگو اچھا نہیں معلوم ہوتا اور اس کے
 تو آپ خود قابل ہیں کہ اہل لکھنؤ آج کل طرز کو بالاتفاق مذکور بولتے
 ہیں۔ ہاں صاحب خوب یاد آیا آپ اپنے کچھ بند جو بطر مرانی تصنیف
 کئے ہیں مجھے روضہ شریف میں دکھائے تھے انہیں سے ٹیپ کا
 شعر مجھے یاد ہے آپ کہتے ہیں ۵

ہو سب کو عشق میرے کلام نفیس کا
 ہر شعر میں ہو طرز دبیر و انیس کا

بندگی نیڈت جی۔ اب کہئے آپ نے طرز کو مذکور کیا ہے یا نہیں اور آپ
 اس کو کیا کہتے۔ پبلک کا میلان طبع ہی آجکل یہ ہے۔ مہی اگر برلنہ مانو
 تو ایک بات کہوں۔ میں نے آپ کے ٹیپ کے مصرع ثانی میں ایک
 لفظ بدل دیا۔ آپ نے لکھا ہو۔

ہر شعر میں ہو طرزِ دبیر و انیس کا

میں نے یوں بدل دیا۔

ہر شعر میں ہو رنگِ دبیر و انیس کا

میرا خدا اور میں کہ یہ بطریقِ اصلاح نہیں ہے ایک بات ذہن میں آئی لکھی
اسوقت ایک شعر یا دو آیا کان دہر کر سنئے۔

اکہی نرم گردان از کرم و لما سے خوبا نرا
وگر نہ عشق رانا پیدا کن با عشقبا نرا

بارگ اللہ اسکا لطف روکھے پیکے آدمیوں کو نہ آئے گا۔ ہاے اس کا
لطف کوئی چوٹ کماے ہوئے دلوں سے پوچھے۔ خدا جانے کس شوق
کا شعر ہے۔ تشنہ دہلوی کا۔ یہی ایک شعر یا دو آیا اللہ میان کی طرف
مخاطب ہو کر کہتے ہیں۔

کیوں بتو نکو عشقِ نجشائے ہم ہوئے بخت
منصفی احمد اور روزِ قیامت چاہئے

اب مطلب میں جانا ہوں خدا حافظ فقط

شا و عفی عنہ

غایتِ فرامی من۔ آج گیارہ بجے آپ کا خط پہنچا۔ بہت مدت
کے بعد آپ نے ہکویا دیکھا۔ خدا جانے کہ ہر سے چاند نکلا۔ جو مجھ ہوئے

ہوے کو یاد فرمایا۔ جناب آپ نے یہ نئی بات پیدا کی۔ کہ مہینوں خط نہ لکھیں۔ اور جب لکھیں سوائے عذر ناچائی مزاج کوئی سبب آپ کو ملتا ہی نہیں۔ اس میں سال میں چھ خط پونچھ جبکہ سرشکن فی مہینہ دو ہوتے ہیں سع۔

ہم نے اسکو بھی غنیمت سمجھا۔

آپ کے رفیق شفیق نے جو کچھ آپ سے فرمایا۔ اور اپنے زیبِ حظ کیا بغور پڑھا۔ اُنکا یہ حسنِ ظن ہے۔ جو میرے نام پر تبر کرتے ہیں۔ خدا جانے کیوننا حق وہ محکوم اپنا رقیب سمجھتے ہیں۔ ارے صاحب اگر اون کا خیال ہو۔ کہ کشن پر شا د جاہل ہے۔ پڑھا لکھا نہیں۔ تو خیر جاہل ہی ہے یہ کیا معنی۔ کہ ہر وقت ہر مجلس میں ہماری شکایت اور یہ کہنا۔ کہ جو کچھ شعر یا نثر کہتا ہے کسی سے لکھوا کر۔ اکثر سرشار لکھنوی کا نام لیا جاتا ہے۔ کہ وہ لکھ دیا کرتے ہیں۔ اگر یہی خیال ہے تو (بسم اللہ) سع۔

ہمیں میدان ہمیں چوگان ہمیں گو

اگرچہ دو بدو ہونا یا مقابلہ کرنا کوئی متانت نہیں اور نہ میرا منصب ہے بلکہ اکثر اوقات میں یہ ہجھکر خموش رہتا ہوں۔

ہم پر چشمِ عداوت بزرگتر عیبیست
گلستِ سعدی و در چشمِ دشمنان خارست

بیشک میں شاعر نہیں بٹا رہیں۔ مگر ایسا گو کہا بھی نہیں کہ بغیر کسی سہارہ کے ٹٹو نہ چل سکے۔ آزمائش منظور ہے تو قلم و دوات لین۔ کوئی مضمون یا خط۔ یا کوئی کسین۔ وہ بھی لکھیں۔ بندہ بھی گھسیٹتا ہے۔ اوس وقت قلمی کھل جائیگی۔

یہ میں نے مانا۔ کہ میں ننھی نہیں ہوں۔ انشا پر دازمی مجھے نہیں آتی۔ اور نہ مجھے ابو الفضل۔ یا نعمت خان عالی۔ ہونے کا دعویٰ ہے۔ مگر ہاں رمیر زاعلی بابا شیرازی الاصل کا شاگرد ہوں۔ یہ وہ شخص جو جبکو آغاشو ستری طوبی نے میری تعلیم کے لئے انتخاب کیا تھا۔ سید سہی دی نثر لکھتا ہوں۔ مگر انشا کے خلیفہ۔ اور انشا کے مادہ و رام سے کم نہیں عبارت سلیس محاورہ حاصل ایرانی۔ بندش جیت نہ تو ہاں جاؤں۔ اگرچہ آج پندرہ سال سے جب سے کہ اس ریاست ابد مدت کے وفاتہ کی زبان اُردو ہو گئی ہے فارسی عبارت میں کسی دوست کو سواے دانش پیش خط یا کچھ کم و زیادہ نہ لکھے ہو گئے۔ مگر اب بھی بھولا نہیں ہوں نظم میں۔ نہ ذوق ہوں۔ نہ مومن۔ نہ امیر ہوں۔ نہ داغ۔ نہ غالب ہوں نہ بیدل۔ نہ حافظ ہوں۔ نہ سعدی۔ مگر اپنے مطلب کو نظم میں موزون کر لیتا ہوں۔ اُردو نثر لکھنے میں یا ناول نویسی میں پتھرت رتن نہاتہ سرشار لکھنوی ان کا نام میں نے اسوجہ سے نہیں لکھا کہ میری ہاں

موجود ہیں۔ یا بقول آپ کے دوست کے درمخت نظم و نثر لکھ دیا کرتے ہیں۔ ہنن ہنن اون سے پوچھ لیا جائے۔ کہ جب وہ حیدر آباد آئے اسوقت میری اردو زبان کیسی تھی۔ اور اونکا میری نسبت کیا خیال تھا۔ الغرض میں اُن لوگوں سے ہنن ہون۔ مگر یہی معمولی مکتوب نویسی وغیرہ میں اگر غالب مرحوم کا چربانہ اُتار اہو تو ہار جانو الغرض جو کچھ میں نے سیکھا اُستاد و شیخ سیکھا صحبت اہل علم و فضل کی رہی ہو۔ یہ میرا کلمہ غور کا نہ سمجھئے۔ میں تو ہچچان ہون۔ مگر توبہ کر کے کہتا ہوں کہ اگر اُسے دولت آصفی میں اسوقت کوئی مقابلہ کرے تو بندہ ہر فن میں اپنی استعداد تو بڑی بہت دکھائی دے گا۔ حاضر ہے اور پھر خانہ زاد تلمیذ حضرت آصف ہون ۵

اور ونگویہ دعویٰ ہے ہنن ہنن ہنن
کہتے ہیں کہ ہر شاعر کا انداز بیان اور

بس اب قلم روکتا ہوں سمع خراشتی معاف کیجئے الغرض کہی آپ کے دوست پہر ایسا ذکر کریں تو یہ خط اُمنین دکھلا دینا۔ اور وہ امتحان دینے کو مستعد ہوں تو بندہ بھی بقول آپ کے دوست کے دوچار اُجرتی معاون و مددگاروں کو ساتھ لے آتا ہے۔ جیسے سنا گیا ہے کہ کہیں اُجرتی رونے والے بھی ہوا کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

خدا حافظ۔

شا و عفی عنہ۔ تین پہر کا وقت برسر چاہ خانہ باغ

قبلہ عالم مدظلہ۔ آداب و کورنش۔ نامہ عنایت سے فدوی ممتاز ہوا۔
خیر و عافیت سے دل نیاز منزل کو تشریف حاصل ہوئی خداوند تعالیٰ جانشانہ
سایہ عاطفت پدری کو تا صدوسی سال برقرار رکھے۔

فدوی حضرت کی بارگاہ سے مرخص ہو کر الوال پہنچا۔ تیسرے روز
جائزہ ہوئی کثرت مخلوق کی کم تھی۔ دوکانین حسب دستور سبھی سبائی۔ مگر
یکری کم ہوئی۔ کئی دوکانداروں نے معافی محصول کے لئے درخواست
پیش کی۔ حسب مناسب حکم دیا گیا۔

آپ وہواٹیک ہے۔ مگر جاڑے زہری طلب کرتے ہیں۔ کہاں حیدر آباد
اور کجا زہری جو کوئی یہاں لائے۔ جہاں تھوڑا سا ٹنڈا پانی پیالیا
بس لرزہ ہو جاتا ہے۔ کانپنے کا پنتے کیلجا منہ کو آتا ہے۔ دشوار یہ ہے
کہ گرم پانی پیا نہیں جاتا۔ ایک دو روز کے بعد کوہ شریف جاؤنگا
اور بعد عرس کے واپس حاضر ہوگا حضرت قبلہ عالم ظل سبحانی سے
بھی عرس شریف کی رخصت حاصل کی ہے۔ بندہ زادوں کی طرف سے
آداب و قدیموسی عرض کرتا ہوں۔ خدا و ادب فقط شا و عفی عنہ
خال رخصت و کمال سلامت۔ آپ کا شفقہ معروضی دستخطی ارکان جبت

عطا سے مکان دائرۃ المعارف پہونچا۔ اقبال یا رجبگ کے دستخط دائرہ
اتفاق اراکین سے بالکل باہر ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ دستخط
کرنے کے لئے مجبور کئے گئے یا مرکز اتفاق سے خارج ہیں۔ الغرض میں
آپ صاحبون کی درخواست پر و مرشد خداوند نعمت اعلیٰ حضرت
کے ملاحظہ میں آج روانہ کرتا ہوں۔ اور اپنے حتی الامکان سفارشی معروضہ
بھی بھیجتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ صاحبون کی درخواست مقبول خداوندی
ہوگی۔ اور ضرور کوئی حکم شرف نفاذ پا کر معروضہ عن بندیرائی حاصل
کرے۔

فل دور روز سے مجھے بخا رہتا۔ اسلئے اسال جواب میں تاخیر ہوئی فقط
شا و عفی عنہ

شوق صاحب۔ آج جو تم نے غزل بھیجی اُسکے پڑھنے سے جی خوش ہو گیا
ماشاء اللہ اچھی غزل اور سیر غزل ہے تم میں ایک نقص یہ ہے۔
کہ دیوان کم پڑھتے ہو خواجہ حیدر علی آتش کا دیوان صبا کا دیوان ضرور
دیکھو۔ ولی والون میں مومن اور سودا ذوق کا کلام مجھے بہت پسند
ہے۔ مرزا نوشہ غالب کا رنگ سبحان اللہ۔ میں تو عاشق ہوں۔
میری تو یہ دعا ہے کہ خدا کرے میرے کلام میں غالب کا رنگ
آجائے۔ مگر وہ رکوش ہم اختیار نہیں کر سکتے۔ وہ اسکا حصہ ہو گیا

| | |
|--|--|
| ترے تیریم کش کی کوئی میرے جی سے پوچھے یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا | |
| بارک اللہ کیا شعر ہوا ہے وجد کرنے کے لایق ہے۔ تمہاری غزل کا یہ شعر میں نے کاٹ دیا۔ | |
| زلف مشکین ہے یا خطا ہے یہ سچ کہو کو نشی بلا ہے یہ | |
| زلف کے لئے خطا صحیح مگر خطا کو بلا کہنا لینے چہ۔ دوسرے مصرع میں تم سچ کے لفظ کو ہائے ہوز کے ساتھ لکھا ہے [سچہ] میں بھی بہت دنوں تک اسی غلطی میں تھا۔ مگر سرشار کی بدولت یہ غلطی جاتی رہی ہائے ہوز کے لکھنے کی ضرورت نہیں بس۔ سین۔ اور سچ۔ کافی ہے | |
| سچ اگر پوچھے تو زلفون کو مشک کہنا مری خطا ہے یہ | |
| اسکی ردیف کا آخری لفظ (یہ) کا لون کو اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ اور سچ اور جھوٹ سے بھی کوئی سروکار نہیں میں نے شعر کو یوں بدل دیا۔ | |
| عبرتین زلفت یا رکو میں نے مشک باند ہا مری خطا ہے یہ | |
| ذیل کے شعر کو | |

| | | |
|--|---|--|
| | خون ہاتھوں کو کل کے کتے ہیں کیسی اچھی بہلی حنا ہے یہ | |
| خون ہاتھوں میں ملے عاشق کا | کتے ہیں کیا رچی حنا ہے یہ | |
| <p>خون ہاتھوں کو نہیں ملا جاتا۔ ہاتھوں میں ملا جاتا ہے۔ باقی شعر عجیب ہیں۔ والسلام۔</p> <p>شا و عفی عنہ۔</p> <p>شوق صاحب۔ تم لکھتے ہو کہ سچ کو کا تب نے سچ لکھ کر اس لفظ کی مٹی پیدا کی ہے۔ اس سے مجھے اتفاق ہو۔ میں خود ان کا بتوں سے بیزار ہوں</p> <p>مہاری غزل اچھی ہے مطلع بھی خوب ہے۔</p> | | |
| | <p>باتوں باتوں میں جب بگڑتے ہیں :-</p> <p>سرخفیل وہ مجھے لڑاتے ہیں :-</p> | |
| میں نے اسمین حسن مطلع بڑا دیا۔ | | |
| | <p>مول لیکر لڑائی لڑتے ہیں</p> <p>بے سبب مجھے وہ بگڑتے ہیں</p> | |
| <p>ایک شعر کاٹ دیا لفظ چڑائی نہیں ہے۔ چڑہنے۔ ہاے ہوز کے ساتھ ہے قافیہ غلط ہے۔</p> <p>شا و عفی عنہ</p> <p>پنڈت جی۔ آپ نے عجب مڑ چڑے چھپڑ گدے کو میرے پاس بھیجا۔ ہاری مانتا ہوں نہ جیتی۔ ڈیوڑھی میں کسی کا کنا سننا ہی نہیں۔ اپنی ہی سی کو تانا</p> | | |

ہی۔ بس وہی مُرغے کی ایک ٹانگ۔ خنا کے تیل کے حصہ سیر دام
 مانگتا ہے مین جانتا ہوں کہ آپ کے لکھنؤ مین خنا کا تیل ایسا عمدہ
 کہنچتا ہے کہ روے زمین پر نہیں کہنچتا۔ مگر خود لکھنؤ والوں نے کہا
 کہ انتہا سے انتہا اسکی قیمت $\text{Rs } 175$ روپیہ سیر ہے۔ یوں کسی تاجر
 کے ساتھ سلوک کرنا اور بات ہے۔ مگر بے وقوف بنکر دینا عقل سلیم
 خلاف ہے۔ اسکے بعد عطر موتیا و عطر ناگیسہ چہہ تولہ میرے ایک
 شاگرد پیشے کے گلے زبردستی مڑ گیا اور کہہ گیا کہ سرکار کی سواری
 چار منار کے پاس ملی۔ حکم دیا کہ اتنا اتنا جا کر دے۔ آ۔ اور رسید
 لکھوا لے گیا۔ شاگرد پیشہ بنا آدمی ہے۔ غپا کھا گیا۔ حکمے مین آ گیا۔
 اس گدے کو اتنی عقل نہیں کہ یہ میری شان کے شایان کب رہتا
 کہ ذرا سے کام کے لئے سواری راستہ مین روکوں ملاحول ولاقوة
 اگر عطر کی ضرورت ہوتی تو کسی سوار کو دے دڑا دیتا مین نے اس عطر فرو
 کو خنا کے تیل کے دام دلوا دئے اور چھٹ عطر جو بھانسا ویکریج گیا تھا
 پھیر دیا اور کہہ دیا کہ آئندہ ایسا فریب کیا تو جو چور کی سزا وہ
 تیری سزا۔ آج سہ پہر کو ٹفن یہین کہاؤ گا فقط۔ شا و عفی عنہ
 سرشار ذمی وقار۔ آپ کہتے ہیں کہ سرکار کی ایک چوٹی کی غزل
 کل شب کو فدوی نے ایک قتالہ عالم کی زبان سے سنی جس نے

نور کا گلا پایا ہے۔

ملے ہکو غنچہ دہن کیسے کیسے
سہی قد و نسرن بدن کیسے کیسے

یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ قتالہ عالم کون تھی۔ مین نے اپنی کوئی غزل کیگو
گانے کے لئے سہین دی مگر یار لوگوں نے میرے دیوان سے چورا
چورا کر ارباب نشاط کو دینی شروع کیں۔ اگر وہ آپکی قتالہ عالم واقعی
خوش گلو اور ناہید نغمہ ہے تو کسی فرصت کے روز ضرور سُنو لگا۔
مقدم سرکاری کام اس سے فراغت ہو تو ناچ رنگ عیش و آرام۔
اسوقت ایک مطلع ہوا ہی۔ داد طلب ہوں۔

شاوے انکو حجاب دیکھئے کبتک رہے
رخنہ یہ زرین نقاب دیکھئے کبتک رہے

ایک قافیہ اس میں بے نظیر و عدیم المثل سو جا ہے [پادر رکاب]
سچ کیئے گا کمان سے ڈھونڈہ کے لایا ہوں۔ ع۔

ہم آسمان سے لائے ہیں ان زمینوں کو

جگنی عورتیں گلے میں بہنتی ہیں۔ یہ لفظ جگنی صحیح ہے۔ یا جگنو۔ سنا تو
یوں ہی سب سے۔

کہیں اڑ جائے نہ جگنی تری جگنو ہو کر

لکھنؤ والے اور لکھنؤ والیاں کیا بولتی ہیں۔

شاد و عفی عنہ

گل گلستان لیاقت دایما شگفتہ باد۔ شاہ و اسخ الاتحاد کی جانب سے
پیارے (لیاقت) کو سلام پہونچا دیجئے۔ اور میر بجانب سے ضرور
پوچھئے کہ آج کل آپ راجپور میں مقیم ہیں۔ یا زمین کی طرح دورہ کر رہے
ہیں۔ اب تک میں اپنے خط کے جواب کا منتظر ہوں جس روز فرصت
ہو کہد دیجئے کہ ایک دو حرف خیر و عافیت کے لکھ کر بواپسی ڈاک
روانہ نمایند۔

بھٹیہا۔ آفتاب کی تیزی اور جلال نے قیامت برپا کر دی۔ گیارہ بجے
سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آگ برس رہی ہے۔ ان دنوں اپنے غریب
بندوں پر اللہ میان کا عتاب حد سے بڑھ گیا ہے۔ معاذ اللہ
کھین طاعون کے چلے میں قتل عام ہے۔ اور کھین سرحدی جنگوں میں
خون خزاں ہو رہا ہے۔ کسی جگہ (سن اسٹروک) کا تنور گرم ہے جدھر دیکھو
ملک الموت کی گرم بازاری ہے۔

یون تو وارنٹ کا لفظ پڑھا ہے۔ اور اسکا اثر حاسدین پر دیکھا گیا ہے
مگر یہ خدائی وارنٹ جسکے تہانہ دار ملک الموت ہیں۔ یہ البتہ ٹیڑھی
کھیر ہے۔

خداوند عالم سب زمین و کن کو چشم زخم حوادث سب بچائے۔ آمین
اور الحمد للہ۔ خدا کا فضل ہی فضل ہے۔

اطراف و جوانب کی خبریں سن سنکر روح تحلیل ہوتی ہے۔
پرسوں بمبئی میں طاعون ملعون کی بدولت جیسی کچھ شورش ہوئی
وہ پر ظاہر ہے کہ اللہ دے اور بندہ لے۔

بتلائے کہ راجپور میں کیا حال ہے۔ اور آپ آجکل کس مشغول ہیں
مشغول ہیں۔ محبوب علی خان صاحب دوسرے تیسرے روز آتے
ہیں اور بلیڈ بازی ہوتی ہے۔ اکثر آپ کا ذکر خیر کیا کرتے ہیں۔ اگرچہ
آپ ہلکوا یا بھول گئے ہیں۔ جیسا کوئی احسان کر کے بھولتا ہے۔
مگر مابعد ولت آپ کو ایسا یاد کرتے ہیں اور یاد رکھتے ہیں۔ جیسے
رن میں بہادر می کو سچا سپاہی یاد رکھتا ہے۔

یہ خط پڑھ کے بیزار تو ضرور ہو گئے ہو گے۔ کہ شیطان کی آنت
ہو۔ مگر کاتب کا اس تحریر سے بھی جی نہیں بہرا۔ (روضہ شریف)
اس نام کا ایک چوٹا سا رسالہ بطور ارمان بھیجتا ہوں۔

اب جاتے ہیں پھر کسی وقت ملیں گے خدا حافظ۔

۶۶ سوال نور و جمشیدی التوار کا آواہان۔ کاتب جواب کا
طالب۔

خال رخسار فضل و کمال سلامت - یہ ظاہر ہے کہ آپ سے
مجبور تعارف نہیں - میں اور آپ روشناس نہیں - اس بے تعارفی
میں بے تکلفی - یعنی چہ - مگر میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہوں
کان دہر کر سننے میں نے آپ کے تصنیفات سے دو کتابیں دیکھیں
ایک حیات سعدی [بارک اللہ] دوسری یادگار غالب
[سبحان اللہ] -

مجھ میں نہ اس قدر استعداد ہونہ قابلیت کہ آپ کی تعریف کروں
مگر یہ ضرور کمون گا کہ یہ دونوں کتابیں امانول ہیں - اور آپ کا دم
مغنیات میں سے ہے - خدا چشم جسم حوادث سے بچا ہے -
میں نہ عالم ہوں نہ فاضل - نہ ادیب - اور نہ شاعر و ن میں
میرا شمار ہے ایک بندہ خدا ہوں - اور حضرت ظل سبحانی حضور
شاہ دکن سے

| | |
|-------------------------------------|--|
| زبان پہ بار خدا یا یہ کس کا نام آیا | |
| کہ میری نطق نے بوسے مری بانگے لئے | |

کا ایک ادنیٰ جان تیار اور کمزور ہوں سے

| | |
|----------------------------|--|
| جسے شاہ کہتے ہیں خاص و عام | |
| وہ ہو خانہ زاد حضور نظام | |

ہاں اس میں شک نہیں کہ اہل کمال کے فیض صحبت سے کچھ
شد بدہ جاننے لگا ہوں اگر یہ کمون تو می زید سے

کمال ہم نشین در من اثر کرو
وگر نہ من ہاں خا کم کہ ہستم

آپ نے یادگار غالب کے خاتمہ بین لکھا ہے کہ (راقم کو مرزا
کے کلام کے ساتھ جو تعلق بدو شعور سے آج تک برابر چلا جاتا ہے
اُس کو چاہو۔ اُس مقتدا نہ جوشِ عصبیت کا نتیجہ سمجھو جو انسان کو
اندھا اور بہرا کر دیتا ہے۔ اور چاہو اُس عقیدت کا ثمرہ خیال کرو
جو نہایت زبردست شہادتوں سے حاصل ہوا ہے) میں
آپ کے اخیر فقرہ سے بالکل متفق ہوں۔ اور اپنا دلی اظہار کرتا
ہوں کہ میں مقتدین میں حضرت سعدی علیہ الرحمۃ اور
متاخرین میں میرزا غالب مرحوم ان دونوں کے دلچسپ اور
بیش بہا کلام کا والد و شیدا ہوں۔

آب سنئے کہ جس حالت میں آپ کو اور مجھے غالب مرحوم کے
کلام کے ساتھ ایک دلی تعلق اور اسی دلی تعلق کی بدولت
آپ کے دلچسپا لیفات نے مجھے اس بیگانگی میں بے تحلف کر دیا
تو یہ ذریعہ تعارف پیدا کرنے کے لئے بالکل کافی ہے کاش ابھی

غالب مرحوم نہ مرتے یا اونکی حیات میں بین ذلی شعور ہوتا ہے

زندہ جو کہیں ہوتے ابھی حضرت علی
اور شاد ترے دلکی مٹا بھی بر آتی

خدا بخشنے اگر مرحوم زندہ ہوتے تو میں اپنا حرز جان کرتا رہ -

کجا بود مرکب کجا تا ختم

بات یہ ہو کہ جس قدر مرحوم کے تصانیف مطبوعہ کے نام آپ نے
یا دوکار غالب میں لکھے ہیں وہ سب معہ اپنے مکمل تصانیف کے
بذریعہ (ویلوپی ایل) روانہ کیجئے۔ اور حسب قدر مکتوب وغیرہ مرحوم کے
جیسا کہ آپ نے یا دوکار میں ذکر کیا ہے طبع ہوتے جائیں۔ وقتاً فوقتاً
بھیج دیا کیجئے۔

کیا کوئی کتاب خانہ ایسا ہے۔ جہاں سے وقتاً فوقتاً آپ کے
ذریعہ سے بغرض مطالعہ یا خریداری طلب کر سکتا ہوں۔ ضرور لکھئے
سیری کچ مج زبان اور لوٹی پہوٹی اردو پر اعتراض نہ کیجئے گا۔
والسلام۔
کاتب جواب کا طالب

نواب معتمد جنگ بہادر۔

مہر پہر اتحاد ائمہ و نشان باور۔ اس وقت صبح کے سات
بجے ہیں۔ ماہ شوال شوال کی ۲ تاریخ ہے۔ آپ کے مکاتبہ ۱۴ مارچ

کیا اس تحریر سے بخیدہ ہو گئے۔ کیا اس فقرہ کو پڑھ کر دلگیر ہو جاتے
ہیں ذرا میری صورت تو دیکھئے۔ اُہو ہو ہو سو

وہ لب پہ آئی ہنسی کیو مسکراتے ہو

ہاں صاحب۔ اے لوہم تو بھول ہی گئے تھے۔ یہ جھٹہ اور چلم
حاضر ہے۔ لکھنو کا ذرا تنہا کو تو دیکھئے۔ ایک م اوڑا میں گئے۔
ہائے ہم نے لکھنؤ نہیں دیکھا بس اتنا ہی سنا کئے

خدا آباد رکھے لکھنو کو غنیمت ہے
نظر کوئی نہ کوئی اچھی صورت آجھاتی ہو

ہمارے دوست اور اوسکے لڑکے کیسے ہیں سفر و لکھنے اور
کئے روز تک سیر و سیاحت میں گذرینگے۔

باقی اللہ خیر صلاح۔ کاتب جواب کا طالب

خال رخسار طبابت طیب مزیل قسام اسقام جہالت سلامت۔
۲۸ تاریخ ماہ شوال منگل کا آدھا دن گذرا اور ادھر آپ کا خط پکینخ
پے بنا ہوا آیا۔ مطلوبے فوراً اجرائی کے لئے دیدئے گئے۔
غزل دیکھی گئی۔ ماشاء اللہ بہت اچھی غزل ہوئی اور مطلع تو بمثل ہی
کیا اچھا شعر ہے

گٹا پر گٹا چپا گئی حسرتوں کی مری قبر پر رو گئے رونیا لے

ماشار اللہ نئی بات پیدا کی جدت اسے کہتے ہیں اور ایک شعر۔

پکارے گئے اپنے مولیٰ کے بندے
بسبب آپکے ہو گئے ہونیوالے

اُہو ہو ہو۔ کیا بے ساختگی ہے ۵

غم و حسرت و یاس و رنج و منت
مری لاش پر رو گئے رو نیوالے

اللہ اللہ کیا رونے والے ہیں۔ اے سبحان اللہ مقطع بھی قابلِ تحسین ہے۔

میرے مہربان (شاگردشاو) جو اپنے کو لکھا ہے میں اُس قابلِ نہیں ہوں۔ میرا کلام اصلاح کا محتاج ہے۔ مبتدی ہوں۔ غلا وہ اسکے اپنے کو شاعر کہتے شرم آتی ہے۔ یہ کیونکر ہوگا۔ کہ آپ جیسے پُرانے شاعر میرے شاگرد ہوں۔ میں اور آپ کی غزل پر اصلاح ہنسی کی بات ہے۔ پھر آپ لقمان حکیم میں ایک اُجڑ سپاہی آپ کی غزل پر اصلاح دینا حکمت بہ لقمان آموختن ہے۔ اتفاقاً پہلی غزل میں ایک بات میرے خیال میں آئی تھی وہ لکھ دی۔ اسکو یوں سمجھئے ۵

| | | |
|--|--|--|
| | گاہ ہا شد کہ کود کے ناوان بغلط برہدف زند تیرے | |
|--|--|--|

آپ کے اتحادانہ الفاظ جو دل کے اندر رکھنے کے قابل ہیں بنگا
تیرے دل سے شکریہ۔
مصنوعی بات کی دل لگی بھی فرضی ناول میں لکھنے کے قابل ہے
واند اچھی دل لگی کی۔ اسے لیجئے انہوں نے اپنے ساتھ مجھے بھی
ڈبوایا تھا بقول شخصے۔

| | | |
|------|------------------------------|------|
| مشال | آپ ڈوبے سو ڈوبے لے ڈوبے جھان | ہندی |
|------|------------------------------|------|

مگر خدا نے فضل کیا۔ سویرے میں مہسل لیکر بیٹھا تھا کہ دفعتاً میرے
دوست نے یاد فرمایا اور کہا کہ میں یہاں آیا ہوں۔ اور تیرا تپا نہیں
مجبوراً ہوا۔ کہ چار پہر رات میں تبدیل وقت کیسا ہو گیا۔ میں نے
دریافت کیا کہ کیا وقت بدل گیا؟ جواب آیا وقت سے کیا
سہرو کا ر حسب الحکم حاضر ہوں۔ اور آپ بھی بلائے گئے ہیں۔ بس
ہوش ر فوج پر ہو گئے۔ مہسل کا عمل غائب۔ مارے ہیبت کے قبض
ہو گیا۔ اجابت نذر و شش و پنج میں رہا کہ الٹی کیا کروں۔ جب
کیفیت منگوالی تو معلوم ہوا کہ س۔ ع۔

| | | |
|--|--|--|
| | خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا | |
|--|--|--|

اپنا سامنے لیکر روانہ باشد مہوئی۔ خدا کا شکر بجالایا۔

ہاں صاحب آپ کا یہ فقرہ (این ہمہ کار از ملی و قار است)
واشد پڑک گیا۔ خوب سوچی۔ اچھی دور کی کوڑی لاسے۔ سچ تو یہ
کہ ایسی دل لگی بازی کی ایسی بیسی۔ یہ تو وہ مثل ہے کہ مارون کھٹنا
ہوٹے طاعون کی بیماری۔ یا لوگ بھی تاک مین رہتے ہیں۔
جہاں قابو پایا دھرو بوجا۔ خدا بچاے۔

ایک روز آپ سے ملنے کا قابو پایا۔ مگر یارون نے بات
کرنے کا بھی موقع نہ دیا۔ بس تڑپ کر رہ گیا۔ خدا کرے پھر کیفیت
آپ سے ملین اور گلچن پڑائیں۔

صاحب دل اور حضرت شاد و لون ایک جگہ ہوں تو دل شاد
ہو جائے۔ سبحان اللہ خوب یاد آیا۔ شربت و لشاد۔ ایک
شربت کا نام ہے جس کا بندہ موجد ہے لفظ (ولشاد) بھی کیا
ذو معنی ہوا۔ ہم بھی اب طب پڑھ رہے ہیں۔ طبیب نہ سہی
طبیب کے شاگرد تو ہیں خدا حافظ بہر ملین گے۔

نشان اتھاو۔

قہر بان۔ مکتوب پہونچا۔ مسرور ہوا۔ آجکل ممبئی میں میان شوٹنگ
کی پریکٹس ہو رہی ہے۔ ہمارا بال شوٹنگ کس شمار میں۔ ولشاد

ملک الموت بھی عجب گل چلے ہیں۔
 شاو عفی عنہ

احسان دوست و رقی من بے نہایت است
 من بے زبان کدام کیے را بیان کنم
 مجمع شیرین زبانی منبع جاد و بیانی کر مفرمای بندہ نواب فتح ارملک شہزادہ مطلق
 ایک شیشہ غسل کا پہونچا۔ بندہ شیرین کام ہوا۔ بخدا چاشنی محبت تازہ
 اور قوام خلوص کی لذت بے اندازہ پائی۔ جناب کی ان نوازشوں
 کو کوزہ ہاے نبات کمون یا آب حیات کمون۔ حیران ہوں کہ کیا
 کمون۔ نے نے شکرستان قند و نبات کمون تو می رسید۔ آپ کی
 شیرین زبانی کیا کم تھی۔ مگر اس عنایت سے اور قند مکر کا مزایا پایا
 اسکی تعریف کرنے سے میرے لب بند ہوئے جاتے ہیں۔ مزے
 میں خود شیرین ہے مگر مصری کو بھی مات کیا۔ قند سے تشبیہ دینا
 چرب زبانی ہے۔ کوزہ نبات کی مثال شیرین گفتاری ہے۔ معجون
 کمون تلخ نہیں۔ حلوائے بے دود لکھون تو وہ ذوق نہیں
 سچ تو یہ ہے کہ کچھ بھی نہیں۔ مگر بان کسی شکر لب کے شکر پارہ کا
 قوام ہے۔ اسکی چاشنی سے ذائقہ شکر لبان کا شہیر کی شہادت
 خاص و عام ہے۔ اس ذائقہ محبت کے لئے کو کہن نے شیرین پر

اپنی جان شیریں گنوائی۔ مگر شاو کو شیریں لبان شکر خا کے بوسہ کا
مزا آیا۔ اور زلیخا سے مصر کے ذوق محبت کا مذاق حاصل ہوا۔ بہر حال
آپ نے میر امنہ میٹھا کیا۔ خداوند تعالیٰ آپ کو بھی باین چاشنی قد
اتحاد شیریں کام رکھے۔

عسل کے جتنے عدد ہوتے ہیں انکو پیل

شاد و خرم رہو تم اور رہو شیریں کام

راسخ الاعتقاد

نواب صاحب شفق و مہربان نواب خان خانان بہادر و دام لطفہ۔ باصفا
مژدہ صحت و اصلاح اختلاف عناصر و اعتدال مزاج و باج روح کو بالیدگی
ہوئی۔ باور کیجئے۔ [اور نہ باور کرنے کی کوئی وجہ نہیں] کہ یہ مژدہ
آسائش جان ہے اور باعث تازگی روح و روان۔

جناب من۔ آپ خوب جانتے ہیں کہ دست کی مثال ایسی ہی جیسے ایک
جسم اور اُس کے مختلف اعضا ایک عضو میں جہاں کچھ تکلیف پہنچی تو ہر کھلی
کنا پڑتا ہے کہ ع۔

دگر عضو ہا را نماذت رار

دلی دوست کی بھی یہی حالت ہے۔ بارے شکر خدا۔ کہ آب
آتش۔ خاک۔ باد۔ کی بے اعتدالیوں اور اُن کے باہم مختلف مزاجوں کی

مخالفت کے دور ہونے سے سب کلفتیں دور ہو گئیں۔ اور دفع
قضیہ کے لئے جو جو حکمتیں سوچیں اور کی گئیں وہ سب موثر ہوئیں
حکیم مطلق اور شافی برحق ہمیشہ باعتبار اعتدال عناصر آپ کو لانا اور تندرست
رکھے۔

ہر دعا شاہ کی صبح ہوا کہ بفضل جناب رب عباد

ہین عدد و جتنے لفظ صحت کے
تم جمو اتنے سال بادل شاد

راسخ الاعتقاد

تمیرے دوست حقانی زندہ باش۔ کل میں جب جلسے سے واپس ہوا
بہت دیر تک آپ کا ذکر خیر کرتا رہا۔ آپ کی ہنسناٹے والی باتیں مجھے
گدگد کر ہنسالتی ہیں۔ ساورین بے اختیار لوٹن کبوتر ہوا جاتا ہوں۔
اُتوہ پیٹ میں بل پڑ پڑ گئے۔

اے وقتِ خوش کہ وقتِ مانوش کر دی

ہاں صاحب ذرا ادھر سنئے تو سی اور کان دہر کر سنئے۔ [مطلع خود]
آپ کے پاس بھیجا ہوں چپ چاپ نظرے خوش گزرے
باے بسم اللہ سے تائے غمت تک دیکھ جاؤ۔ مگر بھیا کہیں اغراض
نہ جڑوینا۔ مجھے خود مہنسی آتی ہے کہ میں ٹوٹے پھوٹے قصہ کو ناول

کھڑا ناول نو یسوں کے زمرہ میں گویا مول کے شہیدوں میں داخل
 ہوتا ہوں یا یوں کہوں۔ کہ اس فن ناول نویسی کو عیب لگاتا ہوں
 الغرض جو کچھ ہو۔ مگر کچھ بک تو دیا ہے ہاں یہ بھی یاد رہے کہ زبان
 پر نکتہ چینی نہ ہو۔ میں حیدر آبادی ہوں اور آپ بھی حیدر آبادی
 ہیں۔ مگر آپ گرگ باران دیدہ۔ اور میں طفل نو بکتب رسیدہ
 الغرض کہیں غلطی نظر آئے تو دیکھئے آنکھ بند کر کے اُس غلطی کو بذریعہ
 پارسل روانہ نمایند۔

یہ بھی یاد رہے کہ کسی جگہ شعر بھی موزون ہوے ہیں۔ اگر چہ
 بقول غالب ع

کچھ شاعری ذریعہ عبت نہیں مجھے

مگر آصف کا غلام اور شاگرد کہلاتا ہوں۔ اپنی خوش قسمتی پر
 مجھے کیوں نہ ناز ہو۔ جب قدر ناز کروں می زبید۔ اور جیسا کہ فخر
 سمجھوں می شاید

گو شاعری سے مجھ کو سروکار کچھ نہیں
 پر فخر کیا یہ کم ہے کہ شاگرد شاہ ہوں

شب کو حضرت داغ کے مصرع پر جو زبڈی اداے دلربا بیاں
 گا کر وجد میں لائی تھی چند شعر داہی تباہی کدے ہیں وہ بھی ہبتا ہوں

سچ سچ انصاف کئے ایسے اُستاد کے مقابلہ میں ہمارے شعر
اگر شیر نہیں تو شیر صورت تو ہیں -

ہاں میان پہر کھو - تو - کیا مطلع تھا - افوہ اب تک مزابا قی ہو

چوٹ کھانا دلِ حُزین نہ کہیں
دور درہ جائیگا کہیں نہ کہیں

واہ حضرت داغ - واہ آخر اُستاد ہیں - واللہ دوسرے مصرع
نے غضب ڈھا دیا - میان جب کو دور و نہو وہ کیا جانے چوٹ کا مزا بقول
شخصے شیخ کیا جانے صابون کا بہاؤ - واللہ غضب کا مطلع ہے -
بہت میں نے مغز خراشی کی پہر ملیں گے خدا حافظ -

شا و عفی عنہ

مہربان - اسکے قبل ایک شفقہ بھیجا تھا - پہونچا ہوگا - اللہ اللہ کر کے
دن لو گزر گیا مگر رات ایسی سُہانی اور ٹنڈی ہے کہ سُبْحان اللہ
معلوم ہوتا ہے کہ جنت کی سیر کر رہی ہیں - مگر نہ وہ حورین ہیں اور نہ
وہ میوہ ہے - نہ غلمان ہیں صرف جنت برائے نام ہے - آپ
کس روز اور کس وقت آئینگے - ضرور ایما کیجئے -

شا و عفی عنہ

حقانی میان - ہمتو سرور زنگر میں دن و نارا رہے ہیں - دس روز

کا مقام ہے اس مس وزین ایک دو بار ہو سکے تو ضرور تکلیف
کیجئے۔ اللہ اللہ کر کے دن تو جون توں گذرا۔ مگر رات تو جنت کی
رات ہو یقین ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے۔

شاد و عفی عنہ

خدا کی شان ہم تم ایک ہی بستی میں بستے ہیں
مگر افسوس سون خط بھی پڑھنے کو ترستے ہیں

تمیرے مہربان۔ میں اس وقت چومحلمہ مبارک میں آیا ہوں۔
اور اپنے چوٹے کمپ میں رینا لڈن کے ناول دیکھ رہا ہوں۔ آپکو
حیرت تو ضرور ہوئی ہوگی۔ کہ کجا چومحلمہ مبارک اور کمان میرا لمب
مگر حیرت نہ کیجئے آپکو معلوم ہوگا کہ مجلس امرا کا اجلاس روزانہ ہوتا
مبارک میں ہوتا ہے اور اراکین مجلس کو بارہ بجے سے چار بجے
تک حاضری کا حکم ہے۔ اُس فرمان کے مطابق میں مجلس میں آتا
ہوں۔ ابھی تک اور میرے معزز شہر کا میں سے کوئی نہیں آئی
اسلئے میں اپنے چوٹے کمپ میں جو باجارت حضرت خداوند نعمت
لگایا گیا ہے بیٹھا ہوا ناول دیکھ رہا تھا کہ ادھر پارہ کی توپ دغی
وٹانا نا۔ اور ادھر میرا خدمتگار ایک رجسٹری لیا ہوا پہنچا۔ دیکھتے ہی
باچپن کھل گئیں اور انتہا سے زیادہ مسرت حاصل ہوئی کہ میرے

دوست کے دل میں میری یاد ہے۔ چونکہ ایک زمانہ کے انتظار کے بعد لفافہ پہنچا۔ فوراً ایک شعر حبسہ جو درج عنوان ہے یاد آیا۔ آپ کے خط کو ابتدا سے آخر تک پڑھا اور بار بار دیکھا۔ کہ ایسا نہو گوسی اور میر لیاقت علی نے لکھا ہو مگر دل نے کہا۔ کہ بہی شا و صاحب آپ بھی اس وقت جامہ سے باہر ہیں راجپور سے میر لیاقت علی صاحب اول تعلقہ ارکا لکھنا کیا یہ شبہ کے قابل ہو۔ میر لیاقت علی گواور بھی ہونگے۔ مگر تعلقہ ار اول راجپور تو اس وقت وہی لیاقت ہے جو تمہارا سچا دوست ہے۔ اس فیصلہ کے بعد مجھے اطمینان ہوا اور شبہ رفع ہو گیا۔

دید یہ آصفی صد لوحش اللہ کی جب کوئی مذب اور لایق تربیت یافتہ شخص تعریف کرتا ہے تو میری روح کو بالیدگی ہوتی ہے بشرطیکہ اُن اوصاف سے موصوف ہو ورنہ اس شعر کا مصداق ہے۔

| |
|-------------------------------|
| صائب و وچیز می شکند در شعر را |
| تحسین ناشناس سکوت قدر شناس |

چیل نار کی تعریف میں اور بھی اجاب خط بھیجے ہیں ممکن نہ تھا کہ آپ کا سا عاشق مزاج رنگین طبیعت چلیکے دل والا اس ناول کو

پسند نہ کرے۔ ایک ورنا دل جو بنام مطلع خورشید شایع ہو رہا ہو
وہ بھی قریب ہو کہ طبع ہو کر شایع ہو جائے۔ آپ نے جو میری زبان
اور طرز بیان کی توصیف کی ہے وہ آپ کی دلی محبت کا نتیجہ ہے۔
ورنہ من آنم کہ من وانم۔

مگر ہاں اب انشاء اللہ تعالیٰ ہندہ اُردو کا پورا محقق ہو جائیگا
اسلئے کہ خاقان کلاہ فلک بارگاہ اعلیٰ حضرت قدر قدرت دام ملکہ نے

| |
|-------------------------------------|
| زبان یہ بار خدا یا یہ کس کا نام آیا |
| کہ میرے نطق نے بوسہ مہی ن کا لیا |

اپنے خانہ زاد کو یہ شرف ابدی بخشا کہ فن شاعری میں اس نے چیز
ہیچ ان کو اپنی شاگردی میں لیا (شا و تلمیذ حضرت اصف)
لکھنے کی عبت عطا کی۔ کیونکہ یہ مژدہ طرب افزا سنکر خوش تصور
ہوے ہونگے۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ میرے آقا کو میرے سر پر
با این مراحم خسر و اندہ دیر گاہ با حشمت و اقبال مظفر و منصور رکھئے۔
این دعا از من و از جملہ جان آمین باد

ہاں صاحب اس سے تو مجھے اتفاق ہے کہ آپ اور راجپور۔
اسکے کیا معنی یہ تو ایسی مثل ہے۔ جیسے طوطی را بازاغہ نقش
کردند۔ طوطی نہرا و داستان کا مقام سنہر نقش ہے۔ آپ کو ٹو

حیدرآباد و فرخندہ بنیا و مین طوطی نیر و استان کی طرح چمکتے
 رہنا چاہئے۔ واقعی ایسے جنگل مین آپ کا رہنا بالکل غیر موزون ہے
 وید بہ آصفی کا پہلا پرچہ منسلک نشا ہے (نشادی) کا مضمون
 پڑھ کر نہ ہڑک جائیے تو میرا ذمہ۔ تیسرا پرچہ بھی قریب اختتام ہے
 اسمین جو سین خچل نار کا ہے اُسکا داد طلب ہون۔ خدا کے لئے
 آپ بلدہ مین آئے تاکہ شب و روز آپ کی ہماری گلچپ مین گذرے
 مگر مہراج جو لکھ رہا ہوں اُسکی نسبت آپ کی کیا رائے ہو۔ کئے تو
 کیسی گذرتی ہے انشاء اللہ تعالیٰ کوئی موقع ملے تو ضرور راجپور
 مین دن دناؤ لگا۔ اور عمدہ پہلے درجہ کا دبرک فاسٹ لو لگا۔
 اور پیارمی پیارمی بانکی بانکی صورتون کی نظارہ بازی سے انگین
 گراماؤن گا۔ حظ وافر اٹھاؤنگا اسوقت تک اُس شب کا ڈنر اور
 لطف صحبت پیش نظر ہے۔

محبوب علیخان صاحب بھی میری پاس تیسرے چوتھے آتی
 ہیں۔ واللہ بڑے ہمیشل آدمی ہیں نہایت خلیق اور خوش مزاج نہیں
 لالچ۔ شریف۔ نوجوان ہیں۔ آپ پہچان تو ضرور گئے ہونگے ورنہ
 کئے تو ایک اُن کا فلوٹو بھیج دوں۔ آپ کا ذکر خیر اکثر رہتا ہے
 غالباً انہوں نے اپنے خط مین ضرور میرا ذکر کیا ہوگا۔ کہ مین آپکو

بالکل دل سے بھولا ہوا ہوں۔
 آپ کے بھائی کپتان ممتاز یا رجنک نے تو جنم ہی
 بدل دیا۔ ایسی کایا پلٹ ہو گئی کہ بالکل زمین اور آسمان کا فرق
 ہو گیا۔ گاہے ماسے کبھی ملتے ہیں۔ مگر محبت میں کوئی فرق اس وقت
 تک بظاہر نظر نہیں آتا۔ خدا کا شکر ہے۔ ورنہ اب اُنکو مسٹر ممتاز
 کہتے میں کوئی شبہ نہیں۔ ہر کہ شک آرہا تھا۔

اُنکے روبرو بھی میں نے آپ کی استغنائی کی شکایت کی تھی
 ابلی آپ اگر اُنکو خط لکھتے تو ضرور یہ پوچھتے کہ جنم کیوں بدل دیا۔
 ہاں مہربان کہتے آپ کے ہونہار فرزند چیتو متو بائسکل سوار
 کیسے ہیں۔ خدام دراز کرے بیشک ہونہار لڑکا ہے۔

ارے صاحب راجپور اور حیدر آباد تو گہرائنگن ہے۔ جمہور کے جمہور
 کیوں ادھر نہیں آتے معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے دام میں ضرور پھنسے
 ہو۔ چٹکارا نہیں ہوتا۔ اگر یہ خیال سچ ہے تو لیجئے۔ دو ہاتھ کی
 مبارکباد ہماری جانب سے قبول کیجئے۔ یہ خط پڑھ کر آپ ضرور
 تھک گئے ہونگے۔ کہتے ہونگے کہ طول اہل ہے۔ مگر نہ صاحب
 لیجئے کچھ اور لکھنے کو تھا کہ اجناری نے خبر دی کہ نواب امیر کبیر شاہ
 معزز رکن مجلس آگے بس اب ہم خصمت ہوتے ہیں خدا حافظ۔ شاہد عفی عنہ

غزیزمین۔ تمہارا مسرت نامہ ابھی پہونچا۔ بتایا گیا میں اور کیا میرا
 ناول۔ جو لوگ ناول نویسی کے میدان میں گئے سبقت لے گئے
 ہیں۔ اُنکے روبرو میرے ایک چھوٹے سے قصہ کو ناول کہنا ذرا
 کو آفتاب کے ساتھ نسبت پتہ ہی بہر حال اگر تم کو اسکے مطالعہ کا شوق
 ہے تو لیجئے۔ ایک جلد بطریق ارمغان بھیجتا ہوں۔

بہت دنوں کے بعد میں تمہیں یاد آیا۔ میں پہلے اپنے ناول
 کا شکر گزار ہوں کہ اُس نے مجھ کو تمہیں یاد دلایا اور پھر دعا کرتا ہوں
 کہ خداے تعالیٰ تم کو شاد رکھے اور علم و عمل میں ترقی عطا فرما دے

| | |
|------------------------------|-------------------------|
| رہو دنیا میں تم صد و سنی سال | ذی ہنر ذی کمال ذی اقبال |
|------------------------------|-------------------------|

شاد و عفی عنہ

غزیزمین۔ تم نے تو تعریف کے پل باندھ دیے۔ مبالغہ بھی ایسا
 کہ اُسکی دُم میں دُم دار ستارہ لگا دیا۔ اب میں حیران ہوں۔ کہ
 تمہارے اس مبالغہ کا کیا جواب دوں کیونکہ نہ مبالغہ گو ہوں اور
 نہ مبالغہ پسند۔ البتہ میان کی بھی کہی میں نے تعریف کی تو سواے
 جلسائے اور مسیحیانِ ربی الہا علی کے اور کچھ نہیں کہا جو سچے
 الفاظ ہیں اور نص قرآن سے ثابت ہے اب تم ہی کہو کہ میں تمہارے
 مبالغہ کا جواب بجز اسکے کہ اس مری خواہش کروں کہ وہ جواب

..... مجھے نہ ملے۔ جسکے جواب دینے سے میں عاجز رہوں پھرنگی
ایسی تاکید ہے کہ جہاں کہیں خلاف حکم پہرہ کی اجرائی ہوئی۔ کہ حکم
نظر بند اور پہرہ معہ درودی اور بندوق کے گنجی ہوزمین داخل۔
جل جلالہ براین ہم کچھ فکر کرتا ہوں۔ کیا بہتہ شادی کی شادمانی اکیلے ہی
مناؤ گے یا ہم بھی برائیوں میں شریک کئے جائیں گے خدا تمہیں
شاد رکھے۔

شاد و عفی عنہ

شوق صاحب۔ آپکی غزل والیس ہے۔ اکثر اشعار اچھے ہیں
مگر معلوم ہوتا ہے کہ سرشار صاحب کی دیکھی ہوئی غزل ہے نہ
ایسی کیڑکی زمین میں ٹٹو چلنا دشوار ہے اور ایسے اشعار
بے تحلف کہنا بڑی کمیر ہے۔ خیر اگر نڈت سرشار صاحب نے
غزل نہیں دیکھی ہے تو اب انہیں بتلائے کہ اصلاح کیسی ہوئی۔
شاد و عفی عنہ

تو اب صاحب والا مناقب غنائی قمر نامی مخلصان و ام عنایت
آچکا اتحاد نامہ پونچا کیفیت سے مطلع ہوا۔ مجھے تو اب معتقد جناب
کے ساتھ نہ کسی قسم کا ملال ہے اور نہ وہ معتبوب ہیں۔ مجھے خود انکے
اس بیوقت و طیفہ خوار ہونے کا تاسف ہے۔ مگر میں مجبور ہوں۔

کہ یہ حکم نواب مدارالمہام بہادر کا ہے۔ اگر قبل از اجراء حکم
نواب صاحب معزز مجھ سے مشورہ کرتے تو میں ضرور نواب
معتضد جنگ بہادر کے لئے واجبی تائید کرتا اور آپ بھی حتی المقدور
انکی واجبی تائید بلحاظ انکی قدامت اور ملکی ہونے کے۔ کونیکے لئے
مستعد ہوں۔ زیادہ آیام شادمانی یکام با و فقط

شاد و عفی عنہ

نواب صاحب المناقب عتایف فرماؤ دوستان کرو فرمایم مخلصان جماعت
مبارک خطاب سرور قارا لامرائی کے۔ سی سی امی امی۔ نے جس طرح
زمانہ میں سربراہ آوردہ کیا ہے۔ اس عورت کی وہی نسبت ذاتی
ہی۔ جو کہ سر کو خالق عالم نے جملہ جوارح اور اعضا سے انسانی پر
ارجمند کیا ہے۔ خداوند عالم آپ کو سرکارین کی قدر دانی و قدر افزائی
سر بلند رکھے فقط

شاد و عفی عنہ

مہربان۔ علی الصبح بتاریخ ۲۷ ماہ ذیقعدہ۔ ۱۲۷۰ء انجیر کے
پائے یہ انجیر ہے۔ یا شاخ نبات لب لعل شکر خاے شکر لبان
مہ جبین سے شیرین اور گوارا تر سبحان اللہ نہایت خوش ذائقہ
شیرین کی نہ بات ہم سے پوچھے مصری کی ڈلی کہوں تو می زبید۔

آپ نے میرا منہ میٹھا کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شیریں کام اور آپ کے
نخل مراد کو بارور کرے اور فائز بمرام فقط
شا و عفی عنہ

علم میدان شجاعت سلامت۔ آپ کا دعوتی رقعہ ہو نچا۔ مسٹر
ہوا۔ ضرور ہوئی کی دعوت میں شریک ہوں گا۔ اور آپ کے
رنگ خلوص و عقیدت کا پھاگ مناؤں گا۔

منائیں رنگ ٹیسو کے چمن میں
مناؤ رنگ لیاں خانہ آباد

ہمیشہ ہولیاں ہو وین کن میں
رہو پو لے پہلے تم بادل شاد

شا و عفی عنہ

مشفق و مہربان۔ آپ کے حسب تحریک ایک چٹھی بنام تارا پشیا
پسر پاپابی بی ساکن بنارس لکھ کر روانہ کیا ہوں۔ اس خاندان سے
آپ کو جس قدر ہمدردی ہے اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ میں نے
ایسے ابواب کے متعلق آج تک آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دی
میں نے جبکہ آپ کو ہر طرح مستعد پایا تو اس وقت ایسا بار آپ کے ذمہ کیا
اور اس کے نیک و بد کو بالکل آپ کی ہمدردی اور دوستی کے اعتبار
پر چھوڑ دیا۔ یقین ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اس میں سعی کر کے کامیابی
کے مزوہ سے مجھے مسرور و ملکہ مشکور و ممنون منت کرین گے۔

یہ پہلا کام ہے جو آپ کے ذریعہ سے خدا چاہا تو سرانجام پائیگا یا دوکار
رہیگا۔ اس تقرب... کی یاد دہی کے لئے ٹھل را کو آپ کے ہمراہ
کر دیا ہوں کہ آپ کے فرزند طول عمر و جسکو میں اپنا عزیز سمجھتا ہوں۔ انکی
مہارک شادی میں کارگزار بھی رہے اور آپ کو میری جانب سے
یاد دہی کیا کرے سع۔

چہ خوش بود کہ بر آید بیک کثر شدہ دوکار

اخیر میں اس جملہ پر اپنی تحریر کو ختم کرتا ہوں۔ کہ خداوند عالم آپ کو یہ سفر
وسیلہ طفر مبارک اور ہمالیوں کرے اور پوتے کی شادی کو مینا نصیب ہے۔

بسلامت روی و باز آئی

بسر رفتنت مبارک باد

شاہ عفی عنہ

مخدوم و مکرم معظم جناب شاہ صاحب قبلہ۔ بعد سلام منت السلام
عرض کہ جناب کا عنایت نامہ پہونچا۔ بندہ مشکور ہوا۔ مکتوب سے
ظاہر تھا کہ بندہ کا ایک خط بھی جناب کو نہیں پہونچا۔ جاے حیرت
اور موجب استعجاب ہے۔ جناب من بندہ نے تو برابر تیرے ازنا محبت
ڈاکخانہ میں رجسٹر کروایا۔ مگر ڈاکی۔ ڈاکو ضرور ہو گئے ہین۔ ورنہ کوئی
سبب نہیں اور نہ ایسا سنا گیا کہ رجسٹر و خطوط بھی ٹکے ہو جائیں۔
خدا کرے کہ یہ نیاز نامہ جو بذریعہ گنگر و بخوف و زنگ سارق روانہ

کرنا ہوں۔ برابر جناب کی خدمت میں پہونچکر مشرف اور گزشتہ
و حال کی کیفیت سے مفصلاً آگئی کروے۔ بندہ زادے و
بندہ زادیان سب خیریت سے ہیں مدام دعاے خیر کا امید رہوں
شا د عفی عنہ

مولانا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط آیا حال معلوم ہوا۔

جہانیاں کو برگشتہ اندگر غالب

ترا چہ پاک خدا سے کیم داشتی داری

جناب من اگرچہ دنیا دار ہوں۔ مگر متوکل ہوں۔ لباس امیرانہ
مگر دل فقیرانہ۔ اگر کسی کو مجھ سے عداوت ہو تو ہوا کرے۔ عنوان میں
جو شعر میں نے لکھا ہے۔ وہ میرے اطمینان کے لئے کافی اور میرا
پورا بہرہ و سہ خدا پر ہے اس میں شک نہیں کہ

خاصان خدا خدا بنا شدند

لیکن ز خدا جدا بنا شدند

مگر جب تک مشیت ایزدی کسی امر کی مقتضی نہ ہو اس کا ظہور عالم کام
محالات سے ہے۔ فقر خواہش الہی کے تابع ہیں۔ اگر کسی حاجت کا
روا ہونا۔ یا کسی مرض مملک کا دفع ہونا قضاے معلق ہے۔ تو
ضرور و وا اور دعا اور تدبیر کا اثر ہوتا ہے اگر قضاے مبرم ہی تو

پہر بندہ کا مجال بھی نہیں کہ اسکے خلاف اپنی قوت ملکیت کو صرف کرے خیر۔ ع۔

انچاز دوست میر سدر نیکو ست
اگر کسی روز شاہ صاحب آپسے ملین اور کوئی بندہ کا ذکر چڑھا
تو ضرور آپ اس خط کے مفہوم سے فہمائش کر دینا اور جو کچھ وہ
جواب دین اُس سے ایسا فرمانا بندہ چند روز کے لئے سرور نگہ
جاتا ہے۔ والسلام۔

شاد و عفی عنہ

بھائی تمہیں سچ کہتے ہو۔ کہ بہت سے مسودے میرے
ایک نمبر کے صندوق میں اصلاح کے واسطے فراہم ہوئے ہیں
مگر آپ کو یہ خیال نہ ہو کہ آپ کی کوئی غزل یا قصیدہ یا قطعہ یا رباعی
بغیر اصلاح کے رہ گئی ہے۔ شوق صاحب کی غزلیں بھی دو چار
پڑی ہوئی ہیں۔

مشکل تو یہ ہے کہ نہ میں شاعر ہوں نہ اُستاد کامل برستی
لوگ اصلاح سخن کے لئے مجھے مجبور کرتے ہیں۔ احباب کی
خاطر شکنی بھی مجھے منظور نہیں مگر اتبہ ہفتہ عشرہ میں دس بیغزل
ضرور آہی جاتی ہیں۔ کاروبار سرکاری سے کم فرصتی ہو جیسا

دل کار و بار سرکاری میں لگتا ہے اب شعر شاعری میں نہیں۔
 بان بیکاری کے زمانہ میں یہی دہن اچھی معلوم ہوتی تھی۔ مے و
 معشوق۔ گل و لیل۔ انہیں سے کام تھا۔ خواب میں بھی یہی نظر
 آتے تھے۔ بفضلہ تعالیٰ شانہ جب سے خدمت سرفراز ہوئی
 ہی پس ہر وقت قواعد پر ڈرتی و فتق نظم و نسق کی سوچتی ہے۔
 بندہ تو قوم کا خود سپاہی ہے یعنی کٹر ملی راہہ را چنڈر کی
 قوم کا اور خدا نے خدمت بھی فوجی عطا کی۔ سچ ہے کہ خدا
 شکر خور سے کو شکر دیتا ہے بہت آرام سے گذرتی ہو۔

ذرا کار و بار سرکاری سے فرصت پاؤں تو ضرور چھوٹے بیان
 کی غزل و یکسر روانہ کروں گا۔ مطلع بے مثل لکھا ہے۔ اگر بہت
 ضروری اور جلدی ہے تو فوراً بذریعہ سوار یا کسی آدمی کے اطلاع
 دیجئے۔ معالیٰ صاحب کے ہاں بھیجتا ہوں کہ وہ ویکٹر واپس
 کر دیں آگودنی والوں کا کلام پسند ہو اور میں بھی دلی والوں میں غائب
 کا شیدائوں۔ باقی تا دم تحریر سب خیریت ہو والسلام۔

جواب کا طالب شاد عقی عہد
 تیرے عزیز۔ کل پانچ بجے منگل پتی جو سیری جاگیر ہے
 رہاں پہونچا۔ آدھی رات تک کہا پیکر آرام سے بیٹھے رہے اور

اُسکے بعد یکایک آندھی آئی اور طوفان بے تمیزی کی ہوا چلنی شروع ہوئی۔ معاذ اللہ دیرے کی طنائیں ٹوٹ گئیں۔ بہوانی پرشاد پر خیمہ گر پڑا اور وہ اُسین پارسل ہو گئے۔ انکی بوم اوپر خچ قابل دید تھی۔ ایک تماشہ تھا۔ توڑی دیر کے بعد برسات برسنے لگی تمام دیرے بین پانی ڈبر گیا تھا کشتی نوح تھی۔ توڑی دیر کے بعد پانی تو موقوف ہوا۔ مگر دیرے کی چپت برسنی شروع ہوئی وہ دو گھنٹی برسی تو یہ تمام رات برستی رہی بہت مشکل سے شب گدی اب اسوقت صبح کے آٹھ بجے ہیں۔ چار پی کے بیٹھا ہوا ہوں۔ چار بجے تک اگر پہر اوکالی برسات نہ برسی تو آگے روانہ ہوتا ہوں تمہارے چوٹے بھائی محبوب پرشاد کو دعا کہو۔

شاد عفی عنہ

جان پدر۔ تمہاری عرضی پہونچی۔ تم نے خوب یاد دایا۔ واقعی محرم قریب آگیا۔ خیر مقدم خداوندی ظل سبحانی کے لئے قطعات ضرور ہونا چاہئے۔ سال گذشتہ کے قطعات محمد حسین خوشنویس نے میری بیاض مین صاف کر دیا ہے انہیں قطعات کو لیکر کسی خوشنویس سے لکھواؤ اور آئینہ مین نصب کر کے رکھو۔ ایک دعائیہ قطعہ جو صنعت نقاط تحت و فوق مین لکھا تھا اسوقت

یاد آگیا یہ بھی صاف کروا کے آئینہ میں نصب کروادو۔ اس قطعہ کا ایک شعر فوق النقاط اور دوسرا تحت النقاط۔

قطعہ

| | |
|---------------------------|----------------------------|
| شاہ رستم صولت و خاقان چشم | آصف ظل خدا گردون وقار |
| میر محبوب علی آباد بادشاہ | برسر برجہ جاہ اسے پروردگار |

باقی بفضلہ سب خیریت سے ہیں۔ آج تمہارا دفتر میں جانے کا دن ہے۔ ضرور وقت معینہ پر جانا اور کام سیکھنا۔ جس قدر تحصیل علم میں تم کوشش کرو گے میری خوشنودی ہے خداوند عالم مجھ سے زیادہ صاحب علم و ہنر کرے۔ اور مخلوق خدا کو یہی ہو ویکھو اور کانون سے سنو کہ (بہ از پدر) ہیں۔ خدا ہمچنین کناہ زیادہ دعا۔

دعا گوشا و عفی عنہ

میرے دوست۔ تمہارا عنایت نامہ پہنچا رہا ہے۔ مسرت دونوں بہم ہوئے۔ مسرت اس بات کی ہوئی۔ کہ بہت دنوں کے بعد خط پایا۔ یہی اس امر کا کہ نصیب اعدا آپ کی بی بی کا مزاج تپا اور دوسرے علیل ہے۔ بہر باطن زیادہ تردد کی بات نہیں۔ یہ موسم ہی ایسا ہے۔ اکثر مریض شفا خانہ میں جو میرے

علاقہ کا شفا خانہ ہے۔ وہاں تپ و لرزہ اور پچش کے زیادہ
مریض آرہے ہیں۔ خدا فضل کر دے گا۔ آپ کے حسب الطلب
نسخہ لکھ دیا ہوں جو منسلک ہذا ہے۔ شفا خانہ میں محمد مصطفیٰ خان
ڈریسر کے ہاں بھیج دیجئے وہ برابر دو دفعہ دوا پہونچا یا کرے گا
ہاں میں نے ایک جز نسخہ میں لکھنا بھول گیا۔ تین ماشہ اسطوخودوس
بڑھادینے کے لئے مصطفیٰ خان سے آپ لکھ دیجئے وہ بڑھادیکا۔
منضج اور مسہل پنی کے بعد ایک معجون تیار کر کے جو ضعف دماغ کے لئے
نہایت مجرب ہی روانہ کرتا ہوں۔ باقی اور کیا لکھوں بہت جلد
صحت و عافیت کی کیفیت سے اطلاع دینا۔

شاد و عفی عنہ
نواب صاحب الانا قبا تیفرمای و دوشان کریم فرمای مخلصان و عتیم
بعد تسلیم و تنائے حصول مواصلت نو کریز قلم ہوتا ہے۔ لکھا عنایت
واسطے تشریف فرمائی کے پہونچکر مشکور کیا میری بہت متقاضی نہیں
ہوتی کہ آپ کو تکلیف دوں۔ مگر جب اپنی عنایت فرمائی اور ولی اتحاد
سے تشریف فرما ہونا چاہتے ہیں تو مجھے صرف اس قدر کہنا کافی ہے۔

خوشا وقتے و خرم روزگارے

کہ یاری بر خور داز و صل یارے

زحمت نہ تو جمعہ کے روز دن بجے صبح کے یا چار بجے عصر کے
تشریف فرما ہو سکتے ہیں جیسا کہ منظور ہو۔

شاد و عفی عنہ

معتد صاحب فوج۔ بجواب آپکی چٹھی کے لکھا جاتا ہے کہ
میر امراج شب سے ناچاق ہے۔ لہذا شاید آج سہ پہر میں بھی فرصت
نہوگی اور کل کے روز احوال جانے کا ہی اگر آپ اُن کا غذا ست کو
ملفوف کر کے میرے پاس بھیج دیں تو میں دیکھ کر واپس کروں گا۔
اگر انکے متعلق کوئی کیفیت ہو تو علیحدہ لکھ کر بھیجیے کہ اُن پر غور کروں
شاد و عفی عنہ

خیر خواہ ما۔ آپ کا عرضہ مورخہ امروزہ دربارہ حسین
لفٹنٹ پہونچا۔ میں بہت افسوس کرتا ہوں کہ یہ اطلاع بعد از وقت
ہوئی۔ میں نے اس مقدمہ کی مثل تاریخ ۸ مریقہ سنہ الیہ بعد
ثبت دستخط دفتر پر روانہ کر دی ہے پس ایسے ابواب میں آئندہ
سے اگر قبل از وقت اطلاع ہوا کرے تو مناسب ہے۔ اس وقت
کوئی تجویز نہیں ہو سکتی مجبوری ہے فقط

شاد و عفی عنہ

نواب صاحب المناقب تفرمایا دوستان کر فرمایا مخلصان ام عتقا

مولوی خیر المبین صاحب کی عرضی معہ عریضہ فرامرز جنگ بہادر
جو مولوی صاحب کے حُسنِ لیاقت اور دیانت و غیرہ کی نسبت
وثیقہ ہے۔ جناب کی خدمت میں روانہ کر کے متصدع خدمت ہوں
مولوی صاحب مذکور واقعی ایک لالچ اور ہوشیار دیانتدار
عالم شخص ہیں۔ چنانچہ جناب نے وعدہ بھی کیا ہے کہ در صورت
خلوے جائداد تقرر ہو جائے گا۔ ہر چند یہ حکم آپ کا کافی ہے مگر
اسکی تعمیل سہر دست ہونی غیر ممکن ہے۔ لہذا آپ اس عریضہ پر
قطع حکم فرما کر مخلص کو مشکور فرمائیں۔ چنانچہ درینوالا سیر اقمہ علیضاً
ووم تعلقدار مددگار ہی مالگذا رہی پر مقرر ہوئے ہیں۔ انکی جگہ
خالی ہے اگر یہ اُس جگہ ترقی پا جائیں تو مخلص نہایت مشکور ہوگا۔
الکریٰ اذ اوعد و قان زیادہ عنایت دلی روز افزون ہوا۔

شاد عفی عنہ

تو اب صاحب مشفق و مہربان کو فرمایا دوستان زاد عنایت
بعد تسلیم و تمنائے حصول مواصلت سرایا سترت کو کر نیز قلم اخلاص
رقم ہوتا ہے کہ دویشیان عطر کی ایک روح افراد و سری چنبیلی۔
جناب کی خدمت میں روانہ کیا ہوں۔ عیہ طہ اپنے ملکی ہیں مگر
انکو لاؤنڈر کی وضع پر ترکیب دی گئی ہے چنانچہ بروز کو نسل

جناب نے رومال کو سونگھا تا اور خوشبو پسند آئی تھی۔

واضح ہو کہ یہ عطر بعد استمال و ونٹ کے توقف سے بودیا
ہی اگرچہ دہنیت باقی نہیں ہے۔ مگر چونکہ عطر رنگین ہے اسلئے سفید پاؤ
پر خفیف سا رنگ آتا ہے۔ یہ بالکل میرا تجربہ جدید ہے۔ یقین ہے کہ آپ کی
پسند خاطر ہوگا۔ فقط آیام شادمانی بکام باد فقط

شاد عفی عنہ

مشفق راجہ سرتیو اسراؤ۔ گردوارہ کے سکھوں کا بیان ہے کہ
ضلع پربھی کی ایک جاگیر۔ اور ناندیہ ضلع کی تین جاگیرات جو خاص
میرے جد اعلیٰ مرحوم کی جاگیرات میں سے ہیں انکو عود و گل کے لئے
عطا کئے گئے ہیں۔ ان پر دفتر مالگزاری سے مضبوطی قائم کی گئی ہے۔
بہت افسوس ہے خیر جاریہ کی برکت سے استحکام ریاست و ترقی
دولت و اقبال حضرت ہے۔ اسکا اسناد عین خیر خواہی سے
بعید ہے اور یہ برابر قانونا و شاسترا بھی نا واجب ہے۔ باوجودیکہ انکی
جانب سے محکمہ انعام میں ثبوت ہوئے پھر مضبوطی کے قیام کو کیوں ایسا
محکمہ انعام نے جائز کیا۔ میں نے سنا ہے کہ آپ کے اور نطفہ ارضی کے
ماہین اتحاد ہے۔ لہذا لکھا جاتا ہے کہ اگر آپ انکو بنظر امر خیر کہیں تو تو انہیں
داخل ہونگے۔ اور میری خوشی ہوگی فقط

شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان۔ قبل ازین میں نے آپ سے ذکر کیا تھا کہ شکار
کے لئے اپنی جاگیر کو جاتا ہوں چنانچہ آج میں نے سرکار سے رخصت
حاصل کی ہے۔ میرے پاس گولی کی کوئی عمدہ کسپیس کی بندوق نہیں ہے
چنانچہ میں نے بمبئی سے طلب کی تھی۔ ہنوز نہیں آئی۔ اگر بطور ستار
آپ کے ہاں سے کوئی بندوق لطف ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ بعد اسی
واپس کر دوں گا۔ مینے سنا ہے کہ اُس جاگیر کے قریب آپکی بھی کوئی جاگیر بنام
ویلوگوڑہ واقع ہے اور وہ بہت پاس ہے اُس سمت اگر شکار وغیرہ
جانے کا اتفاق ہو تو آپکے علاقہ کے کارپردازان نہوں اُنکو تاکید
ہو جائے تو مناسب ہے۔ فقط

شاد و عفی عنہ

جناب مامون صاحب قبلہ۔ بعد عرض آداب گزارش کہ
عنایت نامہ سے مشرف ہوا۔ کیفیت مندرجہ سے خوشی ہوئی زیادہ
کیا عرض کروں۔

رواق منظر چشم من استانہ نست

کرم ناؤ فرودا کہ خانہ خانہ نست

نیاز مند کے لئے آپکی اور ممانینو کی تشریف آوری باعث خوشی ہے
دربان کو تفتہ کیا گیا زیادہ حد ادب فقط شاد و عفی عنہ

مشفق و مہربان۔ راے چین راے صاحب جو ایک معزز
قدیم خاندان سے ہیں اور اس دولتِ آصفیہ کے جان نثار و منین سے
کہلاتے ہیں۔ نہایت لائق اور ہوشیار ہیں۔ اور ہر ایک کام میں
اپنے کو ہر طرح سے لائق ثابت کیا ہے۔ انکی عرضی اسکے ساتھ منسلک
کر کے آپ کو تکلیف دیتا ہوں کہ انکے لئے جس قدر آپ سعی فرما کر کامیابی
کا موقع دینگے تو میری خوشنودی ہوگی۔

شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان میرا افسر جنگ بہادر تہنیت نابہجت شہما
پہونچا۔ اداے مبارکبادی سے دل شاد ہوا۔ بافضل اٹھی و بتصدق
اقدامِ خداوندی خدمتِ موردنی سے سرفراز ہوا۔ حق تعالیٰ اسیر
آقا ولی نعمی کی، عمر و اقبال میں یو مانیو مارتی عطا فرمائے کہ اپنے
خانہ زاد کی اس قدر عزت افزائی فرمائی۔ اور آجنگ یہ خاندان و ^{خاندان} حیدر علی
اسی عنایاتِ خسرویی سے سرفراز ہوتے ہوئے چلے آ رہا ہے۔ اور آئندہ
کے لئے بھی بہت کچھ امید ہے۔

ف۔ شافی مطلق آپ کو جلد صحت کُلّی عطا کرے۔ فقط

شاد عفی عنہ

مہربان۔ آپ کی غزل ہذر یہ عرضداشت پہونچی۔ پہلے تو اصلاح

کے واسطے جو جو دقتیں لاحق ہیں آپ خود شاعر ہیں سمجھ سکتے ہیں مجھ میں
یہ کمال کہاں۔ اور نہ میں شاعر ہوں کہ دعویٰ اصلاح کروں۔ ہاں کسی
موقع پر گاہے ماسہ بوقت فرصت کچھ کہہ لیتا ہوں۔ اندرون بڑے بڑے
شعرا نامی گرامی ہندوستان کے بفضلہ تعالیٰ یہاں موجود ہیں علیٰ انھوں
استاد شعرا ہند جناب داغ صاحب یہاں موجود ہیں باوجود
ان سب کے ہوتے ہوئے آپ نے جو مجھ سے اصلاح غزل کی خواستگاری
کی یہ آپ کا حسن ظن ہے۔ علاوہ اسکے مجھے فرصت بھی کم ہی بہ حال
آپ کے اصرار پر میں غزل دیکر واپس کرتا ہوں۔ ماثلاً اللہ اعلم
اچھے شعر لکھتے ہیں۔ بایں ہند کسی استاد نامی سے اصلاح سخن لین تو
دو نا حسن ہوگا۔ اور آپ کی استعداد اور لیاقت و قابلیت مواد و مواد
روز بروز زیادہ ہوتی جاے گی فقط والسلام

شاد و عفی عنہ

مشفق و مہربان۔ میں نے سنا ہے کہ یورپین افسردہ کے ہاں
شکاری تانگے مضبوط ملتے ہیں اگر واقعی ایسا ہے اور آپ کے خیال میں نی
تانگے بکاؤ نظر آئیں تو دو تانگے مجھے دلوائے فقط

شاد و عفی عنہ

راجہ صاحب مشفق و مہربان۔ سہ شبنہ کے روز میں شکار کے لئے

اپنی جاگیر و نیرتی کو جانیا لاہون۔ آپکے ہاں اگر کوئی ہمتی شکاری ہو تو
معہ ہوج ایک ہفتہ کے لئے لطف فرمائے۔ اگر آپ بھی اس شکار میں
رہتے تو لطف ہوتا۔ شکاریوں کا بند و بست نواب میرا فسرال دہلہ بہار
کے ہاں سے ہو گیا ہے فقط

شاد عفی عنہ

مشفق مقتدر جنگ بہادر۔ بالکشن راؤ و ابستہ قدیم
راجہ رائے رایان بہادر جو نہایت ہی خیر خواہ اور لائق و ہوشیار
ہیں اُنکے بزرگ بھی اس علاقہ کے ہمیشہ خیر خواہ رہے ہیں۔ اُنکے بھائی
کی ایک درخواست بن کا نام بھی بالکشن راؤ ہے اسکے ساتھ مل
ہو۔ اور وہ قابل و لائق لحاظ ہی رہا نہ کرتا ہوں۔ اُنکے لئے جس قدر آپ
لحاظ کر کے اُنکو کامیابی کا موقع دینگے وہ میری عین خوشی ہے۔

شاد عفی عنہ

نشاط صاحب۔ آپکی غزل پہونچی۔ بغور دیکھی۔ اور بنا کر
روانہ کر دی۔ چونکہ ابھی آپکی ابتدائی مشق ہی لہذا اشعار میں زیادہ
اصلاح ہونا مقام تعجب نہیں۔ یہ جو آپکو شکایت ہے کہ میرے اکثر اشعار
کاٹ دئے گئے۔ بتایا ابتدا سے مشق میں کل غزل بیکار اور تسمیہ کے
لائق ہوتی ہے۔ بہر حال آپکی غزل کو میں نے فکر کے ساتھ دیکھا۔ اور

جہاں تک ممکن ہو آپکے اشعار یا مصرع قائم رکھ کر اصلاح دی خدا کے فضل سے محرم آیا۔ اسلئے امر شروع ہو گیا۔ مصرع طح ہیجتا ہوں۔ اسپر غزل لکھئے۔ باقی خیریت ہے۔ دعا کرتا ہوں۔ کہ آپ بھی باخیر و عافیت رہیں۔ والسلام۔

”مومنو غم کے بہن دن ماہ محرم آیا“

جواب کا طالب شاد عفی عنہ

تہر بان۔ دو قرص تنبا کو کے پونچے۔ فی الفور حلیم بھر دائی۔
 دو ایک کش لئے۔ لکھنو کے تنبا کو کا مزا آگیا۔ جی تو چاہا کہ حلوائی بید و
 کی طرح ڈکار جاؤں۔ مگر تنبا کو برائے کشیدست۔ نہ برائے خوردن
 سیاہ ایسا کہ موشانِ برق دم کے خال مشکین سے تشبیہ دونوں میسید
 بوے خوش نافہ تار کو شرماتی ہے۔ دیوان کا کل معشوقان نو شاد کے
 گونگر کو بڑھا دیتا ہے۔ یہ تحفہ آپکے حسن عقیدت پر دال ہے

اس عقیدت کا دم بہن بہر تا ہوں | شکریہ ارمان کا کرتا ہوں۔

شاد عفی عنہ

جان عاشق تم سلامت رہو۔ آقاہ مزاج خیریت سے ہے
 دو سال سے کمان تھے۔ سلائے نہ پیائے۔ بخدا میں تو مایوس ہو گیا تھا
 اور یہ یقین کر لیا کہ میری جان مجھ کو اپنے دل سے ایسا ہولے جیسے

مسافر راستہ پہنچاتا ہے۔ اور میں ہمیں اس طرح ڈھونڈتا تھا جیسے تمکے
 مسافر منزل کو ڈھونڈتے ہیں۔ مگر ہمارے دل میں تمہاری یاد ایسی تھی
 جیسے دل میں سویدا۔ کعبہ میں نام خدا۔ رن میں سپاہی اور سپاہی کی
 کمر میں تلوار۔ اور تلوار میں جوہرے

فرقت میں اک صنم کی یہ تفرقہ پڑا ہے

دل بھکوڈھونڈتا ہے ہم دلوڈھونڈتی ہیں

میں تمہارا گلا کہانتک کروں۔ اور یہ کیا بتاؤں کہ تمہاری محبت کے
 باعث مجھ پر کیا مصیبتیں گذرین۔ بس اس شعر کے سوا اور کوئی حرف شکا
 زبان پر لانا نہیں چاہتا۔

کس کے ستم اٹھائینگے ہم

تو نجاتِ عدو اجل فلکِ دل

قموے دہشے کی کشتی پہنچی۔ بڑی زحمت اٹھائی۔ کیا تمہاری یاد سے
 زیادہ یہ ارمان ہے۔ مگر خیر۔ انچہ از دوست میرسد نیکوست۔ سمجھ کر قبول کیا۔
 تمہارے اس فقرہ پر جی لوٹ گیا۔ کہ بننے تمہارے لئے محرم میں فقیر
 لی۔ کیا آپ بھی ہمارے لئے فقیر ہوتے ہیں۔ کہ نہیں۔ سبحان اللہ فقیر
 ہونے کی ایک ہی کمی تھیں سال میں ایک بار فقیر ہوتے ہو۔ میں دو سال سے
 برابر جوگ رہا ہوں۔ اب کہو کسکی فقیری بڑھ گئی۔

تمہاری بھولی بھالی دنیا سے نرالی باتوں کو پڑہ کر دل بتیاب ہو گیا۔

اگر تم نزدیک ہوتے پہلو سے لگاتا۔ دل چیر کر دکھا دیتا مگر خیر سے تمہیں جبھی
 قدر نہوتی عجب ناقدرے سے سابقہ پڑا ہی۔ اسکو بھی شعبہ وہ سمجھ کر ہنس دیتے
 مفت میں دشمنوں کی جان پرین آتی سیج ہے
 بتوں کا ناز بھی امیر شاؤ آفت جان ہے
 ادا دامن وہ عاشق کی جان لیتے ہیں
 خدا حافظ اب ہم رخصت ہوتے ہیں

حسن تو ہمیشہ در فزون باد | رویت ہمہ سال لالہ گون باد

شاو عقی عنہ

قہر بان من نارائن داس۔ دوشیشے شربت صندل کے پہونچے
 مشکور ہوا۔ فوراً تھوڑا سا استعمال کیا۔ ماشاء اللہ نہایت خوش ذائقہ پایا
 شیرین کام ہوا۔ بوے خوش سے دل و دماغ کو فرحت حاصل ہوئی کیونکہ
 اسکے خواص بھی عجیب غریب ہیں۔ اس موسم گرما میں مجھ ایسے صفراوی مزاج
 کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی تبرید نہیں ہو سکتی۔ جہاں ایک دو گھونٹ پیے
 تسکین ہو گئی پیمثل تبرید ہے۔ طرفہ یہ کہ محرم میں شربت کا پلانا بھی ثواب میں
 داخل ہے۔ آپ نے اجر حاصل کیا۔ اور میرا دل ٹھنڈا ہوا حضرت امام حسینؑ کی پو بھی
 شیرین کام رکھیں

مثل صندل کے رہیں آپ معطر دایم | اور مصر کی طرح رکھے خدا شیرین کام
 شاو عقی عنہ

قہریان من محرم تو محسن حسین حسین کتا ہوا شہرین داخل ہوا مگر
 پیرو مشر خداوند نعمت کے ہونے سے محرم پورا محرم ہے۔ محرم کا رنگ ہی
 فق ہو گیا۔ اگرچہ سب لوگ محرم شریف کے دل خوش کرنے کے لئے روشنی کا
 ٹھاٹھ جابجا کر رہے ہیں اور آبدار خانے لگائے جا رہے ہیں۔ سبیل والے
 پیاسوں کو پانی پلا رہے ہیں۔ ع۔

پانی پیو سبیل یہ نذر حسین ہے

ٹنڈا ٹنڈا پانی پیو۔ اور نہر علقمہ کے سوکھے ہوئے لب۔ دجلہ و
 فرات کی بکیسی۔ شیر خوارونکی بے بسی۔ آل رسول کی تشہ لبی۔ سبطنی کا
 پیاس میں ضبط کرنا یا دکر کے رونا شروع کروا اور داخل حسنا ت ہو۔
 کہیں شربت کی ٹھلیاں تقسیم ہو رہی ہیں۔ کوئی قہوہ دہنیا تدر کر رہا ہے۔
 مگر بقول شاد۔

رباعی

| | |
|----------------------------------|----------------------------------|
| محرم است دلے شاد ظل سُبْحان نیست | بہ طبع ذوق تماشا میں چراغان نیست |
| ہمہ برا حضو است ذوالبصید لیسال | چہ چارہ تشا کہ ترک سوم آسان نیست |

ہاں صاحب کئے۔ محرم کا تولیون حشر ہوا۔ مگر اب سواری مبارک کب
 رونق افروز ہوگی۔ ہماری آنکھیں قدم بوسی کے لئے ترس رہی ہیں۔ ادھر
 دل بیقرار ہے طبیعت پریشان۔ جی اداس۔ شاد اکیلا۔ اب اتنی مضامین کو

کون سمجھائے۔ یک انار و صد بیارے۔

”خدا کرے کہ مجھے شاد و شاہ بلوالین“

چو طرفہ ستاٹا ہے۔ ایسا اُداس سین کہی اس بلدہ کے اسٹیج پر نہیں
دیکھا گیا۔ خدا کرے کہ سرکار جلد رونق افروز ہو کر اپنے خانہ زاد و ن کو سرفراز
فرمائیں۔ یا باری تعالیٰ تو ایسا ہی کر۔ مجھے محترم عید تھی مگر ابکی پورا محترم ہے
بس تڑکا ہو گیا۔ اللہ مالک ہے فقط

جواب کا طالب شاد و عفی عنہ

مہربان من۔ احمد لٹڈ سب خیریت سے ہیں۔ عشرہ شریف شہرین
مہان ہیں۔ انکی مہانداریاں بڑی دھوم دھام سے ہو رہی ہیں۔ حضرات امیہ
پنجتنی نے غم سنیں مین قیامت بپا کر دی ہے۔ یہ سب کچھ ہی مگر بقول حضرت شاد
غلام و تلیذ حضرت آصف۔

رباعی

| | |
|----------------------------------|------------------------------------|
| اگر چہ ماہ محرم کا جملہ سامان ہے | مگر قد و مٹھن نشہ کا دلیں ارمان ہے |
| حضور آئین نقیر شاہو بڑی ہی بہار | کہ انکے دم سے دکن غیرت گلستان ہے |

ف شکریہ۔ بس سمجھ جائے للعاقل الخ۔ اور ایک بہت بڑا کام نکلتا
ہی جس کا حال آپ کو معلوم ہے۔ خدا کرے کہ آپ کو خیال رہے۔

ہاں صاحب یہ خطاب کیسا مل گیا۔ خطاب بھی ایسا کہ رجسٹر شدہ خیر۔

ماراچہ۔ مگر لائق غور ہے۔ کئے کب ملین گے مجلس کا کیا ہوگا۔ لوگوں نے
 پوچھ پوچھ کے ناک میں دم کر دیا۔ اور یہاں کہتے کہتے تسلی دیتے دیتے
 زبان تنک گئی۔ چاہے جو کچھ ہو۔ پہلے سرکار تو آجائیں۔ بعدہ دیدہ خواہد
 لیجئے خدا حافظ پھر ملین گے فقط

غیرت کا طالب شا و عفی عنہ

مولوی سید عبد الرحیم صاحب۔ دو کورے گھرے

جنمیں ساٹھ مچھلیاں زندہ تھیں پہونچے۔ ایک از انجملہ غرق بحر فنا ہو گئی
 تھی۔ خدا غریق رحمت کرے۔ اُنٹھ مچھلیاں خانہ باغ کی باؤلی میں
 چوڑی گئیں۔ اس خوشی کے ساتھ اُچھل اُچھل کر غوطہ زن ہوئیں جیسے
 پچھڑی ہوئی دلہن اپنے دلہا سے ملتی ہے۔ یا عاشق زار دل نگار اپنے
 محبوب مطلوب سے ہمنار ہوتا ہے۔ ظلمات میں سکند چشمہ آب حیات
 دیکھ کر بھی اس قدر مسرور نہوا ہوگا جیسا کہ باؤلی کے پانی سے یہ آشنا ہو گئیں۔
 الحمد للہ کہ یہ مچھلیاں میری باؤلی کی زیب وہ ہوئیں۔ اور سکندر بچپارہ
 تشنہ لب ناکام واپس آئے

تمیدستان قسمت راجہ سودا زہر کمال

کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

مجھے ایک تذکرہ یاد آیا۔

یارانِ موافق کے ساتھ لبِ جو سیر کر رہا تھا۔ لال لال مچلیاں لطف دکھا رہی
 تھیں۔ ایک طرف نے کہا: ماہی دریم گم از پاتا سر۔ تیر سر پاتا تر۔ ماہی گم۔
 ماہی کا اول حرف میم۔ اور دی، پاسے ماہی۔ صنعت ہی۔ تیر سر پاتا تر۔ تیر کا
 سر پاتا کیا ہے؟ ت۔ سر۔ اور در، تیر کا پائون۔ سر۔ اور پا۔ مکر تیر ہوا۔
 جس پل کے نیچے یہ مچلیاں گزرین اُس پل کی تعریف میں یہ قطعہ صدف
 قطعہ

| | |
|-------------------------------------|-------------------------------------|
| بنا ہی کج کچھ پنفیس و خوش نما ایسا | کہ جسکے وصف کا بھر جمانیج رہی غل ہے |
| صراطِ سکی حسد میں مثل ہی ہوتا ہر دم | اگر ہے بڑے اسکی آبرو دواہ کیا پل ہے |

بہر حال میں آگئی اس چاہ اور بچا نکلت کا دل سے شکور مون

| |
|-----------------------------|
| دوست نے بھیجا ارمان امی شاو |
| خانہ اتحاد آباد آباد |

شاد و عفی عنہ

آرسطو فطرت لقمانِ حشمت دامنِ حکمت۔ نامہ اتحاد پہونچا مقنا
 رنخا رنگ نے دنیا کی بوقلمونی کا نقشہ نظر کے سامنے کھینچ دیا۔ گرم و سرد
 زمانہ کے مزاج سے پوری آگئی ہوئی۔ خداوند عالم جان عالم کو اس
 کا بعد ریاست میں تا ابد آباد برقرار رکھے۔ آمین۔
 مشفق امیری بنجو دی کیا اور میں کیا سچ تو یہی ہے کہ اُس قاکِ بندہ پروری

اور غلام نوازی کا احسان ہمارے سر پر ایسا ہی کہ ہم اُن احسانات کا شکریہ
ادا کرنے میں بالکل عاجز ہیں پس اسے یہ دعا کرتے ہیں ۵

مہ و خورشید کو جب تک ہے قیام

نشاۃ آباد رہیں آصف جاہ

قطعہ کے مصرع اولے میں نشاۃ کا لفظ ذومعنی ہوتا ہے۔ اسلئے

عہد اُ رکھا گیا مسودہ میں بقول آپ کے (شاہِ ظلِ سبحانی) بھی لکھا گیا ہے
بہر حال اس ترمیم کا شکریہ۔ خدا خدا کر کے محترم بڑی مشکون سے گذرا۔
ابھی آپ روانہ دیکھنے کے لئے آپ کا جی چاہتا ہے۔ واہ واہ اچھی
سنائی یہاں ہوش رنو چکر ہو گئے۔ جل جلالہ۔ ع۔

منعم بک وہ و دشت بیا بان غریب نیست

یہ سب صحیح۔ مگر خدا جانے ہمارا کیا حشر ہو۔ اللہ مالک ہے۔ بہر حال

جہان ہیں۔ اور رہیں گے۔ حضرت آصف کے جان نثار رہیں گے۔ مگر
دوری شاق گذرتی ہے خدا کرے کہ آپ ٹیلیفون سے مبارکباد دینا
اور میں خوشی میں جھومتا ہوا یہ کہوں ۵

رواق منظر چشم من آستانہ تست

کرم نما و فردا کہ خانہ خانہ تست

آپ کا قطعہ پیش تھا۔ جدید ہر کارے کی کیفیت سے اطلاع ہوئی۔

مشکور ہوا۔ بوڑھا اخباری۔ لقوے اور فالج کے پہرہ مین وندنا رہا ہے
دیکھیے کیا ہو۔ والسلام۔

شاد عفی عنہ

دیباچہ دفتر نظم و نسق نواب اکبر جنگ بہا در۔
تفضل یاب جنگ بہا در کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ کا مزاج مرکز اعتدال
سے تجاوز کر گیا ہے اسکی وجہ خدا نخواستہ ضعف قلب بتائی جاتی ہے۔
یہ خبر ناگوار خاطر شاہ ہوئی۔ خداوند تعالیٰ کل اعضاء رئیسہ کو اپنی
سند قوت پر قوی تراورستحکم رکھے۔ اور کل جوارح اُسکے تابع رہیں۔
کشتی اربعہ عناصر با مخالف سے مامون و مصون رہے۔ چاروں مین
ایکا رہے۔ پھوٹ نہ پڑے۔

آپ کی ذات صرف باخیری نہیں ہے بلکہ تخت خیر خواہی آصفی اور
ملک در عایا کا ایک زبردست پایہ ہے۔ خدا مضبوط رکھے فقط

طالب صحت شاد عفی عنہ

میرے شفیق۔ آپ نے ارض الرزل میری مصنفہ کتاب طلب
کی تھی۔ ابھی وہ چھپی نہیں اور نہ وہ نام باقی رہا۔ کیونکہ ارض الرزل سنہ
کے لئے موزون تھا۔ جب تک وہ مکمل بھی نہیں ہوئی تھی۔ اب تو سنہ ۱۳۱۷
ہجری۔ کوئی دوسرا تاریخی نام سوچ رہا ہوں۔ اگر مل جائے تو فہو المراد

ورنہ سیلا سا وہ کوئی نام رکھ دینگا۔ آپ کے حسب استدعا مقدمہ معلومہ میں
 قرعہ ڈال کر دیکھا۔ اشکال سعد داخل اور اپنے گھر کے اے۔ دائرہ سکن
 کے حساب سے تین اشکال اپنے گھر میں نہایت زبردست ہیں۔ اور وہ
 تینوں طالع کے گواہ ہیں۔ کامیابی کی ضرور امید ہے۔ مگر کسی قدر دیر
 اور یہ ظاہر ہی ہو کہ مقدمہ پیچھا رہا ہے۔ ایک جلد مطبع خورشید
 اور ایک جلد روضہ شریف ارمغان بھیجتا ہوں۔ گلستان کا
 انتخاب ابھی طبع نہیں ہوا۔ آجکل مطبع کا انتظام بہت خراب ہے
 میری پسند نہیں۔ ہاں ایک شخص ہوشیار خواندہ مذبہ ملا ہے
 وہ ہتھی کے قابل ہے۔ اُنکے سپرد جب یہ مطبع ہو جائیگا کام بھی اچھا چلیگا۔
 ورنہ

گرہین مکتب است و این ملا
 کار طفلان تمام خواہد شد

باقی عند الملاقات۔

شاد و عفی عنہ

سعادت نشان۔ آپ کا خط ۵ اسلہ کا ۶ اسلہ آئین پہونچا۔

مزا یہ کہ جب خطامیرادیکھو گے تو اسکا جواب ضروریہ دو گے کہ مجھے چارہ
ہوے جواب لکھکر۔

کیون ہی کہو گے نا۔ ضرور کہو گے۔ یہ بتاؤ کہ انہیں جھوٹا کون سچ
یہ ہے کہ نہ آپ جھوٹے اور نہ میں جھوٹا۔ ۲۹۔ دیکھو ۱۵۳۱۵ کہ آپ نے
لکھا۔ چونکہ محرم ۱۵۳۱۵ کو میں نے پایا اللہ کا شکر ہے کہ نیا سال شروع
ہوا۔ محرم بہت دھوم دھام سے آئی کو تھا مگر جب معلوم ہوا کہ پیر و مرشد
حضور شاہ دکن غلہ اللہ ملکہ شکار کے لئے رونق افروز ہوئے ہیں
سین بیچارے کی کمر لٹ گئی۔ کیا پوچھتے ہو جو طرفہ ستاٹا۔ نہ بیدا برابر
جمتا ہے اور نہ دلون پر فرحت ہے۔ تماشا دیکھنے کو بالکل جی نہیں
چاہتا۔ لنگر تو البتہ دیکھ لیا۔ کیون نہیں۔ یہ لنگر حضور کی سلامتی کا
باقی تو ہتیا دیکھا بھی اور نہیں بھی دیکھا وہ یہ کہ آنکھوں کے روبرو
جو چیز آگئی دیکھ لی۔ نہیں دیکھا یہ معنی کہ ہر کوئی شے چاہ اور غور سے
نہیں دیکھی۔ ہاں خوب یاد آیا اسکے قبل آپ نے کسی خط میں لکھا تھا کہ جو
کوئی رباعی یا قطعہ یا غزل لکھوں تو ضرور آپ کو لکھ بھیجوں۔ آج کل طبیعت ہی
موزون نہیں مگر ہاں پیر و مرشد کی عدم رونق افروزی کی نسبت در
قطعہ ہوئے ہیں جنکی نقل درج ذیل ہے۔

قطعہ فارسی

محرم آمد و در بلده قتل سُجّان
ہمہ برای حضورست و اویصد ایسال

بہ طبع ذوق تماشا میں چو غایب
چہ چارہ شاو کہ ترکِ سوم آسائست

قطعه اُردو

عشرو کا سارا ہٹا ٹھہریا ہوشہرین
پر رطف کیا ہو شاو کہ شہن شکارین

اور روشنی سے عقدِ ثریا بھی مات ہی
دولہا کے دم کے ساتھ پیاری برائست

یقین ہے کہ یہ دونوں قطعہ آپکو پسند آئینگے۔ آج دسویں تاریخ ہے
حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا دن۔ اُقوہ نام شہادت پر کلیجا
منہ کو آتا ہی۔ شفی ظالمون نے آل رسولؐ کے ساتھ کس قدر گستاخی کی
افسوس! ان بے پیرون کو رحم بھی نہ آیا۔ اب دس و زکم ایک سال محرم
باقی رہا۔ ابکی آپ نے محرم کہاں دیکھا۔ والسلام فقط

طالب جواب شاو عفی عنہ

سید صاحب سلامت۔ چاشتگاہ۔ پہلی جون ۱۹۹۶ء

روزِ پنجشنبہ جسوقت میں ہوا خوری کے لئے گاڑی میں سوار ہو کر جا رہا
آپ کا خط پہونچا قزوہ و ہنیا کی چار کشتیاں ارغوان بھیجنے کا خط میں ذکر
ہتا۔ اسکے موافق میں نے سرسری طور سے آپ کے آدمی کو کہا۔ کہ میرے

آئے تک ڈیوڑھی پر لیکر حاضر رہو۔ اور ہوا خوری کے لئے چلا گیا۔ جب وہاں سے واپس ہوا۔ اور آپ کے آدمی سے دریافت کیا کہ قہوہ کی کشتیان کہاں ہیں بیچارہ ہٹا بٹھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ سر اسیمہ عرق آلود بن گیا۔ مجھے اسکی یہ حالت دیکھ کر خود حیرت ہوئی۔ مگر سمجھ گیا کہ یہ آپ نے اسوقت لکھا ہوگا۔ جب پینک کی دھن میں غین ہو گئے تھے۔ اور چنیا بیگم سر پر سوار تھیں۔ لکھہ تو دیا۔ مگر بیجنا فراموش۔ اشارہ اللہ اخوند فراموشی اس نشہ کی بدولت ہو جاتی ہی ہے۔ کشتیوں کا بیجنا ہو لجانا۔ کوئی بڑی بات نہیں۔ کیون سچ کہئے۔ کیسی تیر کی کیسی سع۔

ہاتھ دے اُستاد کیون کیسی کی

خیر آپکے ارمان کا شکریہ جو لکھنا چاہتا۔ پھر واپس لیتا ہوں۔ اور عطائے توبہ لقاے تو بخشیدم۔ اچھے رہو۔ مگر اس بڑھاپے میں ہم سے یہ چلنے بازی۔ واللہ۔ ہم پر نہ سہی۔ آپ پر تو پھبتی ضرور ہوئی۔ آپکی اکثر باتیں فسانہ آزاد کے کہو سٹ شوہر سے ملتی جلتی ہیں۔ مگر فرق یہی ہے کہ اُسکی بیوی نوحہ و نوخواستہ پری چم۔ برق دم تھی۔ اور آپکی بیوی خدا بخشہ آپ سے زیادہ بزرگوار معلوم ہوتی ہیں۔ خدا بخشہ۔ پر گڑنا نہیں۔ آج نہیں۔ کل ضرور بخشے گا۔ دوستوں کی دعا پیشگی قبول ہو جاتی ہے۔ اس فراموشی کا جب خیال آتا ہے بے اختیار ہنسی آتی ہے۔ لوٹن کبوتر بن جاتا ہوں۔

اور یہ کہا کرتا ہوں ۵

ہم بخودی کے نشہ میں بیہوش ہو گئے
کچھ ایسے ہو گئے کہ فراموش ہو گئے

خدا زندہ رکھے۔ دو گھڑی دنگی تو ضرور ہوئی فقط ارمان خیالی کا شکر گزار۔
شاو عفی عنہ

درۃ التاج فرق طبابت سلامت۔ اُدھر ٹیک بارہ کی توپ
دغی۔ اور گھڑ پالی نے گجبر کی چوٹ لگائی۔ ادھر ڈاکے نے آپکا خط پہنچایا
جی خوش ہو گیا۔ کہ بارے صد شکر جواب لکھنے کو آپ زحمت نہیں سمجھے۔
ایک ایک فقرہ سحر آمیز پر دل لوٹ جاتا تھا ایک لیک مژدہ پر ہزار جان فدا
ہونی چاہئے۔ جان بے انتہا مژدہ ہاے مسرت افزا کی بوجہ رہا ہو وہاں
کئی جان فدا ہونی چاہئیں۔ اس کا حساب آپ خود کر لیجئے۔

پہر یہ وہ مژدہ ہاے روح افزا ہیں جن کو میرا دل ہی جانتا ہے۔ خداوند عالم
ایسا ہی کرے۔ ایک جلسہ تو کیا۔ اگر یہاں لے نہ سمجھے تو دس لاکھ جلسے
دکھاؤں۔ اور پہر وہ صورتیں ہونگی کہ بہشت کو آپ نہ بھول جائیں تو
میرا ذمہ۔ حورین سن۔ ہم جوان۔ اُنکے بوڑھے غمزہ بھلا ہو کبھی نیکی ۵

حور و نمین کہاں ناز واد اصوات
جنت میں بھی دنیا کے مزے یاد کرینگے

خال رخسار پری رخانہ پر سنگ اسود کا دھوکا نہ ہو تو کچھ شرط بد لیجئے۔
 بہر حال جلد خدا وہ دن نصیب کرے۔ اور مبارکباد اُنہیں لو لیان
 شوخ و شنگول کے لب لعل شکر خاں سے سنئے۔

ابن راگ و پرنیانہ امی شاد و مبارکباد
 ابن رونق کا شانہ اے شاد و مبارکباد

پہلک گیا۔ سب جان اللہ کیا کہنا۔ الخط نصف الملاقات۔
 صحیح ہے۔ اگرچہ لکھنے کی زحمت آپ کو ضرور ہوتی ہو گی۔ مگر میرے دل کو تو
 تسکین ہوتی ہے۔ ایک کاغذ اور ایک لفافہ ایک ٹکٹ کا خرچ گوارا
 کیجئے۔ اور اس کا پل ماہانہ بھیجیے۔ ورنہ زحمت ہو تو گاہے گاہے
 سلائے پیامے کا ضرور خیال رہے بالکل ترک نہو۔

اجی حضرت کیا آپ لقمان الدولہ بہادر کو پہچانتے ہیں۔ اگر تعارف
 ہی تو میرا سلام پہونچا دیجئے اور خط نہ لکھنے کا گلا نہ کیجئے۔ خدا حافظ۔

طالب خیر۔ شاد و عفی عنہ

حضرت نشاط سلمہ اللہ تعالیٰ۔ مبارک۔ مبارک۔ مبارک۔
 ڈیڑہ ہاتھ کی مبارکبادی۔ میری طرف سے قبول ہو۔ آقاہ اب تو
 پانچون گہی مین اور سرکڑہا مین۔ لیجئے نشان تو بڑہا۔ خدا خدا کر کے
 فرط شادی سے ٹو بیان اُچھل رہی ہیں۔ اب اسکے بعد ہیرالال کے

قرنڈ۔ چواہر لال کی سواری کڑم و ہم کے ساتھ جلوہ افکن ہوگی۔
حضرا سبچ ڈنکے پر کھن گرج پورٹ لگائیں گے۔

ہر طرف سے بد ہاموں کی بو چار ہوگی۔ مبارکبادی کے حضون سے
ڈاکھا نہ مبارک کی باچہین کھل جائیں گی۔ ڈاکے سب ہشاش بشاش۔
منہ میٹھا کرنے کی فکر میں کل پہونچا نیک خط و دست میں باد صبار فکار کھلیج
لا کر پہونچا گیا۔ جواب دیتے دیتے نشی کے بہتر بگڑ جائیں گے۔ شکریہ
ادا کرتے کرتے آپکا کہہ تھک جائیگا۔ مگر بارون کو۔ یہی سوچیں گی کہ جلسہ میں

ساتی ہوئے ہوا باغ ہو کر دین میں جام ہو
گلرو نسل میں اور زمانہ بکام ہو

کسین تہا پ پڑ رہی ہے۔ کوئی نشہ میں سرشار۔ دہشت بنا ہوا باغ کی روشنائی
پر نازینان گلبدن چل پھل کرتی ہوگی۔ اور ادھر باریک باریک پہوار
پڑتی ہوگی۔ اور کوئی خوش گلوں مار میں کہتی ہوگی رائیو بدر کارے کارے
اور حضرت شاد و تذللہ چچان لگاے ہوئے زندان بے آشام کا ٹھاٹھ
دیکھ دیکھ بھولوں نہیں سمائیں گے۔ زابدان خشک کی گت بنائی جا رہی ہے
واللہ عجب لطف ہوگا۔ کیون ہلا نشاٹ یہ سمان پڑا ہر خوش تو ضرور ہو جائے
کہ شاد و صاحب نے بھی گلشن قرطاس پر کیا سید کینیچر دکھایا۔ کہ اگر
بہزاد و مانی ہوتے تو وہ بھی اپنا قلم توڑ دیتے خیر اللہ وہ دن جلد لاتا ہے۔

مگر بیتا اب یہ خوشی کیا کم ہے۔ جٹ پٹ جلسہ کا دن مقرر ہو جائے۔ اور
ہماری دعوت ہو۔ کہانے مرنے مرنے کے پکین۔ رشک عوران بہشتی طلب
کی جائیں اور یہ مطلع پہلے گایا جائے۔ ۵

خاک بر سر کن عجم ایا مرا

ساقیا بر غیر دور و دہم را

مصرع

در کار خیر حاجت ہیج استخارہ نیست

بہت جلد و ہوم و ہام کی تیاریاں شروع ہو جائیں۔ اور دعوتی رقعے
داخل ہو جائیں۔ ورنہ پھر بری ہوگی۔ درمیں کی تنخواہ صرف نذرانہ داخل
پڑے گا فقط

جلسہ کا طالب۔ شاد و عفی عنہ

دوست روحانی بابو موہن سنگ۔ ۵

کمان بایتین کدہر وہ الفت کمان
جواب خط ہونہ کچھ پیامے فلک کیسیا یہ نگ بدلا

کئے مزاج شریف؟ عنوان کا شعر میرے جوش دلی کا فوٹو اچھی طرح سے
کھینچ کر آپ کے ضمیر پر منعکس ہو گیا ہوگا۔ اب زیادہ قلم فرسائی طول اہل کا موجب
ہوگا۔ کیون صاحبہ اگلی بایتین۔ اور وہ اگلے شکر و شکایات فرقت کی
بیتابی۔ ملاقات کی تمنا کیا خزان اُڑا لے گئی ۵

ان تلون تیل ہی نہ تہا گویا۔
آپ سے میل ہی نہ تہا گویا

مہربان سچ تو یہ ہی کہ اس رکاوٹ کا عقدہ نہ کھلا۔ حیران ہوں۔ کہ ع
یا اگھی یہ ماجرا کیا ہے

مہربان من۔ طرفین سے دوستی کا دم بھرتے ہیں۔ اسلئے بے تکلفی اور
سادگی پسند ہوں۔ یار شاطر ہوں۔ نہ بارِ خاطر۔ جو کچھ نامہ و پیام کے
ذریعہ سے مین وقتاً فوقتاً اپنے بزرگوں کے اراداتِ خاطر کا اظہار کرتا رہا
اگر وہ موجبِ دل شکنی ہوا تو مجھے نامہ و پیام کا ترک کرنا کیا وجہ۔

تسپنے اپنی دختر نیک اختر کی شادی کی کیفیت لکھی تھی۔ اور یہ وعدہ
کیا تھا کہ بعد شادی کے خط لکھوں گا۔ چنانچہ اُسی بنا پر بذریعہ تار برقی اس
امر کی کیفیت دریافت کی تھی۔ کہ آپ کا رنیک سے فارغ ہوئے کہ نہیں۔
اُس جواب پر بھی پانی پھر گیا۔ جب تو مین نے یہ یقین کر لیا

بارہا دیکھی ہیں اُنکی بخشین +
امکی پر کچھ سرگرا نی اور ہے

اس ٹوڑے سے لکھے کو زیادہ سمجھے۔ اگر بارِ خاطر نہ تو کبھی کبھی پیار
سلائے۔ ورنہ خمیرِ جہان رہے خوش رہے۔ مین بھی یہ سمجھ کر دل کڑا کر لوٹا گیا۔

ایک جاحظ و فاکھتا وہ بھی شکھا | ظاہر کا غدر سے خط کا غلط بردار ہی

والسلام فقط

رجحیت کو دعا پہونچے۔ پنڈت جی سلام کہتے ہیں۔

شاد و عفی عنہ

میان نشاط۔ کل کے روز آپکو ڈیڑھ ہانتہ کی مبارکباد لکھی اور
ایک ٹکٹ جواب کے لئے روانہ کیا۔ مضامین سحر آمیز سے آپ کا دل
خوش کر دیا۔ اور منتظر تھا کہ اُسکے صلہ میں آپ جلسہ دینگے۔ مگر واہ رے
مرے شیر آدہ آنہ کا ٹکٹ بھی ہضم کیا اور ڈکار تک نہ لی۔ جواب تک
قلم انداز کیا کہنا ہے۔ اس بھدیل شعر خبط ختم کرتا ہوں۔
نہ جلسہ نہ ولسانہ مے اور نہ مینا

ہوا ہضم اٹا ٹکٹ۔ آدہ آنا

جواب کا طالب شاد و عفی عنہ

تمیرے عزیز۔ کیون صاحب یہ اُستادی اور شاگردی پر کیا
پانی پھر گیا۔ کیا تسے میں نے کوئی دولت مانگی تھی۔ یادیں امین لاکھ کا قرضہ
طلب کیا تھا۔ یا جاگیر منصب لوانے کے لئے متقاضی تھا۔ اُنہیں سے کوئی
شے مانگتا۔ اور تم نہ دیتے تو البتہ درست تھا۔ لکھنؤ سے دوسرا تبا کو خوشخبر
بھیجنے کی فرمائش کی۔ دو مہینے ہوئے یہ اسلئے امر سدھارے اسلئے امر برا جانا
ہوئے ہیں اب تک پتا نہیں۔ دم ناک میں آگیا۔ طلب سے حال پراہو جاتا

اگر اس خوشخبرید کو تم نے ارمنان اہی تو میں باز آیا۔ گویا میرا اعتبار نہیں۔
 اور یہ سمجھتے ہیں۔ کہ میں اس طرز سے مانگتا ہوں۔ لیجئے اچھا شاگردی اور
 استاد کی کانا بنا ہا۔ واللہ باللہ میں تم سے ارمنان نہیں مانگتا۔ چونکہ تم
 شوقین ہو۔ اور عمدہ سے عمدہ تنبا کو پیا کرتے ہو۔ اور تم نے وعدہ بھی کیا تھا
 اور قسم دے گئے تھے کہ لکھنؤ سے کوئی شے بدون تمہارے ذریعہ کے
 طلب نہ کروں۔ اس لئے لکھو لکھا۔ اور تکلیف دی۔ اگر اسکی رقم نہ بھیجوں تو تمہارا
 قرضدار۔ اور اسپر بھی اگر تم نہ بھیجو تو میان لکھو صد آفرین فقط

منتظر جواب طالب تنبا کو۔ شاہد عفی عنہ
 بندہ پرور۔ کل جناب کا تفقد نامہ پہونچا۔ آج دو روز کے بعد

میں ہاں سے طراز ہوں۔ دیوان میرا ابھی چپا نہیں۔ ابتدا سے شوق میں جو
 کلام طبع ہوا تھا اسکا نام بلغ شفا ہے اسوقت کوئی جلد اسکی باقی
 نہیں ہے۔ اب ارادہ ہے کہ جو کچھ کلام اس عرصہ میں جمع ہوا ہے اسکو
 طبع کراؤں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بعد طبع روانہ خدمت کرونگا۔ فی الحال
 مطلع خورشید کی ایک جلد اور روضہ شریف کی ایک جلد
 ارمنان پیش کرتا ہوں۔ قبول ہو۔ ع۔

آرزو ہے کہ آرزو نہ رہے

اس مصرع پر میں نے غزل واقعی لکھی ہے حسب اللہ ارشاد غزل مذکور

اپنے حافظہ کی تحویل میں منسلک کر دی ہو۔ یہ جناب کی عنایت کی دلیل ہے جو میرے کلام کی نسبت اس قدر رطب اللسان ہیں۔ ورنہ کجا میں۔ او کجا میرا کلام۔ بہر حال آپ کے اُن عنایت آمیز الفاظ کا سپاس گزار ہوں۔

شاہ ولی الدین صاحب قادری کی خدمت میں سلام و نیاز پہنچاؤں

جواب چند ان ضروری نہیں۔ لیکن کتابوں کی رسید ضرور مسرور فرمائے۔

زیادہ نیاز فقط

شاہ عفی عنہ

میرے عزیز زندہ باش۔ ابھی ابھی صبح کے آٹھ بجے ہیں۔

ٹھنٹھن۔ اپنے اور ادو وظائف سے فارغ ہو کر نہاری کھانے کے لئے جا رہا تھا۔ کہ آدمی نے شفق پہنچا یا۔ یعقوب علی خان جو ہر کے انتقال کی اسکے ساتھ ہی خبر دی اَنَا لِلّٰہ وَاَنَا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ۔ بس دھک سے رہ گیا

سراسیمہ ہو کر رقعہ چاک کیا۔ دیکھا اور بار بار بغور و تعمق پڑھا۔ ہمارے غم آلود الفاظ نے میرے دل کے ساتھ وہ کام کیا جو درد دل کے اور نمک خنسم کے ساتھ کرتا ہے۔ واللہ اس میں شک نہیں کہ مرحوم کی ذات با صفات بہت غنیمت تھی۔ اگرچہ وہ ہمارے ہم تھے۔ مگر اٹھایا رانہ اور برتاؤ دوستانہ ایسا تھا کہ کسی سے بے ناتا لگائے نہ رہے۔ کوئی مامون پکارتا تھا۔ کوئی خالو۔ کوئی نانا۔ کوئی دادا۔ میں بھی انہیں اُستاد پکارتا تھا۔ اُن سے

تیرا مذازمی سیکھی تھی۔ اور لطف یہ کہ وہ مجھے اُستاد کہا کرتے تھے۔ اسلئے
 کہ حال میں اُنہیں انظم کا شوق ہوا تھا۔ کچھ لکھا کرتے تھے۔ اور مجھ سے مشورہ
 لیا کرتے تھے۔ میان وہ بہت پُرانے فیشن اور وضع کے آدمی تھے۔ بہناری
 آنکھیں رگ و پے میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ غصہ انکی گٹھی میں پڑا تھا۔ وضع داری
 کے خلاف عمر بھر کوئی کام نہیں کیا۔ اہل آبرو کے خلاف کوئی بات تک نہیں کی
 سب کے ساتھ دوستی۔ سب سے یار نہ۔ بگناہ ہو یا بیگانہ۔ تمام جہان کی یار و غجوار
 کل حیدر آباد کو اُنکے ساتھ یار نہ۔ اُنکی تعریف کرنے کے لئے ایک دفتر چاہئے
 بیشک ایسا آدمی پیدا ہونا دشوار ہے۔ اس پر فلک نے بھی ایسا با وضع بوڑھا
 نہ دیکھا ہوگا۔ جلجت آشنا۔ اور نہ پیر زال ملک ویرنیہ روز۔ دنیا سے وئی نے
 ایسا کوئی پیدا کیا ہوگا۔ ہائے اُنکے مرنے پر زمین اور فلک اُسے سما تا سما سبکو
 غم ہوتا ہوگا۔ ۵

نزا د اور ایام انجمن فرزند

نہ پرورد جہان گس جنین استاد

مگر میان عمر انکی بیاسی برس کی تھی۔ اب اس سے زیادہ اور زندہ رہ کر کیا
 قیامت کے پورے بٹورتے۔ بینائی کا یہ حال کہ دن میں اونٹ بھائی نہیں
 دیتا تھا۔ یا صرہ تو گویا مری چکا تھا۔ سامعہ بھی ضعیف ہو گیا تھا۔ وہو نساجتاً تو
 کچھ سنائی دیتا تھا۔ جتنی قوتیں تھیں سب مفل۔ اربعہ عناصر میں ایک نہیں۔

ہوٹ پڑی ہوئی تھی۔ سب جواب دیکھتے تھے۔ حواس سراسر مختل۔ بلا اجازت
فقر و۔ حافظہ کا یہ حال کہ نہ اپنے والد بزرگوار نہ پاک پروردگار کا نام یاد۔
بہر حال قبلہ پیری و صدیب کی مصداق ہو گئے تھے۔ میان صبر کرو۔ رنج
کرنے کا مقام نہیں۔ تمہارے والد نے پینتیس برس کی عمر میں انتقال کیا۔ یوحنا
یہ اگر بیاسی بن مرین تو کچھ غم نہیں۔ مگر غم اسی بات کا ہے کہ ایسا آدمی پیدا ہونا کل
ہی۔ خدا بخشے۔ اور غریقِ رحمت کرے۔ فقط

شا و عقی عنہ

علم میدان شجاعت عبد الرزاق صاحبِ سلامت۔
ایکڑالی شکر کر تینے کھجور کی پہونچی۔ یہ میوہ خاص عرب کا ہے۔ اسکی توصیف محال
ہی۔ یہ میوہ مرغوب اور مطبوع عرب ہی نہیں۔ بلکہ کل بلاد کے لوگ سیکے شدہ
میوہ کیا ہی جان شیرین ہی۔ کیون نہ ہو یہ شکر مقبول رسولِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی
علیہ وسلم ہے۔ ہر وحیِ فدا لک۔ ہیران نام پاک سے

زبان پہ بار خدا یا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لئے

ہر شخص اسکا شایق اور شتری ہے۔ نخلبند ان گلشنِ نشاطین اسکا علم ہر فرزند
مذاق شیرین لبان زیر بار منت شیرین ثمری ہے۔ واہ کیا شان دلہری ہے۔
یوسف مصری بھی اسکے ذائقہ حلاوت سے شیرین کام تھے۔

آپنے میرا منہ میٹھا کیا۔ خداوند عالم آپ کا منہ قند و نبات اور دامن امید و رم و دُر و دینار سے بہر دے ۛ

| | |
|-------------------------------|--------------------------|
| ارمغان سے ہو گیا دل شاد و شاد | ہو تمہارا بار و نخل مراد |
|-------------------------------|--------------------------|

شاد و عفی عنہ

طرہ دستار محبوبی محبوبیٰ انصاحب سلامت۔ آم کی ڈالیان پہونچیں۔ یہ بیوہ نہایت ہی دل پسند اور مرغوب ہے۔ خاص و عام اسکے ذائقے کے رطب اللسان۔ اور عذب البیان ہیں۔ قند و نبات اسکی شیرینی کے سامنے مات ہیں۔ شیرہ چاشنی محبت گلر خان شکر کا مزہ دیتا ہے۔ مگر شاد و شاد کو بوسہ محبوبان تو خیر و نوحاستہ اور مہر و یان و موت آمیز و آراستہ کا مزہ آتا ہے۔ اسکا شکریہ ادا کرنے میں میرے لب بند ہیں ۛ

| | |
|------------------------------|----------------------------|
| آم کیا ہیں دل پسند خاص و عام | شکریہ خیرتسم کرتا ہوں کلام |
|------------------------------|----------------------------|

مشکور و مسرور۔ شاد و عفی عنہ

نواصاحب طرہ دستار امارت سلامت۔ پیسوں ٹیک

بارہ بجے جناب کا نامہ اتحاد و وصول ہوا۔ پڑھا مسرور ہوا عشرہ شریف کی وجہ باقیات اشہلہ مقدمات کا تصفیہ فیصل طلب تھا۔ تین روز سے اس میں مشغول ہوں یہاں تک کہ اکل و شرب کی پابندی کو بھی رخصت کر دیا۔ کسی قدر طبیعت تھک گئی اور بشرطیکہ اشتہا ہوئی تو اسی وقت دو چار نوالے کھائے۔ پہر ہی قلم چڑھا

اور دوات ہی۔ اشلہ کے تو دے ہین اور حضرت شاہ عطار در قم ہین۔ خدا خدا کر کے آج فرصت پائی۔ اسکی ہی دلیل ہے کہ آپکی خدمت میں جواب لکھ لکھ ہا ہوں خدا کا شکر کہ بعافیت ہوں۔ اور آپکو ہمیشہ بعافیت دیکھنا چاہتا ہوں۔ گرمی نے ابکی وہ زور دکھایا کہ خدا کی پناہ۔ رہی سہی چربی گھل گئی۔ معاذ اللہ ایسی گرمی مینے اپنے ہوش میں نہیں دیکھی۔ خدا کا قہر تھا۔ تیر کا مینا کمان سے چلا کر نشانہ ملامت ہوا۔ اب حضرت امرواد آج سے مسلط ہوئے ہین۔ انجا حکم جاری ہو رہا ہے۔ ڈھنڈورے نے ڈھنڈور اپیٹ دیا۔ مگر گسر انجہتر اس پندرہ روز کے لئے مشیر خاص ہوا ہی۔ راجہ میگھا کے جلوس کی تیاریاں ہو رہی ہین۔ دیکھئے ابکی کس سمت اور کب اور کس ترک و احتشام سے تشریف لائے ہین۔ باقی خیریت ہی۔ اب اسوقت نہاری کمانے کے لئے جاتا ہوں خدا حافظ

شاہ عفی عنہ

حضرت دل سلامت حضرت شاہ کی طرف سے ڈاکتر حساب کو سلام پہنچائے۔ کہد کیجئے کہ حضرت دل کا رقعہ پہنچا۔ مضامین دیکھ چکے ناول پڑھنے کا مزا آیا۔ ماشاء اللہ قطعہ بند نہایت ہی موزون اور بامعنی تھا۔ ایک شعر پر دل بوٹ ہو گیا ہے

خطا منقول ہونا ہماری دستکاری تھی | وہاں ہر جگہ جو نشان یاں شعر کا ہی تھی

ماشاء اللہ کیا کہنا بہت ہی ہنسیل شعر ہوا ہے ۵

شعر گوئی میں تم اے حضرت دل
میان بیدل کے برابر نکلے

یہاں کی سب مخلوق قدوم بادشاہ دکن کی منتظر ہے۔ گرمی کی گرم بازاری
اپنی تیزی دکھا رہی ہے۔ ماہ تیر نشاۃ باران ہو گیا۔ میگہ راج کی آمد آمد کی
تیاریاں ہیں۔ مغرب کی جانب سے گھٹائیں اٹھ اٹھ کے رہ جاتی ہیں۔
مگر گسر انجھتر بہ سواری خربیدم تشریف لائے ہیں۔ بخومی کہتے ہیں۔ کہ یہ پچھتر
دھوبی کے گہ مبارک ہے۔ پانی بہت پڑے گا۔ دیکھئے کیا ہوتا ہو۔ رندان
مے آشام کی نظر آسمان کی طرف لگی رہتی ہے۔ بس جہان لکھ ابر سیاہ
منو دار ہوا۔ ہاچین کہل گئیں۔ اور جہوم جہوم کر کہنا شروع کیا ۵

ہو مبارک ہکو یہ کالی گسٹا

مست ہم ہن اور متوالی گسٹا

خدا کرے کہ باران رحمت برسے۔ اور گریا کے سارے گنہ دھوئے
جائیں۔ ارے صاحب آسمان جاہ بہادر۔ خدا حشر تک انہیں زندہ رکھے۔
علیل تھے۔ کل یاروں نے ناحق بے پر کی اڑائی۔ اور آسمان چارم پر پٹلا دیا
اور ایسی بٹی کہ تو یہ ہی بھلی۔

فال نیک ہے۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام انکے چارہ گر ہونگے۔ تو پھر کیا کہنا

یہ بھی عیسیٰ نفس کھلائیگے۔ سنا ہی کہ اپریشن ہوا ہے۔ خدا نکرے۔ سرطان کا مادہ ہی۔ ذیابیطس کا نتیجہ ہے۔ خدا شفا دے دم غنیمت ہی۔

یہاں دو چار روز سے یاران حاسد شاہ صاحب کی نسبت کچھ فکر بجا کر رہے ہیں۔ مگر شاہ صاحب سے میں ملاتا تھا۔ اور اُن سے کہا بھی کہ دیکھو۔ یہ خبر ہے۔ اُن کے کان پر جون تک نہ رینگے۔ سُن کر ایسے خاموش ہو جیسے شاہ خاموش۔ یا چُپ پیر کا روزہ رکھ لیا۔ بڑے اللہ والے لوگ ہیں اور متوکل ہیں۔ خدا ان کے استقلال کو قائم رکھے۔ جب میں نے باصرار کہا تو صرف یہ جواب دیکر ہر پُٹم و بگم ہو گئے۔

نہیںست از موجِ حوادث ہچو خس پر و امرا

جنہیں گہوارہ باشد ر موجہ دریا مرا

ہاں خوب یاد آیا۔ لقمان الدولہ بہادر کا سلام شاہ صاحب کو میں نے پہنچا دیا۔ نہایت محفوظ ہوئے۔ اور یہ کہنے کے لئے مجھے ارشاد ہوا کہ گاہے ماہے خیر و عافیت سے دل شاد کرنا۔ والسلام۔

۱۔ پرچہ ارمان کے مصرع طح پر کل ایک غول میں نے لکھی ہو وہ مسلک افق
شاہ کا ہمت

مہربان من۔ ایک ڈالی آم کی پہونچی۔ سبکی سال اپنے اس قدر آم کھلائے کہ اگر اُن کے تخم جمع کر کے بوئے جاتے تو خاصی امریان ہو جاتیں۔

پسینہ میں بھی ام کی بو آنے لگی۔

تین امون پر چٹیان چسپان تین بیٹے سلطان الشمر لکھا ہی نام بھی کس قدر موزون ہے۔ میرے خیال میں عام طور پر بھی اس شمر کو سلطان الشمر کہیں تومی زید۔ چھوٹے قسم کا ام سلطان الشمر۔ دوسروں کے بہ نسبت زیادہ خوش ذائقہ تھا۔ ابھی ابھی آپکے مسئلہ دسترخوان پر طلب کئے۔ اور ایک دو چٹھے۔ گلوری کہا کر اسوقت خمیرے کے دم اڑا رہا ہوں۔ ادھر ٹنڈی ٹنڈی ہوا تین۔ ادھر اودی اودی گٹائیں۔ والٹھت کا مزہ مل رہا ہے۔ بلکہ اُس سیر بڑھ کر سب کچھ بقول شاد ہے

ابرہ ٹنڈی ہوا ہے بھی ہوساتی بھی ہے | چاہتا ہے جسکو دل اُسکا پتا ملتا نہیں

اپنی تحریر کو شکریہ پر ختم کرنا ہوں۔ خدا آپ کو اپنی امیدوں کا برخوردار کرے۔

شاد و عفی عنہ

خیر اندیش گو پال راؤ۔ سو اسور و پیہ نقد اور غلہ کیا نیکو لئے بتقریب شادی آپ نے جو پیش کیا۔ قبول کیا میری دعوت پر سون ہو گئی تھی۔ یہ دہری دعوت کیسی۔ اس قدر تکلیف کی ضرورت نہ تھی۔

ہو مبارک پیٹھے کی شادی | ہو مبارک یہ خانہ آبادی
شاد و عفی عنہ

گل سرسبز چینستان و کالت سلامت میرے ایک
دوست نے مجھ سے اس امر کی خواہش کی کہ آپ کے دوست سے ملنے کے
لئے بھائی کے امتحان میں آپ نظر ثانی کریں۔

سنا گیا کہ دوسرے ممتحن کے ہاں خاطر خواہ نمبر پائے۔ مگر آپ کی ہاں
دو نمبر پر خامتہ ہو گیا۔ بے سبب سفارش کرنا میری وضع کے خلاف ہے۔
دو سے زیادہ انکی قسمت میں نمبر نہونگے۔ اگر دراصل ایسا ہے اور کوئی
وجہ معقول ہے تو میں اپنی سفارش واپس لیتا ہوں۔ ورنہ دو کو ایک صفر
اور دین تو بیس ہو جاتے ہیں۔ ایک نقطہ کا فرق ہی نقطہ دینا استاد و
بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ پس ایک نقطہ ہی تو ہر جو کچھ ہے۔

ہندسہ پر دو کے جب نقطہ فزون ہو جائیگا
پوری خاطر خواہ نمبر ممتحن تب پائے گا

خیر یہ تو ایک مذاق تھا اب اپنی خیریت سے مطلع فرمائے۔
شاد و عفی عنہ

مجھے شاہ گیمان اسلام
مشکیو و مشک ریز و مشکبار
لکنتو و لون کا حصہ ہو گیا
مشک و عنبر سے زبان دھوئی ہوئی

اسلام اسے خان دوران اسلام
آپ کا پایا خط گوہر شار
ذکر آل خاص آل عبا
آپ کو شہ سے زبان دھوئی ہوئی

حضرت جاوید لے بہن یہاں
ختم کرتا ہوں میں اب اپنا کلام

میں ضرور اُنکو سنو گناہیگان
السلام ای خان دوران السلام

شاد و عقی عنہ

آم بھیجے خان دوران نے مجھے
شہد اور مصری تو کوئی شے نہیں

آم بہن یا ربزہ فسد و نبات
عسل اصل کے مقابل میں ہیات

راسخالاتحادشا و عقی عنہ

نواب آصف یا ورا ملک تھا در

حضرت من شاہ مردان کے وزیر
پوچھتا ہی شا دیون بعد از سلام
خان دوران نے بلایا ہی مجھے
حضرت جاوید آئے بہن وہاں
مرثیہ پڑھتے ہیں یہ بھی طاق بہن
میں تو جاؤنگا ضرور ای مہربان
نبیجھے آپ اس مرے خط کا جواب

شاعری میں بے عدیل و بے نظیر
شاعری سے یان نہیں ہی اسکو کام
مرثیہ خوانی ہر دان تیسیس سے
حضرت قاسم کامل ہو گاہیاں
لکھنو کیا شہرہ آفاق ہیں
لطف ہو کر آپ بھی آئیں وہاں
حضرت من شفق عالی جناب

شاد و عقی عنہ

میرے پیارے عزیز جان شاد
خط بھجوتے مجھے پہونچا

دائم اس حق رکھے تمہیں آباد
دل نا شاد شاد شاد ہوا

من وعن ایک ایک حرف پڑھا
اسی خط میں وفا کی آئی غزل
خود ہی انصاف کیجئے صاحب
کرتا واپس ہوں اُس کو بے دیکھے
اُنکو تا کبد کیجئے گا ذرا بندہ
آم کا تحفہ آپ نے بھیجا
ہی یہ میوہ کہ رشک قند و نبات
نیشکر کا بھی رنگ ہے پیکا
ختم کرتا ہوں اس عا بہ کلام

اسکا مطلب تمام مجھ پہ کہلا
جسکو کتنا غلط نہیں ہے ہزل
بات کی داد دیجئے صاحب
کیا کرونگا میں اُس کو اب لیکے
دل لگا کر لکھا کرین اچھا
دل مسرور باغ باغ ہوا
شد و شکر ہے جسکے آگے مات
منہ مرا تنے کر دیا میٹھا
رہو دلشا داور شیرین کام

شاد عفی عنہ

لنواب آصف یا در الملک بہادر

نامہ اخلاص پہونچا امی جناب
اس عنایت کا بدل مشکور ہوں
میری خاطر سے وہاں آپ آئینگے
کاہدین ہوں اور تم ہو کہہ رہا
شاوکی ہو یہ دعا یا رب قبول

شکر یہ میں لکھ رہا ہوں یہ جواب
شاد ہوں مخلوط ہوں مسرور ہوں
لطف تازہ مجھ پہ یہ فرمائیں گے
تب کشش نے یوں عمل اپنا کیا
ہوں مدد پر آپ کی سبط رسول

شاد عفی عنہ

اجی حضرت سرشار میری غزل کو جو آپ نے سراہا ہے اُسکا
شکریہ میں ضرور ادا کرتا۔ اور اب بھی ادا کرتا ہوں۔ لیکن پورے طور پر
شکریہ تب ادا کرتا جب میں جانتا کہ یہ غزل اس تعریف کے قابل ہے
میں خوب جانتا ہوں اور میرا خدا جانتا ہے کہ میں کچھ بھی نہیں جانتا۔
اور اگر کچھ جانتا ہوں تو یہ جانتا ہوں کہ ۵

| | |
|----------------------------------|-------------------------------|
| آنکس کہ بداند و بداند کہ نداند | اسپ طرب گنبد گردون بجماند |
| و آنکس کہ نداند و بداند کہ نداند | او ہم خرب خولش بہ منزل برساند |
| و آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند | دجل مرکب الدہر برساند |

ظہوری شیرازی کتنا بڑا شاعر غرا۔ اور نستعلیق گو سبے ہوتا تھا انکا
ایک شعر یہ ہے ۵

| | |
|-------------------------|--------------------------|
| بدہ ساقی آن مایہ قوت را | کہ سازم علاج عقل فروت را |
|-------------------------|--------------------------|

مدرسے کے ایک طالب علم نے آنکر کہا۔ [کچھ عرض کرنا ہے] اور جواب
سننے کے قبل ہی اس شعر کی تقطیع کی۔

کہ سازم فعلوں۔ علاحق فعلوں۔ لفر تو فعلوں۔ ترافعلوں۔

اب ظاہر ہے کہ عقل کا عین تقطیع سے گر جاتا ہے۔ علاحق ہوتا ہوا
عین سراپگی کے ساتھ دم و با کے بہاگتا ہے۔

ظہوری نے جملہ کر کہا۔ کہ (مرغکہ ابن مصرغ ثانی اذان مانیست من اینطور گفتہ بودم

| | |
|-------------------------|---------------------------|
| بدہ ساقی آن مایہ قوت را | کہ سازم چو ان عقل فرقت را |
|-------------------------|---------------------------|

آج مرائی و سیر و انیس مین پڑہ رہا تھا۔ خود میر انیس صاحب لفظ طرز کو ٹیپ کے ایک شعر مین مذکر باندھے بیٹھے ہین۔ جل جلالہ نے لاپٹ جی کی آدہ بگت کر دیجئے گا فقط

شاد عقی عنہ

مہربان۔ اچی صاحب یہ تو فرمائے۔ کہ آپ بی بی جانیکا کیون ارادہ کیا۔ وہاں تو وہاے طاعون نے اپنا جند اگاڑا ہی نفوذ باللہ صد ہا بندگان خدا اُنکے جمال بازوال کو دیکھ کر زندہ در گور حشت پہنچ جاتے ہین ۵

| | |
|--------------------------|-------------------------|
| گور کے لب کی نشانی ہے یہ | ملک الموت کی نانی ہے یہ |
|--------------------------|-------------------------|

خدا کے لئے ان دنوں فسخ عہدیت کیجئے۔ دیکھتے دکھاتے لقمہ اجل ہونا فراست اور دانائی کے خلاف ہر سراسر اعتساف ہرے

| | |
|----------------------------|---------------------------|
| گرچہ کس بے اجل نخو اہ مُرد | تو مرد و مردمان اثر در ہا |
|----------------------------|---------------------------|

خدا کے لئے حیدر آباد ہی مین اپنا بوریا بستر کسی مسجد یا خانقاہ مین جمائے۔ نام خدا لیجئے۔ یارام رام چہئے۔ اس وقت تک شیونرا مین نہیں آئے

در نہ ضرور میں اُنکو قاضی صاحب کے ہاں روانہ کر کے آپکے خط کا جواب
طلب کرتا فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من ارشاد۔ اسوقت ٹیک گیا رہ بجے ہیں۔ دیوان فوق
مطالعہ کر رہا تھا۔ کہ ڈاکے نے تمہارا خط پہنچایا۔ دیکھ کر باغ باغ ہو گیا
لفافہ چاک کیا۔ تمہارے تینوں عرائض پڑھے۔ ایک میں تم نے اپنی ناچائی
مزاج کا اظہار کیا تھا مگر اُسکی دوسری سطر میں صحت کے مژدہ نے دل شاد
کیا۔ خدا تندرست رکھے۔ یہ ظاہر ہے کہ تمہارے میرے روحانی تعلقات
ایسے ہیں کہ میں تمکو اپنا عزیز سمجھتا ہوں۔ شاگرد اور عزیز میں کوئی فرق نہیں
بہر حال شاد و خرم رہو۔ اور تمہارے علم میں روز افزون ترقی ہو۔ ہاں حنا
خوب یاد آیا۔ آپکی فارسی اگرچہ خوب ہے۔ مگر اہل زبان کی فارسی نہیں
معلوم ہوتی۔ اگرچہ ہم اہل زبان نہیں ہو سکتے۔ مگر کوشش کرنے سے اُنکی
تتبع اور تقلید پورے طور پر کر سکتے ہیں بلکہ ہم لپہ کبین تومی زبید۔ ۵

ہم نہیں ہیں اگرچہ اہل زبان
ہیں مگر رشک طالب و سہبان

سعدی کا رنگ سب سے اچھا ہے۔ خدا کرے ماوشما جس قدر
شائقین علم ہیں۔ اُنکی زبان سعدی کی سی ہو جائے۔ اگر معلق فارسی لکھنا

چاہتے ہو۔ اور انشا پر دازی تو البتہ نعمت خان عالی۔ ابو الغضل۔ بیدل طاہر و
 اپنے عصر کے بیدیل اور بے نظیر ہیں۔ میان سعدی کی زبان حاصل ہونا آ
 مشکل ہے۔ اگر وہ حاصل نہو سکے تو خیر۔ عالمگیر کی سلیس فارسی بھی کچھ قند و نبات
 سے کم شیرین نہیں ہے۔

مثلاً [فرزند سعادت تو ام حفظہا اللہ تعالیٰ وسلم۔ شیندم کہ جامہ یلوانی
 دربر۔ و چیرہ زعفرانی بر سر در دیوان عام می نشستند۔ سن شریف چہل و شتر
 نازم بر این ریش و فش۔] سعدی شیرازی کی گلستان کا سلاطین کسی فارسی
 کتاب میں حاصل نہیں ہو سکتا۔ مثلاً۔ این بگفت و بر سپاہ دشمن زد۔
 و تنے چند مردان کارے را بگشت۔ ہاں سعدی کے لفظ پر مجبوا پنا ایک
 شعریا د آیا ہے

ہوں اپنے وقت کا میں رشک سعدی شیرازی
 ہوا کی ایک گلستان تو میرے سو گلشن

اگرچہ قدیم سے گلستان بتدیونکو پڑھائی جاتی ہے۔ مگر میرے
 خیال میں منتہی بھی کتبہ حقیقت کو نہیں پہنچ سکتے۔ شاعری میں آپ کو دلی کی
 زبان کا شوق ہے۔ تو۔ ذوق۔ مومن۔ غالب کا کلام ضرور دیکھئے۔
 غالب مرحوم کی جدت پسندی کا میں عاشق ہوں۔ ہاں ایک شعر اس وقت
 یاد آیا۔ کیا بات پیدا کی ہے

1987

خدا شرماے ہاتھوں کو کہہ سکتے ہیں کشاکش میں
کبھی میرے گریبان کو کبھی جانانے دامان کو

عجب نیکینی ہے ہر مصرع شوخی سے بہرا ہوا۔

غزل آپ نے جو لکھی ہے دیکھ کر واپس کی۔ تاریخین بھی ٹھیک ہیں۔
ایک تاریخ اُردو جبین ناول کو تائید لکھا ہے وہ درست نہیں۔
ناول تذکرہ ہے۔ اسلئے اسکے معاوضہ میں دوسری تاریخ کمدی۔ یہ
دونوں تاریخین رسالہ دبذیہ آصفی میں ضرور طبع کرا دوں گا۔
اور یہ بھی خیال رہے گا کہ اگر مطلع خورشید دوبارہ طبع ہو
تو اس وقت بھی لکھ دیجائینگے۔ والسلام فقط
دو مصرع طرح کے درج ذیل ہیں۔

کوئی دنیا میں گرشتہ مقدر ہو تو ایسا ہو { مراد دل بھی مجھے خفا ہو رہا ہے
افسر۔ مخور۔ ستگر۔ قافیہ۔ ہو تو ایسا ہو { خفا۔ قافیہ۔ ہو رہا ہے۔ ردیف
شاد و عفی عنہ

مہربان محمد ہدایت علی صاحب

بھولانا تمہیں ہوا ببارک { بحق سورہ یسین تبارک

ابھی ابھی آپکا دعوتی رقعہ پہونچا۔ دلشاد ہوا۔ جم جم یہ شادی ہٹاک
ہو۔ سال آئندہ خدا کرے کہ پوتے کو گو دوں کھلاؤ۔ اور مابدولت کو

۸۹۱۴۱۲۶

ڈبل جلسہ دکھاؤ۔

انشاء اللہ تعالیٰ آج نو بجے شب کے ضرور جلسہ مسرت بخش میں شریک ہوں گا۔ فی البدیہہ ایک مادہ تاریخ بھیجا ہوں۔ داد سخن دیجئے۔ اور تاریخ لیجئے۔ ایام شادمانی بکام باد بالتون والصاد۔

تاریخ

اور ملیک نو عروسِ مجہدین ماہِ کمال
ہوئی تاک تجھ کو نوشہ یہ عروسِ شہِ جمال

جبکہ محمود علی دولہا بڑ نکلی برات
دی مبارکباد زہرہ نے بھند زو طرب

شاد و عقی عمنہ

تمیرے ارشاد سلمہ اللہ تعالیٰ کل بذریعہ رجسٹری جسمین ایک غزل اور دو مادہ تاریخ تھے۔ دیکھ کر بھیج دئے۔ غالباً پونچھے ہو گئے آج چوبیس محرم روز سہ شنبہ دو غزلین اور آئین۔ بواپسی ڈاک دیکھ کر واپس کرتا ہوں۔ خدا کرے بحفاظت پہنچیں۔ یہ دو غزلین کس قدر پسلی ہوئیں۔ مگر انشاء اللہ تعالیٰ رفتہ رفتہ استاد بے بدل ہو جائیں گے ابتدا میں ایسا ہی ہونا ہے۔ تمہارا کلام ابتدا میں بھی بہت اچھا رہا۔ اصلاح کی گنجائش کم ہوتی ہے۔ خدا کرے تمہارا کلام ایسا پختہ اور شہرت پذیر ہو کہ کوئی شاگرد شاہ کا گمان نہ کرے پس میرا تو یہی کہنا ہے

می نویس ومی نویس ومی نویس

توڑے دنوں میں میدان شاعری کا یا لاجیت جاؤ گے اُستاد
کو خوشی اُس روز زیادہ ہوتی ہے جب شاگرد اُس سے فائق ہو جائے
جیسا کہ سپر کا بہ از پد رہونا باپ کے لئے معراج ہی۔

۷۔ خط و کتابت سے تو تم میرے شاگرد۔ اور میں تمہارا اُستاد
ٹھیرا۔ یا تم میرے اُستاد میں تمہارا شاگرد ہی سہی۔ مگر صورتِ مہتاری
دیکھی نہیں۔ کوئی فوٹو ہو تو ضرور بھیجو۔ کہ تصویرِ خانہ میں اُسکو رکھوں۔
اور بیانِ آرشاد کو دیکھا کروں۔

۸۔ تمہاری نام کا ایک صحیح مینے موزون کیا ہے جو درج ذیل ہے سچ
(چشمہ کوثر ہے قاسم علی۔)

شادِ عفی عنہ

مشفق و مہربان نواب بہرام الدولہ بہادر۔ کل کی مجلس
میں جو مرثیہ پڑھا گیا۔ واقعی اکثر بند بے مثل اور بے عدیل تھے۔ خورشیدِ صفا
کی نچتہ مغزی اور بلند پروازی اور سخنِ سنجی کی تعریف اس موقع پر شاعری
نہیں۔ اسلئے جو سچی سچی بات تھی۔ اُسکو رباعی میں موزون کیا تھا آپکے پاس
بھیجتا ہوں۔ نہ میں شاعر ہوں۔ نہ نثار۔ مگر ان اپنے مطلب کو ٹوٹی پھوٹی
اُردو میں کچھ بند بُد کہ لیتا ہوں کیسی کیسی تغزل کا بھی خیال آجاتا ہے۔ مگر
اہلِ زبان اور کالمین کے روبرو قلم اٹھانا دل لگی نہیں ہے۔

شب سے میرا مزاج درد سے علیل ہے۔ کچھ بھی افاقہ ہو جائے
تو انشاء اللہ تعالیٰ آج کی مجلس میں ضرور شریک ہو سکتا۔
محرم کے چاند کے روز ایک رباعی کہی تھی۔ وہ بھی ارمان بھیجتا ہوں۔

رباعی

| | |
|---------------------------------|------------------------------------|
| ہر بند میں ہر جلوہ فگن شان انیس | ہر شعر ہی دُر خیز و گہر ریز و سلیس |
| خورشید کا یہ کلام محبت و فرجام | خورشید علی کا سا ہے نغز و نفیس |

رباعی

| | |
|--------------------------------|-------------------------------|
| ہشیا رہو غافل و محرم آیا | ہنگام بجا و شور و ماتم آیا |
| ناشا و فلک پر بھی ملک ہن پر غم | روتے ہن یہ کلمہ کہ عین غم آیا |

شاد و عفی عنہ

| | |
|---------------------------------|--------------------------------|
| خانِ دوران خانِ دورانِ اسلام | شاد کی جانب سے لیجئے یہ سلام |
| میں نے لکھا قطعہ موزون جناب | بے نیل و بے نظیر و لا جواب |
| واجبی جو امر تھا لکھا وہ صاف | اسمین کچھ اصلاً نہیں ہی اعتساف |
| شاعری سے کچھ نہیں ہے مجھ کو کام | ختم کرتا ہوں یہ نامہ و السلام |

قطعہ

| | |
|--------------------------|--------------------------|
| میر صاحب کا یہ کلام نفیس | ہر بلا شبہ دیدار نہ شنید |
| خوب کتے ہو مریہ و اللہ | واہ وا واہ حضرت جاوید |

خیر خواہ ما۔ لیو کا اچار پہونچا۔ اس موسم کے لئے نہایت مفید۔
صفر اشکن ہے۔ سیکنجبین کا ہم پلہ۔ انار ترش چچا ہے۔ شبکو ضرور دوسرا
کرون گا۔

ان دنوں آپ کے عرائض کا خط غیر کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا گیا۔
مزلج تو خیریت سے ہے۔

| | |
|-----------------------------|--------------------------------|
| حال دل کا خط سے ہم پانے لگے | ہاتھ سے غیر و نکلے لکھوانے لگے |
|-----------------------------|--------------------------------|

شا و عفی عنہ
مہربان۔ ایک ڈبا خوشبودار تنباکو کا پہونچا۔ دوبارہ آپ نے
کیون زحمت اٹھائی۔ اس قدر آپ نے تنباکو پلایا کہ تنباکو فروش مال
ہو گیا۔ وہ بیچتے بیچتے تنک گیا۔ مگر آپ نے خریدنے میں قصر نہ کیا۔ مجھے
اب اس کا کیا بدل ہو۔ بجز اسکے کہ مزے مزے سے دم اڑاؤں۔
اور آپ کے عقیدت کا دم بہرون ہے

| | |
|------------------------|------------------------|
| خوش ہوا آپ کی عقیدت سے | رکھے اللہ شا و فرحت سے |
|------------------------|------------------------|

شا و عفی عنہ
ناظم صاحب۔ ایک گنا مخط آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔ بغور
معاینہ کیا جائے۔ کہ بددگار ماتحت کے ظلم کا خاکہ کیسا اڑایا گیا۔ یہ
ایک ہی نہیں۔ اسکے قبل بھی میرے پاس ایسی شکایتیں سبیل فرما آئیں۔

جسکا ذکر بالمشافہ بھی کیا گیا تھا۔ اور بارہا تاکید کی گئی تھی کہ اپنے تختین کے رویہ سے غافل نہ رہیں۔

اسمیں کچھ شک نہیں کہ آپ بہت بیدار مغز ہیں۔ وفادار اطاعت گزار سرکار عالی اور نمک حلال۔ منگنوار دولت آصفی میں آپکا شمار کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ خدا ترسون کی دلی حالت سے واقف ہونا نہ آپکے امکان میں ہے نہ میرے۔ مگر بان بظاہر نگہ رانی ہر ایک افسر کا کام ہے خواہ وہ ادنیٰ ہو خواہ اعلیٰ۔ تکاسل کو روار کمنہ چاہئے۔ زیادہ صراحت کی ضرورت نہیں خود آپکو معلوم ہو جائیگا۔

حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را
ظاہر ہے۔ اگرچہ قانونا گتنام عرضیوں کا چاک کرنا واجب کیا فرض سمجھا گیا ہے۔ مگر یہ خیال کرنا چاہئے کہ۔

تا بنیاد چیز کے مردم نگویند چہیز ہا
یہ غیر ممکن ہے کہ جب تک کوئی استایانہ جائے وہ تمامی کا مقرب ہو۔ مجھے اس کے مان لینے میں بھی تامل نہوگا کہ حاکم اور کار گزار کے دوست کم دشمن ٹانڈ ہوتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ جس قدر حاکم ضامن صاف اور رحمدل داد گستر ہوگا مخالف کی زبان اسکی نیست اور عیب جوئی پر بہت کم گویا ہوتی ہے۔ الغرض اب انتہا سے زیادہ انکی خود غرضیاں

اور گستاخان اور سر جیمان مختلف الوان میں اپنا رنگ دکھا رہی ہیں۔
 ایسے وقت میں سکوت کرنا غریبوں کے حق میں کانٹے بوناہی۔ خداوند
 پیر و مرشد بندگان حضرت خلد اللہ ملکہ نے مجھ کو اس خدمت و وزارت فوج
 سے جو سرفراز فرمایا ہے۔ اگر میں اس خدمت کو فاداری و ایمان داری
 اور رعایا کی ہمدردی کے ساتھ بجا نہ لاؤں تو گویا میں نے اپنے ہاتھوں
 خدا کو استہانہ انصاف کا خون کیا۔ یا یوں کہئے کہ اس عطا ہونے والی
 کی قدر نہ کی۔ نفوذ باللہ۔ حاکم مجازی کے نزدیک معنوی حاکم حقیقی
 کی بارگاہ میں گنہگار ٹھہرا۔ میرا منصب یہی ہے کہ میں جس خدمت پر
 مامور ہوں اُسکو حتی الامکان بحسن و فاداری سرانجام دوں۔ اور عدل
 انصاف کو ہاتھ سے نہ چھوڑ دوں اور جو ناخدا ترس ظالم ہیں انکو پنجو سے
 غبار کو بچاؤں۔ اور انکی داد کو پہونچوں ورنہ

نکوئی بابدان کردن چنانست
 کہ بد کردن بجائے نیکی دان

کا مصداق ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ بہت جلد اُس معاملہ کو
 بلا کسی رعایت کے جس طرح ممکن ہو دریافت کر کے غریبوں کی داد کو پہونچائیں گے
 اور اُسکے نتیجہ سے مجھے اطلاع دینگے۔ فقط و ما علیکنا الا البلاغ
 شاد و عفی عنہ

راجہ صاحب مشفق و مہربان۔ دو خرپوزے پہونچے۔
 بے فصل کے اس ارمنان نے ایسا مزادیا۔ جیسے خزان میں بہار۔ اور
 صحراے عظیم افریقہ میں ٹنڈی ٹنڈی ہوا کے جھونکے۔

ارمنان سے آپکے ثابت ہوا
 لوٹ کر بہرائی گلشن میں بہار

ذائقہ میں کوئی فرق نہیں۔ وہی شیرینی۔ اور وہی خوشبو اسکے
 مغز کو حلوائے بے دودہ کون تومی شاید۔ پھل کیا ہی اچھی غذا ہے۔
 لطیف۔ سریع البضم۔ نوجوانوں کو اسکی گرمی اور بھی گرم دیتی ہے۔
 بوڑھوں کو جوانی کا مزاد کہاتی ہے۔ خداوند عالم۔ شیرینی محبت جان
 میں روز افزون ذائقہ حلاوت تازہ بخشے۔ اور آپ بھی بر خوردار ہوں

ارمنان کا شکریہ کرتا ہوں میں | آپکی الفت کا دم بہرتا ہوں میں

شاد و عفی عنہ

مہربان۔

یہ سمجھو تھے کہ یاروں نے نہیں لی ہلا یا ہے
 خدا کا شکر ہے کہ کوئی یاد کرتا ہے

اسوقت چار بجا چاہتے ہیں۔ آپ کا نامہ مودت طراز پہونچا دلشاد
 کیا۔ بار بار پڑھا مخطوط ہوا۔

مہربان من۔ الحمد للہ کہ آپ خیریت سے ہیں۔ اگرچہ آپ اور ہم بائیکدگر نظرون سے دور ہیں۔ مگر حضرت دل کے لگاواور سلسلہ کے روبروبر فی قوت اور جذب مقناطیس اور کشش کربائی ثابت ہیں۔ جہاں خیال کیا۔ صورت دل میں پیدا ہو گئی۔ پھر توجہی چاہے شکر و شکایت کیجئے۔ رزم و بزم کی حکایت سنائے۔ علمی مباحثہ کا تذکرہ فرمائے۔ کوئی مانع نہیں۔ نہ سگ و دربان کی مزاحمت۔ نہ غیر و بیگانہ کی دل میں دہشت۔ دہڑے کے ساتھ خیالی موجود کی سیر کرتے رہئے۔ الغرض انسان جو خلاصہ موجودات اور اشرف المخلوقات کہلاتا ہے عجب طلسم کا پتلا ہے۔ ع۔

یہ ہو نمونہ قدرت پروردگار کا

اس موقع میں رسالہ و بدبہ آصفی کا سپاس گزار ہوں۔ کہ جسکے باعث مجھے میرے ایک قدیم دوست نے بذریعہ خط و کتابت اپنی روحانی ملاقات سے خوش کیا۔ میری نسبت آپ نے جو کچھ لکھا ہے یہ آپ کی ولی عقیدت اور خیر خواہی کی پوری دلیل ہے۔ ورنہ من انعم کہ من دانم۔ اللہ کا شکر ہے کہ میں اپنے خداوند مجازی کے غلاموں میں شمار کیا جاتا ہوں۔ اور میرے آقا سے ولی نعمت کا موروثی شکر ادا کہلاتا ہوں۔ اور نعمت نامی غیر منرقبہ سے سرفراز ہوں۔ اگرچہ اس لائق نہیں ہوں

خداوند عالم۔ خداوند ظل سبجانی کو تاصدوسی سال بامیں اہم خسرانہ
منظفر و منصور رکھے۔ آمین جب کبھی اپنے فرائض منصبی سے فارغ
ہو جاتا ہوں۔ باقی وقت علوم و فنون کے گلستان کی سیر کرتا رہتا
ہوں۔ دنیا میں اس سے بہتر کوئی شغل کیا دنیا کی ترقیوں اور عاقبت
کی ہیودلیوں کے لئے دوسرا نہیں ہے۔

| | |
|---------------------------------|---------------------------------|
| انسان کو علم سائد دیتا ہے | آئینہ عقل کو جلا دیتا ہے |
| دنیا میں جو عزت ہو تو عقی امتیں | یہ دونوں جہان میں مرتبا دیتا ہے |

ف۔ اب اپنی تحریر کو اس مصرع پر ختم کرتا ہوں۔ ع۔
ای وقت تو خوش کہ وقت ماخوش کی

خدا حافظ۔

شا و عفی عنہ

مہربان من۔ بچوں کے لئے اپنے دو عجاسیان جوارمغان
بہیجین پہونچین۔ آپ نے اس قدر کیون رحمت اٹھائی۔ یگانگت میں
تکلف لینے چہ۔ بہر حال بمصدق۔ ع۔

انچہ از دوست میرسد نیکوست

شکریہ کے ساتھ آپ کے ارمان کو بدل قبول کیا۔ اور بچوں کی

کرمین نصرت من اللہ وفتح قریب کھربانندہ دین۔

دونوں عتبا سیان اپنی آبے تاب میں گوہر ابدار۔ صفائی میں
پر نور خسار یار۔ بُرش میں خنجر خونخوار۔ روانی میں بحر ذخار سے کم نہیں۔
یہ وہ عتبا سیان ہیں کہ اگر عدو بھی دیکھے تو سوجان سے فدا ہو۔
اور ملک الموت بھی اسخادم بہرے۔

| | |
|-------------------------------|----------------------------|
| کرون تعریف کیا عتبا سیون کی | ہر اک انین پرستا کی پری ہے |
| عدو بھی جس پہ سوجان سے فدا ہو | قیامت کی وہ شانِ دلبری ہے |

اللہ تعالیٰ آپکے جمیع مقاصد میں آپکو فہم مند رکھے۔

شاد عفی عنہ

مولوی صاحب۔ مجھے اُڑتی اُڑتی یہ خبر پہونچی کہ نواب
مقتصد جنگ بہادر کے فرزند کی جہان نسبت ٹھیری تھی۔ آپکے
مشورہ کی وجہ سے طرف ثانی وعدہ خلائی اور عہد شکنی پر آمادہ ہوئے ہیں۔
اول تو میں اس خبر کو باور ہی کیون کرتا۔ کیونکہ آپ کوئی معمولی مولوی
نہیں ہیں۔ مجھے سخت ناگوار معلوم ہوا۔ کہ آپکی نسبت ایسی افواہیں
اُڑائی جاتی ہیں۔ مگر متواتر اخبار نے کسی قدر مجھے مشتبہ کیا۔ خواہ
آیا اسکو حسن ظن سمجھئے۔ یا بد ظن خیال کیجئے۔ چونکہ آپ میرے قدیم
خیر خواہ ہونین سے ہونے کے علاوہ میرے فرزندِ دلبند کے استاد
شفیق بھی ہیں۔ باہن وجوہ مجھے ضرور ہوا۔ کہ میں اس کیفیت سے آپکو

آگاہ کروں۔

یقینی ایسا نہوگا۔ اور اگر طرقتانی کی دوستداری کی خاطر سے
آپ نے کوئی مشورہ دیا بھی ہو تو ایسا مشورہ دیکھئے کہ گریں جائیں۔
اور آپ کو لوگ خبر سے یاد کریں۔ ورنہ مانع خیر کے لفظ سے لوگ
یاد کریں گے۔ اور پوچھنے والے پہ پوچھیں گے تو آپ کیا کہیں گے۔

تو براے وصل کردن آمدی

یا براے فصل کردن آمدی

فقط وَمَا عَلَيْنَا الْإِسْلَامُ الْبَلَاءُ

شاد و عفی عنہ

مہربان من محمد محبوب علی خان صاحب۔

کئیان بہن یہ قند و شکر کی
کیا حقیقت ہر مشک و عنبر کی

آپ نے بھی آم کی ڈالی
ہن یہ خوشبو بین طبلہ عطار

شاد و عفی عنہ

جیب لبیب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

قلم اور سیف و نوون کے وہنی ہن

انہنک و ولنمتون سے ہم غم سنی ہن

اسوقت چین اور جاپان کی لڑائی کے مرے اڑا رہا تھا۔ کہ

آپ کا شفقہ اتحاد آمیز پہونچا۔ بغور پڑھا عجیب اتفاق کی بات ہو کہ جس اخبار
 میں چین اور جاپان کے کارہائے نمایاں کا حال دیکھ رہا ہوں اسی
 اخبار کے آپ بھی طالب ہیں۔ بواپسی جواب اخبار روانہ کرتا ہوں
 دیکھئے۔ اور بغور دیکھئے۔ میں تو جاپان کی بہادری اور اسکی عقلی ترقی
 اور جیالے پن کا عاشق ہوں۔ کمان چین۔ کمان جاپان۔ بقول شخصے
 ریگستان میں۔ رامی کا دانہ۔ مگر واہ رے مائی کے پوت کیا کیا حملے
 کئے۔ اور دشمن کو کمان کمان زک دی ہے۔ دشمن نے منہ
 چڑھتے ہی منہ کی کماٹی۔ جنگ بھی کیا مزے کی چیز ہے۔ لڑائی کے نام پر
 میرا خون رگ و پے میں تیزی کے ساتھ دوڑتا ہے۔ نہونا تعجب۔
 اور باعث نفیرن ہی کیونکہ ہماری قوم کی قوم سپاہ۔ تلوار کے دہنی۔
 ہم ہی لوگ کھلاتے ہیں۔ ہمارا الوہاس ہوں نے مانا ہے۔ راجپوت
 ہم ہی کھلاتے ہیں۔ راجپوت بمعنی راجہ کے پتر۔ سورج بنشی چندر بنشی
 سورج بنشی راجہ راجندر بن ہن ہم راجہ راجندر کے بنس سے ہیں۔
 اب یہ راجپوت کسی گروہ کا نام ہو گیا ہے۔ جنہوں نے اپنا مسلک ہی
 حید اقرار دیا ہے۔ خدا کی قدرت کے قربان جائے۔ اسکی بھی کفر فرمایا
 ہی کہ جزا و کزارفوج کی خدمت عنایت فرمائی۔ وزیر فوج کی عزت
 سربلند کیا سچ ہے۔ کہ خدا شکر خورے کو شکر دیتا ہی۔ اور موزی کو ٹکڑے

ہم نرے اُجداد سپاہی ہی نہیں ہیں۔ بلکہ ہر فن میں مشہور۔ چار ا
 مشیرتہم سیف میدان فتح کا علم۔ رگ پے میں بہادری کا جوش ہے
 بس جہان کوئی فوج آراستہ و پیراستہ دیکھی۔ یا کسی جنگ کی خبر
 سنی ہو جوش کھاتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ایسے بادشاہ دنیا
 کے ظل عافیت میں پرورش پاتے ہیں کہ ہر طرح چین ہی چین ہو
 شاد و عفی عنہ

مہربان من۔ آپ کا شقہ معہ ڈالی پہونچا مشکور ہوا۔ ابھی ابھی
 آم میں نے چکھے۔ فی الواقع نہایت مزیدار خوشگوار ہیں۔ کل ہی مجھے
 معلوم ہوا کہ آپ کا مزاج علیل تھا۔ خدا تندرست رکھے۔

آسمانِ جاہ بہادر غفرلہ نے جنت کی راہ لی۔ اُنکی وفات کا
 سخت افسوس ہے اُنکی ہر دل عزیز نے عامہ خلافت کو اُنکا گرویدہ
 کر رکھا تھا۔ اُنکی اس بیوقت موت نے سب کو زار زار لایا۔
 یہاں تک کہ آسمان بھی رو رہا تھا۔ سرورِ نگر ماتم نگر تھا۔ اُنکے متعلقین کے
 غم کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔

خدا کی پناہ جسوقت میت نکلی اور تابوت برہانے شاہ صاحب
 کی درگاہ کی جانب روان ہوا۔ اُسوقت میری دلکی عجب کیفیت ہوئی
 جسکو میں لکھ نہیں سکتا۔ اُسی عالم میں ایک رباعی کہی تھی جو درج ذیل

فَاَعْتَبْ زَايَا اُولٰٓئِكَ بَصَارِ-

رباعی

| | |
|---|---|
| کیا شاہ و گدا اور امیر اور فقیر پیدا ہو اوجہا نہیں اک دن آخر | دنیا سے اُنہیں سب کو سفر کرنا ہو سب چوڑ کے ایشا دُسی مڑنا ہو |
|---|---|

شاد و عفی عنہ

میرے کرم فرما تو اب بہرام الدولہ بہادر۔ آپ کا نامہ اتحاد پہونچا بھی تو ایسے وقت پہونچا۔ کہ جب بندہ ناشتہ کر رہا تھا واللہ طبیعت پھڑک گئی۔ رقعہ میں بھی کما نیکی دعوت کا ذکر تھا۔ یہاں تو بندہ اول ہی کئی ڈش چکے کر بیٹھا تھا۔ باقی ساتی آپکی دعوتی چٹی نے طبیعت سیر کر دی۔ اب بتلائے کہ اس قدر کہا کر بھی بہر کمانا مانگوں۔ کیا یہ بھی (بڑن بیٹہ) ہے یا (دُہول بیٹہ) علاوہ اسکے دوستی میں تکلف لینے چہ۔

ہاں صاحب یہ جو آپ نے لکھا تھا۔ کہ آپ کو میری دعوتیں کمانا ہوگا۔ آلا پر ایوٹ ہو۔ یا پبلک۔ واللہ سرع۔

جو بات کی خدا کی قسم لا جواب کی

بندایہ پر ایوٹ اور پبلک کی ایک ہی کمی۔ بالکل انوکھی بات ہے۔

کیا کوئی چستان ہے۔ یا کوئی پہلی بجواتے ہو۔ کمانے کے کئی اقسام ہوتے ہیں۔ مگر ریالیٹ۔ اور پبلک یہ دو اقسام بالکل ایجا و بند ہیں۔ الغرض لکھتے لکھتے اس قدر تحریر کو طوالت دی کہ جواب کیسا شیطان کی آنت ہے۔ آپ بھی پڑھتے پڑھتے ضرور اگتا گئے ہونگے۔ لیجئے جواب صاف یہ ہے کہ اگر آپ کو دوستی دلی ہے تو تکلف دور کہنا دانا برطرف ہے۔

خوشا وقتے و خرم روزگارے
کہ یارے بر خور داز وصل یارے

اس سے زیادہ اور کیا لطف ہوگا۔ مزید بران اگر آپ کو منظور ہی ہے کہ تکلف فرمائیں تو بس ایک دو پاکیزہ صورتیں۔ اور سربلی عنادل تنہی کو بلوائے۔ آنکھیں ٹنڈی ہونگی۔ دل بیلے گا۔ حضرت شاد و دلشاد ہونگے۔ والسلام فقط

آپ کا دوست شاد و عفی عنہ

حضرت سلامت بنیۃ رشیقہ و صحیفہ انیقہ میں پایا۔ آپ

دعوت دیتے ہیں منظور منظور۔

لیکن دواز دہم ربیع الاول کو دو شقیں میرے آنے کی مانع ہیں ایک نیاز و دواز دہم شریف جو قدیم سے میرے خاندان میں جاری ہے۔

دوسرے ہم ہندوؤں کا تہوار جسکو راکھی پونم کہتے ہیں۔ بارہویں تاریخ کے بعد جو دن مقرر کیجئے غالباً موزون ہوگا۔ دیکھو وہ کون جوشان جادو جمال۔ پری وشن۔ زہرہ مثال۔ مشتری خصال ہیں۔ جنگو آپ تاسید نغمہ و بارید نثر ادا کہتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یار زندہ صحبت باقی۔ باقی عند اللہ تعالیٰ فقط

شاد و عفی عنہ

مہربان من ارشاد۔ کیون صاحب کئے مزاج شریف؟ یقین ہے کہ اصلاح شدہ غزل بجا طلت پہونچی ہوگی۔ نمبر ۱۱ کی غزل اب تک وصول نہیں ہوئی۔ غالباً ڈاکے نے نہ پہونچائی ہو۔ یا ڈاکخانہ ہضم کر گیا ہو۔

ایک اشتہار منسلک ہذا ہے۔ ضرور ان مصرعوں پر غزل لکھئے۔ اور قبل از مشاعرہ روانہ کیجئے۔ تاکہ مین ایک نظر دیکھ لوں اور مشاعرہ مین پنڈت جی سے پڑھا دوں۔ میری غزل بھی وہی پڑھتے ہیں۔

شاد و عفی عنہ

نواب صاحب مشفق و مہربان کر فرمائے مخلصان نواب افتخار الملک بہادر دام کر مہ۔ میر عبد العلی نواب فتحنا جنگ

کے نواسے جو میرے ظہرے بھائی - ہونہار - نوجوان ہیں - اُنکی خواہش ہے کہ میں آپکی خدمت میں اُنکی ناخن بندی کے لئے سفارش کروں۔ سبکو یہ معلوم ہے کہ آپکی مہربانی میرے حال پر ازبس ہے علاوہ اسکے میرے عزیزوں میں سے ہوتے ہیں - اور آپکے خاندان سے بھی متوسل ہیں۔ چنانچہ اُنکی درخواست منسلک ہذا ہے اگر برائے مہربانی اُنکا تقرر فرمایا جائے تو مخلص آپکا نہایت ممنون ہوگا۔ اگرچہ میرا ارادہ تھا کہ بسفارش نواب مدارالمہام بہادر فوج میں کسی جگہ مقرر کر دوں۔ مگر وہ راضی نہیں ہیں۔ اسلئے جناب کے اتحاد اور یگانگت نے مجھے مجبور کیا۔ کہ میں آپ ہی سے اپنے ایک عزیز کی سفارش کروں۔ مجھے آپکی عنایتوں سے امید قوی ہے۔ کہ میری یہ سفارش بیکار نہ جائیگی۔ ع۔

برکریمان کارہادشوار نیست

زیادہ عنایت دلی روز افزون باد فقط

شاد و عفی عنہ

نواب صاحب مشفق و مہربان کر مفرمائے مخلصان
نواب افتخار الملک بہادر و دام گرمہ - میرکندر علیضاد
مدرسہ جالندہ کی خواہش ہے۔ کہ کوٹوالی - یا صفائی میں جناب کی زیر حکومت

اطاعت کر کے اپنا حُسن کار گزار مئی کہا یُن۔ اسوقت دو جہاد دین مینی
کی خالی ہین۔ کیا عجب ہے کہ صاحب مذکور اپنے ارادہ میں کامیاب
ہو جائیں۔ لطف یہ ہے کہ تعلیمات میں بھی اُنکا تقرر جناب ہی کی سفارش
سے ہوا تھا۔ شاید اس عمدہ پر مخلص کی سفارش کام آجائے دنیا و دینیت
شاد عفی عنہ

نواب صاحب مشفق و مہربان میر مصطفیٰ علی خان بہادر
میر سکندر علی صاحب کے لئے میں نے نواب افتخار الملک بہادر سے
سفارش کی ہے۔ آپ بھی اُنکے لئے سعی فرمائیں۔ نہ صرف اُنکی امید
پوری ہوگی۔ بلکہ مخلص بھی آپ کا مشکور ہوگا۔

| | |
|-----------------------|---------------------------|
| بر آوردن کار امید دار | به از قید بندی شکستن هزار |
|-----------------------|---------------------------|

شاد عفی عنہ

دِیبا چہ و فترا تھا و نواب بہرام الدولہ بہادر۔ آپکی دعوت
صرف دعوت جلسہ رقص سرود ہی نہ تھی۔ بلکہ ضیافت مذاق اہل مذاق
بھی تھی۔ یون تو لولیان شوخ و شنگ رشک پری رخاں فرنگ
تہنیں ہی۔ کوئی مہ پارہ۔ زاہد فریب۔ کوئی طاؤس زیب ناہید نعمہ باؤ
نہ۔ اد۔ غیرت گلبدنان نو شاد۔ سچی سُر ملی تانین۔ علم موسیقی کی جانین
مگر ان سب باتوں پر طرہ یہ کہ آپکی غزل سنی

جاننا حیات یافت زحٰسنِ کلام تو
در زیر لب چہ شیوہ شیرین ندادہ

یہ سچ بھی کچھ فکر کی ہے۔ معاینہ فرمائے۔

لکھنو کا تبا کوئے خوردنی خوشبودار پہونچا۔ جہان تھوڑا سا
گلوری کے ساتھ کہا یا مشامِ جان تک معطر ہو گیا۔ گویا طبلہ عطار کھل گیا
واہ کیا بات ہے۔ مشکِ زعفران اس کے روبرو مات ہے۔ نافہ تاتار اس کے
مقابل میں خجل۔ گلابِ بصرہ اس کی خوشبو سے منفعل۔ کہ یو جہانِ آفرین
آپ کو سرخرو۔ اور آپ کے گلہ سے تہِ محبت کو تروتازہ رکھئے۔

شادِ عفی عنہ

مہربان محبوبِ علیخان صاحبِ سرور

مجموعہ سرور اور شاد کیس
کچھ نہیں فکر اسکی ہے اصلا
میں نے بھی ہے آپ کو جو دوا
مر اشافی عطا کرے گا شفا
انگو اپنی غزل میں لکھئے گا
شاد رکھئے تمہیں ہی ہر دُعا

نامہ لطف آپ کا پہونچا
آج کل ہے تداخلِ فصلیں
ٹھنڈے پانی سے پیجئے اسکو
صبح تک کل اگر خدا چاہے
بے بے بھیجے ہیں چند اور اشعار
ختم کرتا ہوں اپنا یہ نامہ

شادِ عفی عنہ

عندلیب گلشن اتحاد سلامت۔ جنابن آپکی یاد میرے دلین
 ہے۔ اور دل میرے پہلو میں۔ پر آپ ہی تبتلائے کہ آپکو کیونکر
 بھولتا۔ مگر ہاں اندون دل مہمان سراے افکار گوناگون ہو گیا ہے
 اسلئے البتہ ظاہری خط و کتابت سے معذور رہا۔ معاف فرمائے
 دوست جانی آجکل میرے حال پر نہایت چشم عنایت مبذول فرما
 ہیں۔ بظاہر دیکھنے کو وہ قوی۔ مین ناتوان۔ وہ مہتر۔ مین نوجوان
 بہین تفاوت رہا از کجاست تا بہ کجا

مگر الحمد للہ ایک بات مین مین زیادہ ہوں۔ وہ کیا ہے ہمتوکل
 بخدا ہوں۔ خداوند عالم نے قرآن مجید مین وعدہ وعید فرمایا ہی۔
 وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ۔ اسلئے مین اپنے
 دل پریشان کو یہ کلمہ تسکین دیتا ہوں

نہیں از موج حوادث ہنجوش پروا مرا
 جنبش گوارہ باشد موج دریا مرا

۷۔ ہاں صاحب یہ بات اُلٹی ہوئی۔ کہ لال دیو ہمیشہ ناکام
 ہوا کرتا ہے۔ اور کالا دیو اصل طالب و مطلوب ہے۔ پر کالا دیو
 کی ناکامی لینے چہ۔ بہر حال پالا آپ کے ہاتھ رہا۔ نہایت خوشی ہوئی
 مشاعرہ کا پرچہ منسلک ہذا ہے۔ بوقت فرصت تاریخ معینہ تک کچھ فکر کجھو۔

حضرت سلامت آپ نے زردے کا ایسا چسکا لگا دیا۔ کہ
ہمارا دیسی زردہ ہم سے کہا یا نہیں جاتا یا تو نسخہ عنایت کیجئے۔ یا اور
تھوڑا زردہ لطف کیجئے۔ اور بل بھیج دیجئے۔ والسلام باقی عند الملاقا
شاد و عفی عنہ

مہربان من۔ آپ کی عرضی معہ دو غزلوں کے پہونچی۔ مین ذرا
عدمِ فرصت رہتا ہوں۔ اسکے علاوہ خود میرا کلام محتاج اصلاح
ہے مگر دوستوں کی خواہش سے کچھ رطب و یابس لکھنا ہی پڑتا ہے۔
حسبِ فرمایش آپ کی غزل اصلاح دیکر ہیجتا ہوں۔ بالفعل اردو کی
مشق کیجئے۔ فارسی کی مشق بہت دن سے مین نے چھوڑ دی ہے۔
گاہے ماسے کوئی قطعہ یا رباعی وغیرہ لکھ لیتا ہوں۔ دکھن بیکون
ہاے ہوز غلط۔ دکھن بہ تشدید جائز ہے۔ وکن دال اور
کاف مفتوح متحرک جائز۔ وکن۔ بہ تشدید کاف تازی جائز۔
و۔ رویف مین جو کچھ آپ نے ہائے ہوز سے لکھا تھا۔
اسکو مین نے الف سے بدل دیا۔ اور یہ جائز ہے (نکارا۔)
لفظ فارسی نہیں ہے۔ ٹیٹھ اردو ہے۔ اردو مین الف کو
ہاے ایسے موقع مین بدلنا جائز ہے۔ بشرطیکہ غلط الترتیب نہ ہو
مثلاً رقص زہرہ مین ہاے ہوز ہی جائز ہے۔ اگر الف سے لکھا جا

ترکیب غلط ہوگی۔ ہاں بلا اضافت ہو تو ضرورت شاعری کے لئے
 زہرا۔ الف سے بھی جائز ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ ہاے ہوز
 میں۔ ہمزہ۔ اور اضافت کی ہمیشہ ضرورت نہیں ہوتی مثلاً ۵

چون خدا خواہد کہ پردہ کس رد
 میانش اندر طعنے پا کان کند

(پردہ کس رد یعنی پردہ کس درد۔

دوسری ہاے ہوز میں طعنے ہمزہ کے ساتھ ہے۔ یہ شعر کافی ہے۔
 غزل علیحدہ پرچہ پر لکھا کیجئے تو مناسب ہے۔ والسلام۔

ملک واپس فقط

شاد عفی عنہ

و بیاجہ شریعت سرمایہ معرفت گیمیاے حکمت مولینا مولوی
 سید یعقوب علی صاحب دام لطفہ۔ السلام علیکم۔ اسوقت
 میں اپنے اجلاس پرتن تنہا بیٹھا ہوا ہوں۔ مطالعہ کتب تصوف و تاریخ
 میں مشغول ہے۔ مولینا حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کا رسا
 جو تصوف کے دریا کا ایک لہر ہے اسکی موج میں ہوں۔ اسکی
 سیر سے سیر نہیں ہوتا۔ اثنائے مطالعہ میں ایک شعر پر
 نظر پڑی ۵

حمتش راتشنہ دیدم برگناہ
عرصہ عصیان گرفتہ زان سبب

سبحان اللہ بارک اللہ کیا مذاق ہے۔ واقعی وجد کز کیا
شعر ہے گناہگاروں کو اچھی دستاویز ہاتھ آئی مگر حال
یہ ہے

قدسی تداخم چون شود سودای بازار جزا
اول نقد آمرزش بکف من جنس عصیان بفل

الغرض یہ مصرع ع۔

عرصہ عصیان گرفتہ زان سبب

خدا جانے کس لہر میں موزون ہوا ہو گا کہ جسکے پڑھنے سے
چوٹ کھائے ہوئے دلون کے زخم از سر نو ہرے ہوتے ہیں
کیف بادہ سر جوش وحدت سے انگور پیٹ جاتے ہیں۔
اللہ۔ اللہ۔

در حقیقت ایسا دلچسپ شعر ہے کہ بس دل لوٹ پوٹ ہو جاتا
کسی وقت اسکی تفسیر آپکی زبان سے سنا چاہئے۔

آپکی ملاقات سے وہ لطف حاصل ہوتا ہے کہ دل ہی جانتا
ہے۔ آپکی صحبت جامِ جان نما۔ آپ کے تجربات سے سفرِ وطن کا

انکشاف ہوتا ہے۔ آپکے ارشادات سے خلوت و راجمن کا فزا ملتا ہے۔

بیشک آپکی ملاقات کیمیاے سعادت ہے۔ میان حقانی رشک قافی بقول آپکی باتوں کے جن نہیں ہیں۔ یہ شخص بھی طر فہ معجون ہے۔ ایسا ہنس مکہ اور ظراف اور محبت کا پتکا میں نے کم دیکھا ہے نقل محفل کہنا سزاوار ہے۔

مجھے یقین ہے کہ الحمد للہ والمنہ جناب بخیریت ہوں گے۔ شکر خدا میں آپکی دعا کی بدولت مع عیال و اطفال اچھا ہوں مگر چار عناصر میں کچھ چشمک ہو گئی ہے۔ اور وہ راز سربستہ ہی جسکے چارہ گراپ ہیں۔ بس دعا یہ ہے۔

| | |
|-----|-----------------------|
| شاو | مے دو آتشہ اگر پی لون |
| | راس آئے خدا کرے مجکو |

آپکے قدوم کا انتظار ہے۔ دیکھئے پہر کب صحبت گرم ہو۔ اور حکمت و لیاقت و معرفت کے جام بہر بہر گردش میں آئیں اور میں یہ کہنا جاؤں

| |
|-----------------------|
| دور چلے دور چلے ساقیا |
| اور چلے اور چلے ساقیا |

اور زاهدان خشک بھی بادۂ توحید سے تر دامن ہو جائیں فقط
طالب حق مرد آزاد شاد و عفی عنہ

مہربان من محمد محبوب علیٰ ناصحاب

سُبحان اللہ شان تیری۔ منہ مانگی مراد پائی۔

سویرے سویرے اچھی بہنی ہوئی۔ کل سے جی چاہتا تھا کہ مچلی
پکے۔ اُسکی قدرتِ کاملہ کے قربان جائے۔ ترط سے آج مچھلی
پہونچ ہی گئی۔ اسوقت تو آپ نے مچھلی کیا بھیجی۔ گویا سکندر کو
بلا مدد خضر علیہ السلام چشمہ حیوان مل گیا۔ شام کو ضرور پکواؤنگا
شکر یہ قبول کیجئے۔

شاد

کیا شکر ادا کروں خدا کا
منہ مانگی مراد میں نے پائی

تفاریق تو نیک ہے۔ دیکھئے جب خدا چاہتا ہے تو سب کام
اسی طرح بن آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تندرست رکھے فقط

شاد و عفی عنہ

مہربان ارشاد۔ آپ نے خدا جانے کس دُہن میں غزل لکھی کہ کل
غزل دوسری بحر میں ہے۔ مصرعِ طح یہ تھا۔
ہر آئے دل کی جو کچھ آرزو ہو

اسکا وزن یہ ہے۔ مفاعیلن۔ مفاعیلن۔ فعولن۔ آپ نے
 بحر متقارب سالم میں غزل لکھ دی۔ فعولن۔ فعولن۔ فعولن۔ فعولن۔
 بہر حال وہ غزل بالکل بیکار تھی۔ اسلئے میں نے اکثر آپ کے
 قافیوں پر دوسرے شعر کھمکے گیارہ شعر کی غزل لکھ دی ہے۔
 بہتر ہو گا کہ آپ عروض کے ایک دو رسالے کسی سے
 پڑھئے۔

اسکے قبل ماہ محرم میں آپ نے دو تین قطعات اور تارنج بھیجے تھے
 وہ بالکل اصلاح کے قابل نہ تھے اسلئے داخل و فتر کر کے ممکن تھا کہ
 اس کے معاوضہ میں ایک دو قطعہ اور تارنج میں کھمکے بیجا مگر فائدہ
 کیا۔ آپ ہی طبیعت پر زور ڈالکر دوسرے لکھئے۔

پرسوں کا خط پہونچا۔ میں نے آپ کے فرزند کی شادی کے لئے
 جو کچھ میں نہ کر نے کا وعدہ کیا تھا اس کو ضرور ایفا کروں گا۔
 مگر جو عرضی آپر حضور پور پور میں پیش کرنے کے لئے بھیجی تھی اس وقت
 موقع نہیں ہے۔

شاد و عفی عنہ

مشفق و مہربان من فرج اب متہورا الملک بجا در ابکی سال اپنے ام ایسے کلائے
 کہ بلا مبنا لغت کئی امریان خالی ہو گئی ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے نخل مراد کو

سر سبز اور بارور رکھے۔ ذریعہ اتحاد شیرین رہے۔

شاد و عفی عنہ

نیربوج طبابت مرزا اسحاق بیگ حسنا آشام کو بچوں کے ساتھ ہوا خوری کو جاتے ہیں۔ ذرا غور سے دیکھئے کہ ان لڑکوں کا میلان طبع کس شے کی طرف زیادہ ہے۔ کس چیز کو زیادہ غور سے دیکھتے ہیں۔ اور کس علم و فن کی جانب انکا رجحان ہے۔ یہ بات ایک دن کے تجربہ سے نہیں معلوم ہوگی۔ کم سے کم ایک ہفتہ کامل غور سے تجربہ کیجئے اور مینار امتحان پر کھئے اور مجھے اطلاع دیجئے۔ مگر شاعرانہ خیالات کو اس میں دخل نہ دیجئے گا۔ کیونکہ بفضلہ آپ کا تخلص ساقی ہے۔ ممکن ہے کہ قدح مینار میں اپنی جانب سے کوئی نسخہ جز و مزوج کر دیجئے اور ہم اُسکے نشہ میں ایسے دہشت ہو جائیں کہ اصل امر سے بے خبر رہیں۔

حقوق اور ابطال باطل مرکوز خاطر رہے۔ پندت مشائخ کو ہر پیش ہو گئی ہے۔ میرا دواخانہ یونانی اور ڈاکٹر خانہ دولون بند ہو گئے تھے۔ میں نے سفوف مقلیا تا شربت نیلوفر سے تیار پلوادیا۔ اور تاکید کی کہ روٹی اور بولٹی ان دولون سے پرہیز رہے۔ مگر آدمیوں کی زبانی معلوم ہوا کہ قورمہ اور پراٹھا اور

ماش کی دال جس پر ہندوستان کے لوگ جان دیتے ہیں۔ ایسے ہضم کر گئے کہ ڈکار تک نہ لی۔ بس پہر کیا تہا پچیش کا مقدمہ اوپچ ہیں آگیا۔ چار عناصر میں الجھن پڑ گئی۔

آپ جم کے اسکا علاج کیجئے۔ پنڈت جی کی بیماری کا نام میں نے بندر کا پھوڑا رکھا ہے۔ بندر کا پھوڑا کبھی اچھا ہوتا ہی نہیں۔ زخم رویہ اند مال لایا اور میان اینٹھا سنگھ نے گریڈ والا ہرہرا ہو گیا۔

| | |
|---------------------------------------|-----|
| تیغ کی آب سے دھوتے میں مر مر زخموں کو | شاد |
| دھن زخم جگر روز ہرا ہوتا ہے | |

انکی زندگی کو میں بہت عزیز سمجھتا ہوں۔ شاد و عفی عنہ

مائی ڈیر دیوان دولت رام صاحب ایک مدت کے بعد اچھا خط پہونچا۔ مجھے تو یقین کامل ہو گیا تھا کہ آپ اپنی یاد اور محبت کو حیدر آباد اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ہی چھوڑ کر خیر باد کہہ گئے۔ مگر ہم آپ کو کمان چھوڑتے ہیں۔ آپ کی یاد اور محبت دلگو ساتھ اس طرح مثل شیر و شکر ہے جیسے خمار کل میں رنگ و بو گل میں۔ بہر حال میں منایت خوش ہوا کہ آپ خیریت سے ہیں۔

میں اس وقت تک مہربانئیں مہاراجہ صاحب کے اخلاق اور آپ صاحبوں کے اتحاد کو جب یاد کرتا ہوں تو لطف و محبت

تازہ ہو جاتا ہے۔

یقین ہے کہ ۱۶۰۰ ہمارا راجہ صاحب ممدوح الشان بہت
خیریت سے ہونگے۔

میری جانب سے جناب ہمارا راجہ صاحب ممدوح کی خدمت میں
سلام کا ہدیہ پیش کر دیجئے۔

حکیم صاحب اگر حیدر آباد آئیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ میں
ضرور بالضرور آپ کے حسب خواہش اُن سے ملاقات کروں گا۔

گا سہ ماہی خط و کتابت سے دلشاد کیا کیجئے کہ اہلکتوب
نصف الملاقات مشور ہے ع۔

اے وقت تو خوش کہ وقتِ ماخوش کر دی

شاد و عفی عنہ

مشفق و مہربان راجہ شیو راج دھرم و نت بہادر۔
جس روز اڈریس کا ایستہ صاحبان آپ کی سرپرستی سے دربار گہر بار
ظلم سب جانی حضرت بندگانِ تعالیٰ خلد اللہ ملکہ میں پیش ہوا تھا۔
اُس روز آپ جس لباس سے حاضر دربار ہوئے تھے اُسکا ایک
فولومیرے پاس روانہ کیجئے۔

شاد و عفی عنہ

نواب صاحب مشفق و مہربان کرم فرما دوستان اولطفہ
 منجانب سٹی سوسائٹی جو اڈریس آپ نے دیا تھا اگر اسکی
 نقل ہو تو ایک کاپی مع اپنے ایک فوٹو کے جس لباس میں آپ سرور
 دربار گہوار نفل سبحانی خلد اللہ ملکہ میں حاضر ہوئے تھے لطف
 فرما کر مشکور فرمائے فقط

شاد و عفی عنہ

نواب صاحب مشفق و مہربان

۴ ربیع الثانی سنہ روان کو بتقریب سالگرہ مبارک اعلیٰ حضرت قدر قدرت
 منجانب جاگیر داران جو جلسہ آپ کے مکان پر ہوا اس میں جس قدر قصائد
 اور اسپچیں پڑھی گئیں یقین ہے کہ وہ سب آپ کے پاس ہونگی۔ یا تو وہ
 اصل قصائد اور اسپچیں دو روز کے لئے میرے پاس روانہ کیجئے یا انکے
 نقول۔ اگر آپ کے پاس نہ ہوں تو جنہوں نے قصائد پڑھے یا اسپچیں پڑھیں
 انکے پاس سے طلب کر کے روانہ کیجئے مہربانی ہوگی۔ آجکل میں اگر
 وہ سب قصائد وغیرہ میرے پاس آگئے تو بہت بہتر ہے۔
 جبکہ قصائد اور اسپچیں پڑھی گئیں اگر انکے تصاویر بھی مل سکتی ہوں
 تو وہ بھی روانہ کیجئے۔

شاد و عفی عنہ

مہربان من مولوی احمد حسین صاحب۔

تقریب ساگر مبارک مین جسقدر اڈریں پلک کی جانب سے مختلف
جلسوں مین پیش ہوئے ہین اور حضرت پیر و مرشد ظل سبحانی خلدیہ
نے زبان فیض ترجمان سے جو جوابات ارشاد فرمائے اُن سب کو ایک
جگہ مرتب کر رہا ہوں۔

کل سامان میرے پاس موجود ہے۔ مگر نواب فخر الملک بہادر
جو اڈریں منجانب سٹی اسوشیشن پیش کیا تھا وہ میرے پاس نہیں ہے۔
نواب صاحب سے طلب کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ مسودہ
گاؤ خور دہو گیا۔ بہر حال آپ کے پاس موجود ہین۔ اگر آپ سرکار مین
عرض کر کے ایک نقل اسکی لطف فرمائیں تو مشکور ہو گا فقط

شاہد عفی عنہ

مہربان من آصف نواز و نت بہادر۔ بروز اڈریں
جس لباس سے آپ دربار گہر بار ظل سبحانی خلدیہ ملکہ مین حاضر
ہوئے تھے اسکا ایک فوٹو میرے پاس روانہ کیجئے فقط

شاہد عفی عنہ

مہربان من

بروز جشن طلبہ مدارس جس لباس سے آپ دربار گہر بار ظل سبحانی خلدیہ

میں حاضر ہوئے تھے اُسکا ایک فوٹو میرے پاس روانہ کیجئے۔

شاد عفی عنہ

مہربان من آصف نواز و منت بہادر۔ اگرچہ تصویر باری

لباس میں ہے۔ مگر بیٹھی ہوئی تصویر اُس دربار کے خلاف ہے۔

جس دربار میں آپ اور ہم سب دست بستہ کھڑے تھے۔ اگر اُس پوزیشن کی تصویر ہو تو زیادہ مناسب ہوگا فقط

شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان من۔

آپ کی درخواست مورخہ ۲۲ ماہ حال آج کہ ۲۳ تاریخ ہے۔ پہنچی مسرور

ہوا۔ بروٹچ شبنہ اجلاس کینیٹ کونسل ہے۔ اسلئے اُس روز میرا آنا

ناممکن ہے جمعہ آئندہ کو آٹھ بجے صبح میں ضرور آؤنگا فقط

شاد عفی عنہ

لوا بصاحب مشفق و مہربان کرم فرمایا دوستان زیادہ لطف

بذریعہ اتحاد نامہ مورخہ ۳ شعبان سنہ ۱۴۰۱ جو تصویر آپ نے

روانہ فرمائی تھی پہنچی ممنون ہوا اس امر میں آپ کو جو رحمت دی گئی اسکی

معافی چاہتا ہوں فقط

شاد عفی عنہ

نوابصنا والا مناقب عبا تیفرا مودوستان کر مفرما، مخلصان زرا و اطفہ
 آپ کے عنایت نامہ کے دیکھتے ہی دل شاد شاد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک
 کرے۔ بین بخشی تمام آپ کے حسب استفسار تفصیل سے اطلاع دینی پر
 آمادہ ہوں۔ چنانچہ فہرست منسلک ہذا ہے۔ اسکے علاوہ اس مبارک
 جشن کے متعلق مجھے ارشاد ہو گا تو میں اسکی انجام دہی میں ہمہ تن حاضر اور
 باعث سعادت خیال کروں گا۔ نذر تو ایک معمولی بات ہی جس سے
 آپ بھی واقف ہیں۔ انعام وغیرہ کی حالت کا اندازہ دشوار ہے۔
 بروقت جو مانگے مناسب طور پر دینا چاہئے۔ اسلئے کہ سب جگہ ایک
 قاعدہ مرعی نہیں ہے۔ اسکے علاوہ وقتاً فوقتاً جو آپ دریافت فرمائینگے
 اپنے علم اور واقفیت کے موافق میں جناب کو اطلاع دیا کروں گا۔
 ۷۔ یہ مبارک جشن کس روز اور کس مقام پر ہو گا اس سے ضرور ایما
 فرمائے۔ کیا اس روز اسپورٹس بھی ہونگے کہ نہیں فقط

شا و عفی عنہ

مخبر نوابصنا جامع معقول و منقول منبع فروع و اصول ام فیوضکم۔
 آپ کے اتحاد نامہ مورخہ امروزہ سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ بروز پنجشنبہ بمقام
 ملک پیٹہ جلسہ دعائیہ میں کس قسم کا انتظام آپ ناظم صاحب کے ذریعہ سے
 چاہتے ہیں پس اس سے بصراحت ایما فرمائے فقط و عفی عنہ

نوابضا والا مناقب غیاثی قمری دوستان کر مفرمای مخلصان ادعنائتہ
چار خاصوں کی رقم من حیث المجموع ساڑھے تین سو سے کچھ زائد ہوئی ہے۔
اور چار پاندانوں کا خرچ ڈیڑھ سو سے کچھ زائد ہے۔ خاصے بذریعہ
عباس علی خان سامان تیار کرائے گئے۔ پاندان اپنے انتظام سے
کشتیان پاندانوں کی اور انکا متعلقہ سامان علی العموم واپس ہو جاتا،
اور اگر یہ ارادہ ہو کہ کشتیان اور انکا سامان سب پیش کش کر دیا جائے
تو بھی ممکن ہے۔ لیکن جو جو باتیں ہونی چاہئیں انکی منظوری اور پیشگاہ
حضرت پیر و مرشد خلد اللہ ملکہ سے ضرور ہے۔ اسکے بعد امر منظور ہو جائے
اسکا انتظام مناسب ہے۔ پروگرام جلسہ اسکے ساتھ منسلک ہے فقط

شا و عفی عنہ

مولویضا جامع معقول و منقول منبع فروع و اصول دام فیوضکم۔
ایسے جلسوں کا انتظام پولس سے متعلق ہے لہذا اگر اکبر الملک بہادر
کو لکھا جائے تو مناسب ہے۔ ہاں اگر سلامی وغیرہ کی ضرورت ہو تو بنیڈ وغیرہ
حسب قاعدہ روانہ کرنا ممکن ہے فقط

شا و عفی عنہ

مہربان من۔

مین نے سنا ہے کہ آپ کے پاس نیابت آبکاری وغیرہ کی چند جہانلوں

تقرر طلب ہیں۔ اسلئے میں اپنے ایک عزیز محمی سید عباس علی کو
 آپکے پاس روانہ کرتا ہوں۔ یہ چار سال تک صدر محاسبی میں کار آموز
 رہے اور لیاقت نامہ بھی حاصل کیا۔ جو کام انکو دیا جائے اسکو بخوبی
 انجام دینگے۔ سرشتہ آبکاری میں جو جائیداد خالی ہو اسپر اگر انکا تقرر
 کیا جائے تو موجب میری خوشنودی کا ہے۔ یہ ضلع پر جانے میں
 راضی ہیں فقط

شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان۔

بڑا خوش نصیب ہے وہ نکلنوار جسکو بادشاہ وقت اپنے مراحم خسروانہ کا
 مسخ خیال فرما کر اپنے شاہی عنایات سے ہمچشمون میں اعزاز بخشے
 ایسے موقع بہت خوشی اور شکر گزاری کے قابل ہیں۔ میں آپکو مبارکباد
 دیتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ اور زیادہ عنایت شاہی کے
 مستحق سمجھے جائیں گے فقط

شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان من۔

عطیات سلطانی ہمیشہ موجب فخر و مباہات ہیں۔ اور بہت بڑی خوش نصیبی
 اور کامیابی کی دلیل ہیں یہ ہے کہ ہر ملازم اپنے آقا و بادشاہ کے دل میں

اپنے آپ کو دیانت دار اور سچا خیر خواہ و وفادار اطاعت ثابت کر کے چنانچہ اس ریاست کے قدیم عمدہ دار وین میں آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے متذکرہ اوصاف سے اپنے مالک کو راضی اور خوشنود کیا۔ جسکی وجہ سے آثار ولی نعمی نے آپ کو مستحق و مستوجب اعزاز خاص تصور فرمایا۔ کل کے دربار شاہی میں آپ کو عماری و نوبت وغیرہ لوایہ اعزازی عطا ہوا اور یہ موجب مسرت ہے۔ میں آپ کو مبارکباد اور دعا دیتا ہوں کہ آپ کا یہ اعزاز آئندہ کی نسلوں میں باقی اور آپ کے عمدہ خدمات ہمیشہ کے لئے یادگار رہیں فقط

شاد و عفی عنہ

جناب مامون صاحب قبلہ۔

آداب عرض ہے۔ آپ کے حسب ارشاد و متمد پیشی کو حکم دیا ہے۔ آج یا کل جاری ہو جائیگا۔ دو تین روز سے بوجہ کاروبار سرکاری و حاضر باشی ڈیوڑھی مبارک جواب عرض نہ کر سکا۔ معافی چاہتا ہوں یقین ہے کہ مزاج عالی خیریت سے ہوگا فقط

فائین نے افواہ سنا ہے کہ جناب نے مجا و بریگم صاحبہ کی ہمشیرہ ہونے سے انکار فرمایا ہے۔ غالباً یہ خبر غلط ہوگی۔ کیونکہ بہائی اپنی بہن کی نسبت ایسا خیال نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ آپ جیسا

مہر پست بہائی ہو اور یہ خیال مجھے محال معلوم ہوتا ہے۔
شاد عفی عنہ

مہربان من۔
مبارک بن اسلم اور اسکی زوجہ اور شیخ عبدالقادر عمودے کے ولین
بحر جوش زیارت حرمین شریفین موجزن ہے۔ لیکن عسرت فی پریشان
کر رکھا ہے۔ سرکاری مدد سے زاد راہ دیا جائے تو موجب میری
مسرت اور آپکے لئے ثواب دارین کا ہے۔ فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من ثواب ناظم الدولہ بہادر۔
چار قسم کے عطر پہونچے۔ ہر ایک رشک نافہ و مشک از فر دماغ تو
دماغ مشام جان تک معطر ہو گیا۔ سارا گہ اس عطر سارا سے معطر ہو گیا
چاروں عناصر ان عطر و نکی خوشبو میں بس گئے۔ ہر ایک سے دائمہ
اتحاد قلبی کی خوشبو آتی ہے۔ میں اور میرا خدا کہ خانہ ساز عطرانے
بہتر نہو گئے اللہ کرے آپکا گہ بیا رہے۔

آپکی تحریر کے مطابق انکا امتحان کر کے ضرور میں آپکو لکھونگا۔ یوں تو
ہر خوشبو سے فرحت ہوتی ہے۔ مگر ان عطریات کی خوشبو سے چوتھی
کی نسیرین بدن و دلہن کے جسم کی خوشبو آتی ہے۔

دردِ زبان دعا ہی صبح و سہا ہے شاد جس گہرین ایسے عطر ہوں گہر سارے

شاد و عفی عنہ

مہربان من۔

تاریخین لکھنے کی فرصت بہت کم ملی۔ اسلئے فی الحال تین تاریخین روانہ کرتا ہوں۔ اگر پسند آئیں تو محنت ٹھکانے لگی۔ دو تاریخوں میں لفظ دل۔ کیسے موقع پر آیا ہے کہ جی خوش ہو گیا۔ اور لطف یہ کہ خاص مادہ تاریخین حضرت دل برابرتے ہیں۔ بہر حال آپ کی فرمائش کی تعمیل کر دی۔

تولینچ

کیسی ایجاد تو نے کی ہے کتاب ہاتھ غیب نے کسی تاریخ
ہے تو لقمان کہ ساحرِ بابل شاد و لکھ۔ نسخہ نگارِ دل

ولہ

بہر تاریخ جنرل میڈیکل بلبل طبع از زبانِ سخن
شا و از خامہ و تر معنی سفت نغمہ بنی بلبل دل گیت

ولہ

اندین ماہ چہ دنل میڈیکل بلبل طبع سال تاریخش
گشتہ طبع از عنایتِ سبحان شاد و بنوشت۔ نغمہ لقمان

مہربان من۔

سید حسن صاحب شوشتری لایق و خاندانی شخص ہیں۔ یہ بھی مکہ معظمہ
و کربلا کے معالیٰ وغیرہ جنت حج و زیارت مع متعلقین جانا چاہتے ہیں
مگر بوجہ مسرت مجبور ہیں۔ سرکار کی طرف سے زائرین کو آنکے ذریعہ
سے جو دیا جاتا ہے اُسین سے انہیں بھی بلحاظ کفایت ذات متعلقین
دیا جائے تو موجب مسرت ہے فقط

شاہد عفی عنہ

نواب صاحب مشفق مہربان کریم فرماؤ دوستانہ فحج الملکیت در زاد لطفہ
اولاد کو نور نظر کتے ہیں۔ ایسی نعمت خدا داد کا آنکھوں سے ہمیشہ کیلئے
اوجہل ہونا نہ فقط غم و الم ہے بلکہ بہت بڑی مصیبت کا سامنا ہے۔
مگر حیات و ممات اُس خدا کے پاک کے دست قدرت میں ہے۔
افسوس ہے کہ بادِ سہوم کے ناموافق جہونکون نے ہونہار نونہال کو
پامال جفا کر دیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ میں آپ کے اس بیوقت
غم میں غلو ص کے ساتھ ہمدردی کرتا ہوں۔ خداوند عالم جل شانہ
صبر و تحمل عطا فرمائے۔ ان اللہ مع الصابرین فقط

شاہد عفی عنہ

نواب صاحب مشفق و مہربان لطاف فرماؤ دوستانہ ام الطاف

یقین ہے کہ جناب کا مزاج بہت خیریت سے ہوگا مجلس مرا کی برخواست
کے بعد سے ملاقات کا کوئی موقع ہی نہیں ملا۔

فرض کر دوں کہ بیا دو تو وہ خورسند است
لیکن ابن دیدہ دیدار طلبا چہ علاج

چند *ancey nate super* جو اس مخلص کے تبار کو ہوے
ہیں ارمنان بھیجتا ہوں فقط

طالب دیدار شاہ عقی عثمان
نواب صاحب مشفق مہربان کریم فرمایا دوستان اب افتخار الملک بہادر
زا دلطفہ مولوی محمد عبدالجبار خاں صاحب اصفی نے جنگو گلدستہ
علوم و فنون کسنا بیا لہ نہوگا بجواب سے تترظوری ایک کتاب
جس کا نام محبوب الکلام ہے تصنیف کی ہے۔ اس سے انکی دستگاہ
سخن کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ کتاب خاص حضرت پیر و مرشد غلام اللہ
کی مدح مبارک اور امارت دولت اصفیہ کے اوصاف حمیدہ ہیں،
مصنف مع کتاب خدمت شریف میں حاضر ہوتے ہیں۔

وہ صرف اس امر کے امیدوار ہیں کہ بالمشافہ وہ اس کتاب کو
پیش کریں اور آپکی قدردانی کا تحریری صلہ پائیں۔ چونکہ یہ خواہش تھی
گویا انکی ذاتی تصنیف سے کم نہیں۔ لہذا یہاں یہ کسنا بموقع نہوگا کہ

| |
|----------------------------|
| تصنیف رامضنف نیکو کند بیان |
|----------------------------|

آپ قدردان سخن ہین اسلئے مین سنے انکی درخواست آپ تک
 پہونچانا علم دشمن کے ساتھ احسان کرنا خیال کیا۔ زیادہ ایام شادمانی
 بکام باد فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر۔

آپ کا خط مورخہ ۲۰ مارچ سنہ روان وصول ہوا کیفیت مندرجہ سے
 اطلاع پائی۔ آپ کو نواب گورنر جنرل بہادر کے ساتھ شرکت
 دعوت کا اتفاق ہوا ہو تو اسکے اور نیز وہاں کے اور اپنے سیر و سیاحت
 حالات سے مطلع کر کے مسرور کیجئے۔

بیان بھی آج شام کو شہزادہ اٹلی آتے ہین۔ بفضل خدا یہاں سب

خیریت سے ہین فقط

شاد عفی عنہ

مہربان من نواب افسر الدولہ بہادر۔

ایک جلد شکارنامہ حضرت پیر مرشد خلد اللہ ملکہ بالقادر روانہ
 کیجئے تو باعث مسرت ہے فقط

شاد عفی عنہ

میکش خمستان معانی جناب پنڈت سورج بہان صاحب
 آپ کا خط پہونچا۔ مسرور ہوا۔ افسی پہونچا کہی درخواست پہونچی تھی۔ چونکہ
 اسوقت خداوند نعمت حضرت پیر و مرشد خلد اللہ ملکہ شکار گاہ
 میں رونق افروز تھے اور میں بھی ہمراہ رکاب حاضر تھا۔ اسلئے
 فرصت نہیں ہوئی۔ اب ضرور پہونچوں گا۔ مگر یہ نہیں معلوم ہوا کہ تاریخ
 ۱۶ ستمبر کی ہو۔ یا سنہ حال کی۔ اس سے جلد مطلع کیجئے۔ میں آپ کا
 رندانہ اور مستانہ کلام اکثر دیکھتا ہوں۔ سبحان اللہ عجیب کیفیت ہی فقط
 شاد و عفی عنہ

میکش خمستان معانی۔

عذیم الفرصتی کے باعث سے صرف ایک قطعہ تاریخ آپ کی حسب اہش
 روانہ کرتا ہوں۔

قطعہ

| | |
|-----------------------------------|-----------------------------------|
| میکش کا چہا جبکہ یہ دیوان و مثنوی | دہوم اسکی محلی و رہو خوب ہی شہزاد |
| کی طبع نے جب فکر لکھوین سن طبع | ہاقت نے ند آدمی کو خمیائے زیبا |

شاد و عفی عنہ

جسکے ہر فقرے سے آتی ہے محبت کی بو
 کیونکہ اُس خط کو میں گلہ سہ الفت لکھوں

شفیق و مشفق و مہربان و امد لطفہ۔

آپ کا اتحاد نامہ پہنچا۔ مسرور و مشکور ہوا۔ عبارت آرائی ہے یا
سمح حلال یہ مضمون طرازی ہے یا جادوگری۔ طرز بیان سے بالکل
غالب کا چربا پایا جاتا ہے۔ ہر حرف سے محبت کا اظہار۔ ہر ہر
فقہ پہلو دار یہ مضمون دلکش۔ معنی و لفریب سبحان اللہ عجیب طبیعت
پائی ہے۔ جی خوش ہو گیا ہے

شاد

آگنی باغ سخن میں پہر ہر
بتھے زندہ نام غالب ہو گیا

جو کچھ گذرا اور جو غلطیاں سو آہو میں انکو اب یاد نہ کیجی مگر مافی ماہی
در حقیقت یار و نکی گندم نمائی و جو فردشی نے آپکو دہو کے دھری میں کہا

شاد

دوست کہتے تھے جسے ہم وہی دشمن نکلا
جسکو سمجھے تھے کہ رہبر ہے وہ رہزن نکلا

خیر وہ اپنے کئے کی سزا پائینگے۔ مگر جو خیر خواہی آپکو اپنے آقا کے ساتھ
ہے وہ ضرور ایک روز کام آئیگی

شاد

قدر دانی گز زمانے میں نہو پر و انہیں
کام آئیگی تری یہ خیر خواہی ایک دن

ہاں جناب۔ میرے گزشتہ اور حال کے حالات میں جو فرق اپنے

حضرت شاہ صاحب دام برکاتہ کا دامن حشر میں بھی چھوڑ دینا
یا خدا یہی توفیق دے۔ آپ ہر طرح مطمئن رہیں۔ اللہ مددگار رہے۔
باقی اور کیا کہوں جنہوں نے کہا انہوں نے کیا کر دیا۔ جو میں کچھ کہوں۔

| | |
|-----|---|
| شاہ | شاہ و بڑا بڑا کرنے تو باتیں بنا وقت پر جو ہو سکے وہ کر دیا |
|-----|---|

مگر ہاں اس قدر یاد رہے کہ میں آشنائے محبت پرست ہوں۔
خوشامد پرست نہیں۔ راستی کا روادار ہوں۔ محبت مردانہ رکھتا ہوں۔
بسم اللہ تعالیٰ عز اسمہ میرے اس قول کا آپ کو تجربہ ضرور ہوگا۔

رباعی

| | |
|---|--|
| نہدی جو سیم و زر کے ہیں دولت پسند ہیں اشک و دُرد لون کا خوشامد شعار ہے | عاشق مزاج جتنے ہیں الفت پسند ہیں مردانہ لوگ جو ہیں شجاعت پسند ہیں |
|---|--|

خدا آپ سے جلد ملائے۔ اور آپ تے جو دعائیں دی ہیں اللہ تعالیٰ
وہ قبول فرمائے۔ آمین بحق نبی ختم و طہ و سین۔

شاہ و عفی عنہ

مہربان۔

آپ کا خط پہنچا۔ جو کچھ آپ نے میری نسبت لکھا ہے وہ آپ کا حسن ظن ہی۔
آپ خوب جانتے ہیں کہ شاعری میرا پیشہ نہیں۔ اور نہ میں ویسا شاعر ہوں۔

جیسا آپ کا خیال ہے۔ شاعری ایک علحدہ فن شریف ہے۔ موزونی طبع آپ
 جدا امر ہے۔ اسکے علاوہ کاروبار سرکاری سے مجھے فرصت بھی کم رہتی ہے
 دکن میں اس وقت جہان اُستاد حضرت داغ سہلہ اللہ تعالیٰ
 کا دم نہایت غنیمت ہے اور اپنے فن میں بے نظیر و بے عدیل ہیں۔
 اگر آپ کہیں تو میں آپ کی شاگردی کے لئے اُسے سفارش کروں فقط
 شاد و عفی عنہ

مہربان۔

ایک قطعہ اور ایک غزل جو بتقریب سالگرہ مبارک حضرت داغ سہلہ اللہ
 آپ نے لکھی تھی پہنچا شاعر اللہ سالگرہ تو آپ نے خوب ہی لکھی۔ بعض بعض شعائر
 کچھ کمی بیشی ہوئی ہے۔ قطعہ بھی حسب حال ہے۔

آپ کو غیر معمولی انتظار کرنا پڑا ہوگا۔ عدیم الفرستی کے باعث سے مجھے
 آپ کا کلام دیکھنے کی فرصت نہیں ہوئی۔ چونکہ آپ خود اچھا لکھتے ہیں
 اور صاحب استعداد ہیں لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ حضرت داغ
 جو اس فن کے اُستاد مانے جاتے ہیں اُسے اصلاح لیا کیجئے۔
 تو آپ کی موجودہ استعداد میں اور ترقی ہوگی۔

میں اس فن کا اُستاد نہیں ہوں۔ لہذا میری اصلاح سے آپ کو جیسا کہ چاہئے
 نفع نہ ہوگا فقط شاد و عفی عنہ

مہربان من محمد محبوب علی خان صاحب -

آپکی عرضی معرقہ نواب محبوب نواز الدولہ بہادر دربار توفیقیت
درگاہ شریف حضرت محمد داؤد علی شاہ صاحب قدس سرہ۔ بتام
میر احمد علی صاحب پہونچی۔ اسکے ادائی جواب میں عہد امین نے پہلو بار
سکوت کیا مگر جب کمر تحریک ہوئی تو اسکا جواب دینا مناسب خیال کیا۔
چونکہ اللہ تعالیٰ جلشائے نے اپنے فضل و کرم سے منجملہ اور انعام الہی کے
یہ نعمت خادمی شاہ صاحب قبلہ قدس سرہ مجھ بندہ ناجیز کو عطا فرمائی ہے۔
اور میں جملہ خدمات کی ادائی کو اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں اور ہمیشہ
مستعد ہوں پس ایسی صورت میں اپنے آپکو عطیہ نعمت الہی سے محروم
کر کے اس سعادت کو اور ونکے لئے وقف کرنا محال اور بعید از
قیاس ہے فقط

شاد و عفی عنہ

مہربان -

غزل اور ایک قطعہ جسکو آپ سہو آرباعی لکھ گئے ہیں آپکے معروضہ ساتھ
پہونچا۔ غزل اور قطعہ دونوں سے بہت کم توجہی پائی جاتی ہے۔
غزل ابتدا سے آخر تک غیر موزون۔ ایک مصرعہ دوسرے مصرعہ کا
متضاد۔ بندش الفاظ سست۔ محاورے غلط۔ خدا جانی کس دہن

لکھی گئی تھی۔ از سر نو دوسری غزل لکھنی پڑی۔ اول تو غیر موزون ہوئی
 مین خود حیران رہا کہ کس بحر مین غوطہ ماروں۔ یہ بحر بھی عجب بحرِ خار تھی۔
 کہ العظمیٰ نہ

ذم مقصود کیونکر ہاتھ آئے
 نہیں ہو جس ہند رکی کوئی تھاہ

بہر حال مجھے بھی اسکی شناساوری مین مدد لینی پڑی۔ آئندہ سے ذرا
 عروض کا خیال رکھیں تو بہتر ہوگا۔ صرف موزون فی طبع سے شاعری نہیں
 آتی۔ اندھیری راہ مین ٹھوکر کھانا ضروری بات ہے۔ اور روشنی مین
 اتفاقی امر۔ رباعی کا مضمون کچھ ایسا پیچیدہ تھا کہ واقعی بہت غور سے
 دیکھنا پڑا۔ وہ بھی درست کر دی گئی۔

سابق مین آپنے جو قطعہ اور غزل بھیجی تھی بعد اصلاح واپس کر دی گئے
 یقین ہے کہ پونچھ ہو گئے۔ ع۔

دعایس ہمیں است تو شاد باشتی

شاد عفی عنہ

نواب صاحب مشفق و مہربان کرم فرما کر دوستانہ زرا و لطفہ۔
 نامہ اتحاد مورخہ ۲۵۔ ذیقعدہ ۱۳۸۶ ہر پہوچا بغایت مشکوہا۔ ادائی جو
 جو تاخیر ہوئی اسے نادم ہوں۔ چونکہ مین اُس زمانہ مین شکار کے لئے گیا تھا

اور وہانکی واپسی کے بعد سہراہ رکاب مامڑ پٹی کے کیمپ شاپ ہی میں حاضر رہا۔ اسلئے میں نے مولوی عبد الجبار خاں صاحب کو آپکی خدمت میں حاضر ہونکی اطلاع دی اور نہ جواب لکھ سکا جب مامڑ پٹی سے واپس ہوا محرم کا چاند نظر آیا۔ اور آدھ ہر پچارے شاعر صاحب بھی علیل رہے۔ اب کوئی وجہ مانع باقی نہیں رہی اسلئے مکلف ہوں کہ جسب روز آپکو فرصت ہو اگر زحمت نہور و زمیۃ سے ایما فرمائے تو انہیں روانہ کروں۔ اتحاد مزید بادر فقط راسخ الاتحاد۔ شاد و عفی عنہ

مشفق و مہربان من۔

مرزا اسماعیل بیگ مہاجر حرمین الشرفین زاد ہما اللہ شرفاً و تعظیماً۔ شریف شخص ہیں۔ اور متمنی ہیں کہ زیارت بغداد شریف سے مشرف ہوں۔ لیکن عسرت و قلت معاش سے مجبور ہیں۔ بیشک خدائے نعمت حضرت پیر و مرشد خلد اللہ ملکہ سے غلاف و درگاہ شریف حضرت غوث صمدانی قطب بانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو جاتا اور اسکے ساتھ جو لوگ حضوری کی سعادت حاصل کرینگے اگر ممکن ہو تو انکو بھی شریک کر کے ثواب میں داخل ہو جائے فقط

شاد و عفی عنہ

عزیز القدر نانک پر شاو۔

پتھاری صحت کی کیفیت سنکر خوشی ہوئی۔ علاج ڈاکٹری کسکا ہے

یہ معلوم نہ ہوا۔ دو چار روز ہو گئے تھارے مامون کا ایک رقعہ آیا تھا کہ
انہوں نے لکھا تھا کہ پانچ چار روز تک نانی صاحبہ نہیں مل سکتیں۔ لہذا
میں اپنا قصد ملتوی کیا۔ اگر اب مل سکیں تو انشاء اللہ تعالیٰ کل پانچ بجے
بلکہ چار بجے آؤں گا فقط

شاد و عفی عنہ

مشفق و مہربان نواب رکن الملک خان دوران بہادر۔
نامہ اتحاد پہونچا۔ کل کی مجلس میں انشاء اللہ تعالیٰ حتی المقدور شریک
ہونی کی کوشش کرتا ہوں۔ پچھتر دانے آم کے پہونچے۔ آم کیا ہیں شکر
قدہ ہیں۔ اتحاد باہمی مثل شیر و شکر باد فقط

شاد و عفی عنہ

میرے ولی مہربان۔

آپ کا نامہ پہونچا۔ نہایت محظوظ ہوا۔ بیشک آپ کا قرض مجھ پر بانی ہے۔
اور سو دچڑھ رہا ہے۔ خدا کرے کہ یہ قرض حسنہ اور ترقی پذیر ہو میرے
لینے والے دوست شاد و خرم رہیں۔

اجی مہربان آپ کے کل پریزنٹ میں تو جاری کرنے ہمیشہ سے مستعد تھا
اور اب بھی ہوں بشرطیکہ آپ کو لینے میں عذر نہ ہو۔ اگر آپ مجھ کو وہی
کشن پر شاد سمجھتے ہیں تو میں بھی آپ کو وہی آپنا وفادار دوست

سمجھتا ہوں جب طرفین میں اس بات کا فیصلہ ہو جائے تو پہرہ مجھے
پرنٹ وغیرہ دینے میں عذر ہے اور نہ آپ کو لیتے ہیں عذر ہوگا۔
اگر مصاحبت شاہی کا خیال ہے تو میں بھی اُسی بندہ پرور کا ایک ادنیٰ
جان نثار ہوں اور اُس بادشاہ کی غلامی کا مجھے کبھی پورا شرف
حاصل ہے۔ ع۔

ہر کس خیال خویش خبطے دارو

دہیئے کو ہم دل بھی دین مگر لینے والے کو اغماض ہو تو علاجہ نیست

دل تو دینے کو ہیں آمادہ بدل ہم ایسا د
پر کوئی مول بھی لے اسکا خریدار ہی ہو

سچ تو یہ ہے کہ ہمارا یہ مالو ہے

کیا غرض لاکھ خدائی میں ہوں دولت والے
اُنکا بندہ ہوں جو بندے میں محبت والے

ورنہ میان دل تو کیا دمڑی دینا بھی قطعی حرام ہے۔ ماشاء اللہ۔ آپنے
پرنٹس کی ادائیگی اچھی راہ بتائی۔ واہ کیا پہلو نکالا ہے۔ واللہ
دور کی سوچی۔ کیون۔ آخر خیال میں فرق تو آگیا۔ اس پہلو سے
بڑے یگانگت کو سون دور ہے۔ ع۔

جوابات کی خدا کی قسم لاجواب کی

آپکو جو کچھ (پرنٹ) دیا کرتے تھے وہ صرف آپکی اطاعت کا ہی صلہ نہ تھا بلکہ ہماری دلی الفت کا ارمغان تھا۔ ابھی اس بحر الفت سے پاس آسنا نہیں اور نہ اس کلاس میں پاس پاس ہوئے۔ جو اس پرنٹ کے مستحق سمجھے جائیں۔ چونکہ ایسے پرنٹ پر ذات جاگیر کا طلاق لازم آتا ہے تو ایسی صورتیں آپکی اولاد۔ یا آل۔ اسکی مستحق ہو سکتی ہے نہ کوئی اور لیکن آپکو تامل نہو تو آپ اپنے فرزندوں۔ یا دختروں کے نام اجرا کرنے کئے تو ہم نجوشی اسکے قبول کرنے میں آمادہ ہیں۔ بلکہ نہ صرف ہم ہی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری اولاد کو بھی خدا ایسی توفیق عطا فرمائے گا۔ ورنہ نہ آپ لین دار نہ میں و نیدار۔ اللہ بس باقی ہو س۔

ماہر پٹی یاد آتی ہے خدا کرے کہ ہر سال ماہر پٹی کا سفر ہوا کرے۔
شاد عفی عنہ

جناب محمد امام الدین صاحب۔

مزاج شریف۔ ایک زمانہ دراز کے بعد میں آپکو خط لکھ رہا ہوں یقیناً کہ آپکو ضرور شکایت ہوگی اور آپکی گنجائش شکوہ سنجی بجا ہے۔ کہ یا تو وہ روزانہ ملاقات یا یہ فراق کہ برسوں سے سلامے نہ پیامے۔ اسکے دو وجوہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ اسباب کچھ ایسے درپیش آئے اور آئے ہیں کہ میں خود اپنے آپکو بھول گیا۔ دوسرے جب کسی آپ یاد آئے

میری ندامت ٹھٹھ لگا کے رو برو آئی اس پس و پیش میں قدم آگے نہ بڑھا
اور سخت انفعال ہوا۔ آپ کا خط جو محمد علی صاحب کے نام آیا تھا۔
جس میں مسئلہ ابرو لونکے ذریعہ سے اپنے بچے یاد کیا ہے۔ میری ندامت کو
دور کر دیا۔ اب ندامت تو دور لہذا یاد فریب۔ اب آمد تمیم برخاست
اسلئے میں آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔ یقین ہے کہ میری اس رام کہانی سنی گئی
اب آپ بھی میری عدم تحریر کا گلانا کرینگے۔

یقین ہو کہ آپ بہت خیریت سے ہونگے۔ ابرو لون کا بنانا مجھ کو مان سے
آتا اور فی الجملہ خط میرا صاف ہوا ہے۔ ایسا کہان سے صاف ہوتا
جب تک آپ کی فیض بخشی نہ ہوتی۔ پہلے میں آپ کی دلی توجہ کا شکر گزار اور بعد
اپنی مشق اور نیز دوسرے استادوں کا جنکی صحبت سے بمصدق

مستاع نیک ہر دوکان کہ باشد

فیض پایا۔ دو سال سے مشق خط تو یک قلم ترک۔ مگر اب ارادہ ہے
کہ کسی کتاب کی نقل کروں۔ البتہ ابرو لون کا شوق باقی ہے۔
کیا یہ ممکن ہے کہ کسی کہی ہفتہ عشرہ میں آپ مجھ سے ملیں اور شغل نہ ہی
صرف یہی کافی ہے۔

خوشاوقتی و خرم روزگارے

کے یارے برخوردار وصل بارے

شاد و عفی عنہ

عزیز القدر ناک پر شاو۔
نقل درخواست حکیم طالب افندی بھیج کر لکھا جاتا ہے کہ اس قدر کم رقم کا
ادائہ کرنا موجب بدنامی ہے فوراً ادا کر کے اطلاع دین یا وہی رقم بیان
بیچدین کہ انکو دیکر رسد طلب کیجاگی فقط
شاو عفی عنہ

راجہ اندر کرن بہادر۔
محبت نامہ مع دانہ ہائے ابنہ باغ آن مہربان وصول بہت شمول ہوا
فی الحقیقت ابنہ ہائے متذکرہ کے ذائقہ خوش سے علاوت اور لطف
بے اندازہ حاصل ہوا فقط
شاو عفی عنہ

مہربان من ارشاو۔
۲۰۔ رمضان ۱۳۳۷ء میں اپنے ایک قصیدہ بہج ظل سبحانی بغض اصلاح
بھیجا تھا افسوس ہے کہ وہ قصیدہ کامل پانچ ماہ تک نظر انداز رہا۔ جو
بیان کرنا باعث طول اہل ہے۔ آج میں نے اُس قصیدہ کو اپنے
کس میں پایا۔ ابتدا سے آخر تک دیکھا۔ یہ قصیدہ بہت کم نوحی سے
لکھا گیا ہے اور ایسی زمینین قصیدہ کے قابل کم ہوتی ہیں۔
اسکی اصلاح میں وقت ضائع کرنے کے عوض دوسرا قصیدہ

اپنی طرف سے لکھ دینا مناسب خیال کیا۔ مگر مجھے اس قدر فرصت کمان کہ قصیدہ کی زمین ناپتے بیٹھوں۔ بہر حال اسکو کہیں کہیں بست کر دیا مگر یہ قصیدہ بالکل مرفوع القلم ہونے کے قابل ہے۔ کسی اور شگفتہ زمین میں لکھئے۔ قصیدہ لکھنا ٹھڑکی کھیر ہے۔ ابھی تغزل ہی کا شوق رہے۔ جب اس میں کچھ شدید ہو جائے تو پھر قصیدہ مثنوی جو چاہے لکھ سکتے ہیں ایک ایک زینہ چڑھتے خیر اگر برا نہ شوق ہو تو مضائقہ نہیں کچھ لکھئے۔ قافیہ کا پہلو بٹھانا سیکھئے۔ فقط زمین ناپنے سے کیا ہوتا ہے اگر زمین سُندھی بھی ہو تو کلام بے اصول نہونا۔ اسکا خیال رہے۔ فن شاعری بہت مشکل ہے۔ موزونی طبع اور بات ہے آپکے اور آپکے فرزند کے ایک دو غزلین طرح اور غیر طرح میں پہونچی تین اُس وقت میں مامریلی میں جو ہی کی عطا کی ہوئی جاگیر ہے اور جبکو حضرت نے اپنے قدمِ مہینتِ لزوم سے رونق دی تھی۔ ہمراہ رکاب حاضر تھا۔ خدا جا وہ لفافے شاگرد پیشوں نے کمان رکھ دئے۔ ہر چند تلاش کے گئے مگر نہیں ملے۔ اگر آپ کے پاس نقل ہو تو نقل النقل بھیجئے اور اپنے فرزند سے بھی لکھ دیجئے فقط

شاد عفی عنہ

میکش خجائہ معانی پنڈت سورج بہان صاحب۔

پہلے کی تاریخ تو ضرور پہونچے ہوگی۔ تلاش تاریخ میں ایک رمادہ عیسوی
نکل آیا۔ پانچ عدد کی کمی تھی تعداد اشعار سے پوری کر دی گئی۔ چنانچہ
قطعہ تاریخ عیسوی بھی منسلک ہوا ہے یقین ہے کہ ہر دو قطعہ بروقت
آکھو پہونچے ہونگے فقط

تاریخ

| | |
|--|---|
| چمپا میکش کا دیوان ان دنوں شاد کیلے ہین ہول یارب کیسے کیسے جھکتے ہین ہزاروں ہی عناد دل نہیں یہ بوستان رشکِ م ہے | عجب انداز اور شانِ سخن ہے چمن ہے یا گلستانِ سخن ہے بہار افزا وہ بوستانِ سخن ہے مصنف جسکا رضوانِ سخن ہے |
|--|---|

لکھی تاریخ بالقداد اشعار
کہ یہ بوئے خمستانِ سخن ہے

شاد عفی عنہ

سرشار فی وقار۔

آپکا قاعدہ ہے کہ جب کسی آپ کا جی کہیں باہر جانی اور یار ان طریقت کے
ساتھ رنگ رلیان منانے کو چاہتا ہے تو آپ بیماری کا عذر
لنگ پیش کرتے ہین اور بیماری بھی وہ جسکو کوئی دیکھ نہ سکے کسی تو
تقبہ غلبہ چشم کے اندرونی طبقات کے ساتوین پردے میں درد

ہوتا ہے۔ کبھی قلب کی حرکت ثانی کمزور ہو جاتی ہے۔ غرض کہ گر کر مری کے
ہمانے سے آپ کُسا کشمیری کے گھوڑے بجاتے ہیں اور کبھی کانٹا
لگنے کا حیلہ کر کے بہرائج کے مینار سے مقابلہ کرتے ہیں۔ مگر واہ رے
مین۔ آپ کا ایک کشمیری بیچ بھی مجھ سے نہیں چل سکتا۔ ۵

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من اندازِ قدرتِ رامی شناسم

راے مری دہر کے باغ امین آپ کا الگ تلگ رہنا خالی
از غلت نہیں۔ کوئی سبب خاص ضرور ہے۔ ع۔

برائے پختن شبنم گر بختہ کا شو

مری دہر کا باغ کوئی تیلگری یا اتوئی کمانڈیا تینی نال یا تما لیشہ۔ یا
وار جنگ نہیں ہے کوئی سنٹیریم نہیں کہ وہاں آپ بتدل اب ہوا
کے لئے گئے۔ مطلب سعدی دیگر است۔ ع۔

من خوب می شناسم پیرانِ پارسارا

مگر ہاں کہئے تو۔ پرسون شب بین مین لئے جو رقبہ بھیجا تھا اسکی عبارت
کیسی تھی۔ آپ کو دعویٰ تھا کہ لکنو والوں کے مقابل او خصوصاً سرشار
کے مقابل کوئی نثر نہیں لکھ سکے گا مگر اب بھی مانو گے کہ نہیں کہ ہم
حیدر آبادی بھی کچھ لکھ لیتے ہیں۔ سچ کہنا کہ بارش کی کیسی عمدہ سبزی نشین

کہنچکے دکھائی تھی۔ درحقیقت اس سین کے پڑھنے سے بارش کا سماں ضرور بندہ گیا ہوگا۔ اور مے و محرقانہ ساقی و جانانہ کی ضرورت دل میں یاد آئی ہوگی۔ مگر اب تو اس بڑے پے میں یہ اوٹھ کی جو سوہتی ہے اسے بڑھیس کہتے ہیں۔ باقی عند الملاقات فقط

شا و عقی عنہ

مہربان۔

کسی انگریز سے اُسکے سررشتہ دار نے کہا کہ صاحب ہمارے ملک کا سب سے بہتر میوہ آم (اسے نیشکر کہا) اونہیں نہیں۔ آم و ام نہیں تمہارے ہندوستان کا سب سے بہتر میوہ جبکہ ہم پسند کرتے ہیں پھوٹ ہے۔ یہ جربستہ فقرہ سینہ بہ سینہ چلا آتا ہے۔ واقعی کیا بات کہی ہو واہ رے ہندوستان۔

جوابات کی خدا کی قسم لا جواب کی

جوابات کی بے نیکی۔ اب اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ اتفاق سے اس ملک کو کوئی بحث ہی نہیں۔ یورپ میں بھی ہر ملک میں نفاق ہے مگر ملک بادشاہ کو فائدہ کہ لٹلاروس میں نکست۔ ووم میں مرادسٹ۔ فرانس میں سوئٹسٹ۔ جرمنی میں۔ کیمنسٹ برطانیہ اعظم میں پارلسٹ وغیرہ۔ لیکن غیر ملک کے ساتھ جنگ چھڑی اور سبے عایا میں ایسا ہو گیا۔

ہندوستان بالکل اسکے ضد جہان کہیں جنگ چھڑ گئی تو بس۔
 دبلے دم آپ بھی اُدھر ہی کی گانے لگے فتح کے نقار چھی اپنے اپنے
 حلوے مانڈے سے کام ہے۔ آپنے جو لکھا تھا کہ فلان فرقہ حیدر آباد
 پر فلان غالب آئے اور اسپر آپنے بڑی خوشی ظاہر کی تھی۔ مگر مجھے
 آپکی رائے سے اتفاق نہیں ہے۔ کیونکہ تو تو مین مین سے ہمارے
 ملک کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور نہ ہمارے مذهب ملک مین یہ بات اچھی
 نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ ہاں اگر دو فرقوں مین یہ بحث پیش ہو کہ
 سرشتہ تعلیم کا کورس یون بدلنا چاہئے۔ انگریزی کے اور عربی کی
 نایاب کتابوں کا تلنگی اور اردو مین ترجمہ ہونا چاہئے۔ ڈاکخانہ کے
 محکمہ مین ان ان ترقیوں کی ضرورت ہے۔ ریلوئی شاخ مین ترمیم
 طلب امور یہ ہیں۔ حکام کے انسداد رشوت ستانی کے ان ان
 ذرائع سے فکر کجائے۔ گورنمنٹ کے مصارف سالانہ کی تخفیف مسئلہ پر
 غور کریں تو البتہ چشم مارو شن دل ماشاد۔

اللہ کا شکر ہے کہ اب ہم حیدر آبادی ماشاء اللہ ترقی کر رہے ہیں
 بیچیس برس اُدھر کیا تھے اور اب کیا ہیں۔ زمین اور آسمان کا
 فرق ہے۔ اللہم زد فرزد۔

شاد عفی عنہ

جان پد راجہ چندا پر شاہ بہادر۔

کل پنڈت جی کی زبانی مین نے بہت خوشی سے سنا کہ جب وہ
تمہارے ساتھ ایٹ ہوم مین گئے تھے پلٹتے ہوئے فقیر و نیکو لوگوں سے
تمہاری گاڑی کا پیچا کیا اور تمہارے ہمراہیوں نے انکو انعام دیا
جب وہ لوگ نظر سے اوجھل ہوئے تو تم نے کہا کہ (ایسے سٹون
بد معاشوں کو کچھ دینا صرف یہ دیکھنا ہے کہ ہم امیر ہیں ورنہ نظر ثواب
انکو دینا میری رائے میں خلاف) یہ فقرہ مجھ سے پنڈت جی نے کہا
تو میرے دل پر اثر ہوا اور تمہاری اس فراست اور خیالات کا حال
سُنکر خدا کا شکر ادا کیا۔

اللہ تعالیٰ تمہیں عمر طبعی عطا کرے۔ آمین۔ بیشک اس قسم کے
فقیر و نیکو دنیا ثواب نہیں بلکہ اظہارِ امارت ہے اور یہ خیال بھی لوگوں کو
ہوتا ہے کہ میرا نام ہوگا۔

خیرات تو اُسی کا نام ہے جو اپنا رزق آپ پیدا نہ کر سکتے ہوں
انکو دین۔

یہ کیا معنی کہ ادھر چار پیسے ملے اور سبندی خانے پہونچے
اور مزے اُڑائیں۔ جب نشہ مین چور ہوں تو راستہ سے آلوں گے
چھپر کر لڑائی مول لیں اور جوتی پیزا رہو جائے یہ تو ثواب نہیں بلکہ

لیکن جس قسم کی خیرات جاریہ علی آتی ہے اُسکا اس مغلیٰ ریاست میں روکنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔ بہر کیف مجھے تمہارے اس خیال سے بڑی خوشی ہوئی۔ خزانہ دار کو حکم دیا گیا ہے کہ تمہیں اس جلد و میں پانچ اشرفیان فوراً دیدے۔ خدمتگار کو بھیج کر منگوالو۔

ہاں خوب یاد آیا میں نے سنا کہ آج تم نے بھرننگ کو پٹیا آدھیوں ہاتھ چلا نا بالکل بد تہذیبی ہے ان پانچ اشرفیوں میں سے ایک جرمانہ اب چاہی رہ گئیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے بہتر بہ از پد رہو۔ اور راجہ چند و لال کا نام روشن کرو۔ تم نے کل کو نئی کتاب شروع کی اس سے اطلاع دو۔ گلو ریا صاحب برابر آتے ہیں کہ نہیں۔ اخبارات کا دیکھنا ضروری سمجھو۔ جو پڑھتے ہو شب میں پڑھو۔ تک اسکو مکر دیکھا کرو۔ شب کا پڑھا ہوا زیادہ یاد رہتا ہی فقط شاد و عفی عنہ

مہربان۔
آپ نے حکمرانی کے اصول پر جو مضمون لکھا ہے ماشاء اللہ طبیعت کو بہت زور دیا واقعی اچھا مضمون ہوا اگر حکمرانی کے چند اصول ہیں جنکے بغیر حاکم حکومت نہیں کر سکتا۔ گویا وہ اصول تہذیبی حالت کے نظر کرتے حکمران میں ضرور ہونا چاہئے۔ ورنہ طعام بے نمک۔

پہلے۔ نصفت پسند ہو۔

دوسرے۔ متعصب ہو۔

تیسرے۔ جفاکش اور بیدار مغز ہو۔

چوتھے۔ رحم و غضب بر موقع استعمال کر نیکی لیاقت کہتا ہو۔

پانچویں۔ عباس اور مصرف ہو۔

بدون ان پانچ باتوں کے حاکم کیسا ہی عالم اجل اور فاضل یا بند
شرع کیونکہ نہیں ہوتا۔ کبھی حکومت کرنے کے قابل نہیں سمجھا جاتا۔ اگر
یہ باتیں صحیح ہیں اور پسند کرتے ہو تو اپنے مضمون میں کسی موقع مناسب
پر تکبہ ملا دیجئے ورنہ خیر۔ واسطہ آید بکار۔ آجکل سالگرہ مبارک کے
جلسوں کی جو طرفہ دہوم و ہام ہے ہر کہ دمہ بگانہ و بیگانہ رعایا و سرکارین
اس چوتیسویں سالگرہ مبارک کی تقریب منانے میں سرگرم ہیں۔

یہ صرف ہمارے حضرت خداوند نعمت کی عدل گستری اور رعایا پروری
ہی۔ اصول حکمرانی میں نے جو باتیں بتائیں انہیں سے اکثر صفات
سے حضرت کی ذات بابرکات موصوف ہے۔ جب ہی تو یہ جان تیار یا
اور اظہار خوشنودی یہ عقیدت نامہ رعایا کی جانب سے ہو رہی ہیں۔ ابھی
کوئی قصیدہ کئے۔ میں بھی فکر کرتا ہوں فقط

شاد و عفی عنہ

مہربان۔

میں آپکی فراست کا قایل ہو گیا اور کیون نہ قائل ہوں۔ خیر سے جو سہو جتی
 بنے تکی جسکا اور نہ چہور۔ آپکو خدا نے اونٹ کیون نہ پیدا کیا جسکی
 کوئی کل ٹھیک نہیں۔ میان یہ مانا کہ بعض اوقات سلطنتوں کے گورنمنٹوں کو
 حسب مصلحت ملکی بدرجہ مجبوری ایک فرقے کو دوسرے فرقے سے
 لڑوا دینا پڑتا ہے مگر کب جب گورنمنٹ مستقل طور پر نہ قائم ہوئی ہو۔
 اس طوائف الملوکی کے زمانے میں اگر کل رعایا اور کل ماتحت صوبے
 ایک ہو جائیں تو گورنمنٹ ہاتھ سے جاتی رہے۔ دور کیون جاؤ۔
 ہندوستانی تاریخ دیکھو جب دوسری حکومت کے نزدیک یہ بات
 ثابت ہوئی کہ مختلف اقوام ہند بڑھتی اور زور پکڑتی جاتی ہیں۔ تو جو
 قوم زیر دست تھی اُسکو دد دیکر طاقتور قوم کو نیچا دکھایا۔ اور جب اس
 زبردست قوم نے اپنی قوت کے زعم میں سرکشی کی تو اور قوموں کو دد دیکر
 اسکی طاقت کو توڑ دیا۔

بہادر سکھوں اور شجاع مرہٹوں اور ثواب ناظم بنگالہ اور شاہ اوڈ
 کی تلوری اور گلچلے پوربیوں اور ٹیپو سلطان اور حیدر علی میسوری کو باہم
 بیٹے بعد دیکرے۔ شے دیکر جو تانا۔ بس کنون میں سے صاف۔ انکی
 طاقتوں کو گٹا گٹا کر یہ حکمت عملی کی کہ مرہٹا سرداروں کو باہم لڑوا دیا۔

وہ اپنی اپنی فکر میں تھے۔ ہر سردار چاہتا تھا کہ میں ہی دوسرا سیوا جی ہو جاؤں
 اس بیوٹ کا یہ نتیجہ ہوا کہ مرہٹوں کی قوت زائل ہو گئی اور باہم ٹھہر بھڑک
 اس طرح لڑ پڑے جیسے مرغباری میں اسیل لڑ مرتے ہیں۔ پہر تو تلوار و نکی
 بجلیں اس طرح چمکین کہ خرمن ہستی بھلس کے خاک ہو گئی۔ حریف کی بن آئی۔
 ہاں مجھے خوب یاد ہے کسی وقت میرے نانا خدا بخشے جنگو زندہ تاریخ
 کہنا اس وقت بچا تھا کہی اس قسم کا ذکر آیا تو فرماتے تھے کہ انگریزوں کا
 یہ مقولہ ہے کہ ہم نے ہندوستان مسلمانوں سے نہیں لیا بلکہ مرہٹوں سے
 لیا۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے اب خدا جانے کیا قول فصیل ہو مگر قول فصیل
 وہی ہو گا جو پہلے انہوں نے بیان کیا۔

اس وقت امن و امان ہے۔ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی عدل گستر حکومت
 نے سب بساتوں کو چین سے رکھا ہے۔ اگر ایک فیوڈٹری ریاست کسی سیر
 میں جنگ ہو تو سرکار انگریزی بیچ بچاؤ کر دیتی ہے نہ کہ اور لڑو انیوالی
 بہر حال عناصر میں اعتدال رہنا صحت کی دلیل ہے۔ اسی طرح رعایا
 میں امن کے وقت اتفاق ہونا دلیل استحکام ریاست ہے۔ ع۔

بسیار سفر باید تا بخت شود خاے

والسلام۔

ناصر مشفق شاہ عفی عنہ

عزیز

تمہاری بیوی جو حبت کو سدہا رین خوب ہوا۔ روز کے ذکر سے سے
 بچے۔ وائٹ المرض تہین۔ ہزار ہا و پیہ تمہارا ر باد ہو گیا۔ مگر اسکی بیماری میں
 فرق نہ آیا۔ سچا بھی ہوتے تو وہ اچھی نہو تین مشیت سے اسکا مرض مع
 بھی تھا۔ تم نے جو اپنے زہد و ورع کی کیفیت بیان کی ہے مجھے ہنسی آتی ہے
 عزیز من تمہاری عمر ہی کیا ہے۔ خدا خدا کر کے چھی سوین سال میں قدم
 رکھ کر دو مہینہ کا عرصہ ہوتا ہے۔ یہ موسم اور زہد پرستی۔ اللہ اللہ۔
 عشق پرستی میں بہت مزا ہے مگر فسق و فجور سے مطلب نہو۔ ۵

شاد

جی میں ٹہنی ہے عشق کرین ایک حور سے
 آتا ہونگ یار و نکو فسق و فجور سے

آدم بر مطلب۔ جو کچہ گذری اسکو غنیمت جان لو۔ اس بچاری کے مزیکا
 غم نہ کرو۔ مگر ہاں اسکی اطاعت اور فرمانبرداری تمہیں یاد آتی ہوگی خیر
 دعا کرو کہ خدا منفرت کرے۔ اگر تم حبت میں جاؤ تو وہی حور پیکر ہو کر
 تمہیں نصیب ہو۔

میرے عزیز تم نے جس پہلو میں اپنے زہد و ورع کا ذکر کیا اس سے
 میں تازہ گیا۔ یعنی تمہارا یہ مطلب ہے کہ آزادی نہو بلکہ پابندی ہو اور
 کسی شریف خاندان میں جا پہنچیں کسی کو عقد میں لائیں یہ سب صحیح مگر

پہلے یہ دیکھ لو کہ جیسی تم چاہتے ہو ویسی تم کو ملے گی کہ نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہرگز نہ ملیگی۔ اتنے اوصاف کس میں جمع ہونگے۔ فارسی آرد و عربی پڑھی ہوئی ہو۔

حدیث و فقہ سے واقف ہو۔ حسین ہو شریف ہو۔ متمول ہو۔ شاہی ہو۔ یہ تو وہ بات ہے۔ نہ نومن تیل جلے گا نہ را دہانا چے گی۔

حیدر آباد میں ایسی تعلیم یافتہ شریف زادیاں بہت کم کیا مغنے عنقا کہنا چاہئے۔ ہاں ہندوستان میں سنتے ہیں کہ ایسی ہیں۔ مگر انکے رویہ اعتماد نہیں۔ برائیں ہم ہونڈتے ہیں کہ جست و کہ نیافت اللہ اللہ خیر صلاح۔
شاد و عفی عنہ

پرتو خورشید امارت نواب بہرام الدولہ بہادر۔
میں نے اس وقت اپنے ایک قدیم دوست روحانی سید عبدالعلی حقانی کی آپ سے سفارش کرنے کے لئے قلم اٹھایا ہے۔

اگر میرا قیاس غلط نہ تو یقین ہے کہ آپ کو مجھ سے جو محبت ہے وہ میری اس سفارشی تائید کے منافی نہ ہوگی۔ بلکہ اسید وار کے مؤید و حصول مدعا کے لئے باعث ہوگا۔ اس موقع پر سید عبدالعلی صاحب کے خاندانی حالات اور انکے اعزاز اور وہ تعلقات جو اس خاندان سے چلے آتے ہیں ان کا بیان ایک تکلف ہے۔

وہ اس وقت مستیث ہیں اور آپ کو سبب الاسباب نے بچا لیا اور اسبابِ دنیوی کے انکے لئے ایک ذریعہ سبب گردانا ہے علاوہ اسکے آپ میرے محب ہیں اور میں آپ کا دوست صادق ہوں جسکی سفارش کیجاتی ہے بطریق اولیٰ ہم دونوں کا خیر خواہ دلی ہے۔ جو ہر طرح لایقِ قدر اور رعایت ہے۔ قصہ مختصر۔ انکے مقدمہ انعام کے متعلق جو فیصلہ ہوا ہے اسکی تعریف اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ حق بھدار رسید آپنے انصاف کیا۔ مستیث اپنی داد کو پہونچا۔ مگر پنج سالہ نذرانہ کی پینچ ایسی ٹھڑی کہیر ہے کہ جبکی تعمیل میں نہ صرف وہ عاجز ہیں بلکہ آپکی سیرت میں اور انصاف کے مقابل ایک ادنیٰ معاوضہ ہے۔

میں یہ نہیں کہتا اور نہ آپ مانیں گے کہ ایک قلم آپ اپنے علاقہ کے قانون کو بدل دیجئے۔ مگر رعایت اور مروت بھی ایک شان ہے۔ اگر یہ اس حکم سے مستثنیٰ کئے جائیں اور انکا یومیہ جو آپکی خیرات کا سوان حصہ ہے جاری ہو جائے تو میری سعی مشکور ہو۔

مستیث ممنون ہو۔ آپ عند اللہ ماجور ہوں۔ اگر بنظر امعان دیکھا جائے تو ہم اور آپ بھی اکثر ابواب میں بقدر مراتب مختلف مراعات و مراحم خواہندہ سے مستثنیٰ کئے گئے ہیں۔ اور یہ استثنائی محلِ انتظام نہیں سمجھی گئی۔ فس علیٰ ہذا۔ آپکے قیمتی وقت کا تہوڑی دیر کے لئے جو غل ہوا وہ صرف

اقتصادِ محبت کا باعث ورنہ یہ میری عادت نہیں۔ اب میں اپنی تحریر کو اس
شعر ختم کرتا ہوں ۵

ایو یار باؤ فائے سخنے بہت گوش کن
تا ساغت پرست نبو شان و نوش کن

شا و عقی عنہ
شیرنستان امارت نواب صاحب نواب سلطان الملک بہادر
آپنے فرمایا تاکہ عدم صید افگنی با مجرم ہے بشرط ممکن ایک ہفتہ کی اجازت
مضوریہ گانوالی سے لیکر آپکے ہمراہ لطف شکار اٹھاؤں ۵

خوش آن روزگارے کہ بے سنج و غم
نشیند آسودہ یاران بھیم

شکار کی خوشی نے میری عقل پر ایسا دبا دیا کہ میں نے بھی چٹ سے
اقرار ہی کر لیا کہ سرکار سے اجازت لیکر آکیو اطلاع دو گنا۔ اسکی پوری
مثال وہی ہوئی کہ (خوشی میں بندگی بھول گئے) بسنت کی خبر ہی نہ رہی لہٰذا
سالگرہ مبارک کی تقریب میں فوج کی طرف سے جو جشن ہو نیوالا ہے
اس میں مخلص کی شرکت ضرور ہے۔ میں آپکے ساتھ ہر جاؤں تو ادھر
غیر حاضری کے رجسٹر میں دہرا جاتا ہوں۔

سب چو کرطیان بھول جاؤں گا۔ جل جلالہ شیر کا شکار کیا ہو گا۔ میرا تماشا

ہو جائیگا۔ غالباً میرے اس عذر کو آپ عذر لنگ نہ سمجھیں گے۔
 انشاء اللہ تعالیٰ۔ یار باقی صحبت باقی ہر کسی موقع پر کیا مزا ہو گا کہ ادھر
 گریا کا موسم۔ مے۔ اور جون کا مہینہ۔ اور وہ گھسان صحرا جسین اونچے اونچے
 سوکھے درخت آپ اور میں دونوں .. ۵۔ پورے ہوئے شیر کے ملک الموت
 بنے بیٹھے ہوں۔ ادھر ہانکا ہوا اور شیر پیر تاڈا کرتا ہوا یہ نکلا اور وہ گولی
 چلی والین۔ اور وہ ان اُس پار شیر چارون شانے نچت۔ ادھر آپ
 ادھر میں۔ دونوں اپنے اپنے نشانے کی تعریف کے پل باندہ رہے ہوں
 یہاں تک چوڑو تیا ہوں۔ اب اسکا تصفیہ کہ صی کسکی بندوق سے نشانہ اعل ہوا
 وہ برسر موقع دیکھا جائیگا۔

اگرچہ ایک چوٹی بات کے لئے پانچ منٹ آپ کے وقت کے ضایع ہوئے
 مگر شکرا کا سین اس صفحہ کا غد کے چٹیل میدان میں ایسا کیچ کے دکھایا ہے۔
 کہ باید و شاید۔ اپنے میں آپ اسکو پڑا ہر خوش نہوتے ہوں اور لب پر
 ہنسی نہ آئی ہو تو میرا ذمہ۔ تصدیع معاف خدا حافظ زیادہ آیات دمانی
 و اتحاد قلبی دایم باد فقط

شاد عفی عنہ

عند لیب گلستان سخن حضرت وجد دامن غمہ سنج باشتی۔
 کل موی محمد عبد اللہ صاحب نے آپ کا ایک شعر سنا یا جو در حقیقت

و جہد کر نیکی لایق ہے۔ سبحان اللہ۔

رحمت ہو پس و پیش شفاعت ہو چپ و راست
کس شان سے آتا ہے گنگار تمہارا

واقعی رحمت اور شفاعت کی اچھی تقسیم ہوئی۔ دوسرے مصرعہ میں۔
(کس شان سے آتا ہے) اسونے پہ ساگا ہو گیا۔ کیا کہنا
آپ کی ذات حیدر آباد کے لئے نہایت مغنمات سے ہے۔

میں نے تو خیال کیا تھا کہ آپ نے مجکو فراموش کیا مگر صد شکر کہ میری
یاد دل میں ہے۔ ایک زمانہ کے بعد آپ کا کلام سُننے میں آیا۔ کیا اچھا ہو
کہ گاہے ماسے لطف صحبت کی آپ ہم بہار لوٹیں۔ اس قافیہ گنگار پر
دوسرا شعر اسکے مقابل کا ہونا محال ہے مگر مجھے بھی اسی قافیہ پر ایک شعر
فی البدیہ شب میں یاد آیا جسکو میں اپنی یاد کے حوالے کر کے آپ کے پاس
بھیجتا ہوں۔ کیا میں اور کیا میری شاعری۔ میں تو سپاہی ہوں۔ اس
سیدان کے فن سے البتہ واقف نہیں مگر ان کا

ایک ادنیٰ تلمیذ ہوں اسلئے اپنے کلام پر مجھے ناز نہیں تو فخر تو ضرور ہے
اب شعر شاد سنئے و ہو ہذا۔

بخشایش عاصی کا وسیلہ ہے یہی ایک
کہتی ہے مجھے حلق گنگار تمہارا

کبھی کبھی ضرور ملا کیجئے۔

غنیمت جان اس بل بیٹنے کو

والسلام فقط

شاد معنی عنہ

سرشار صاحب۔

میر امیلان طبع آجکل اکتساب علم سیاستِ مدن کی جانب زیادہ توجہ دے
ایڈریکھ اسمیتھ کی کتاب ولینتھ آف نیشن جو آپے تجویز کی تھی وہ پتہ نہیں
زیادہ موزون ہے اور حجم بھی بہت ہے مسٹر فاسٹ آکھنجانیکل لائق
اور فرزانہ سیم صاحب نے جو رسالہ مدن کی نسبت لکھا ہے وہ سیرے
پڑھنے اور ترجمہ کرنے کے لئے از بس موزون ہے۔ پندرہ بیس صفحوں کا
ترجمہ کیا ہے تاکہ مطالب غوامض ذہن نشین ہو جائیں ترجمہ سے ذہن
اور قوتِ دراکہ کو بڑی مدد پہنچتی ہے۔ آج کسی وقت ترجمہ سناؤنگا
غضب یہ ہے کہ انگریزی میں تھوڑی سی کسر لگئی۔ اردو اور فارسی
تو بفضلہ اچھی طرح مہارت حاصل ہے۔ ویکٹے رفتہ رفتہ اس میں بھی نگاہ
حاصل ہو جائیگی شکسپیر کے پلیز مین سے چرچری بی بی (شرلو) کا ترجمہ
نظم میں ہو تو کیسا۔ مثنوی ہو گلزارِ نسیم۔ تمدن تحفۃ العراقرین کے رنگ میں
آپکی مثنویاں بھی اسی بحر میں ہیں۔

اسلئے ہم بھی چاہتے ہیں کہ انہیں بجور میں شناساوری کریں اور
درمقصود لائیں۔

مجھے بھی یہ چھپاتا ہوا رنگ بہت پسند ہی۔ پہلے میں نے دس بارہ
شعر مجھ پر مسدس مقصور میں کہے تھے۔ یوسف زلیخا جامی۔ اور شنوی زلالی
اور غنیمت کے رنگ میں۔ مگر اب دوسرا دہرا اختیار کیا۔

ایک صاحب نے جو خواہ مخواہ میرے شاگرد بننے میں۔ ایک
شنوی اصلاح کے لئے بھیجی ہے پڑھے گا تو مارے ہنسی کے لوٹن کبوتر
بن جائیگا۔ کہیں تو۔

آیا تاکسی شہر میں اک ہنس بچارا

یہ طرز ہے کہیں۔

عزیز و حق تقا لے کبریا ہے

جل جلالہ یہ صاحب اگرچہ قوم کے بنئے ہیں مگر صاحبِ عزت و منصب
ہیں۔ فرمایش کی ہے کہ اس شنوی کے لئے نام تجویز کروں۔ بنئے کی
رعایت کے مطابق میں نے چھوٹے ہی ترے سے کہا کہ اس شنوی کا نام
نپیری۔ سچ کہنا کہ کیسی پتی ہوئی۔ اگر یہ صاحب حلوائی ہوتے تو اس
شنوی کا نام پنچ میل مٹھائی رکھتا۔ برنی۔ پیڑا۔ لڈو۔ گلاب جامن۔
آمرتی۔ سب ایک چکیر میں۔

اور اگر گند ہی ہوتے تو شنی عطر مجموعہ نام موزون تھا والسلام
شاد عفی عنہ

مہربان۔

دونوں غزلین میں نے دیکھیں۔ پہلی غزل تو بالکل ٹھیک نہ تھی۔ مگر
اسکو کیئے۔ دوسری غزل میں کوئی شعر چڑھا ہوا نہیں تھا اور طبیعت پر
زور دیکر لکھا کیجئے فقط

شاد عفی عنہ

سرشار صاحب۔

آپ کا خط پہونچا۔ فور دیکھا۔ خوشنویسی کا چشم بد دور آپ پر خاتمہ ہے
آقاہ۔ اب آپ بھی نام خدا ایسے ہوئے کہ اخبارات کا مطالعہ شروع
کر دیا۔ یہ کیا جاتی دنیا دیکھی۔ اجی مہربان کیا آپ خواب دیکھ رہے ہیں
یا سچ مچ اپنے جام سرشار میں ٹرانسوال کے جنگ کا سین دیکھ رہے ہیں
خیر مجھ سے سنئے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ وزیر اعظم انگلستان نے دل میں
ٹھان لی ہے کہ چاہے جو کچھ ہو جنگ ٹرانسوال ٹل نہیں سکتی۔ گویا
قضاے مبرم ہے۔ یہ مقام جنوبی افریقہ میں واقع ہے اس میں سلطنت
ہالینڈ کے باشندے ڈچ لوگ بستے ہیں جنکو (بوریز) کہتے ہیں
انگریزوں کی بھی وہاں عملداری ہے۔ کیونکہ کسی کا قول ہے کہ آفتاب

ملکہ معظمہ قیصر ہند کی حکومت میں غروب نہیں ہوتا۔ الغیب اللہ۔
مگر دور از قیاس نہیں۔

انگریز اپنے آپکو انکا افسر گردانتے ہیں یا تو یہ قول فیصل سمجھے۔
یا زبردستی مگر زیر دستی کسنا (دبے دانتوں سے البتہ اگر کھو تو شاید)
راست آئے وہ لوگ انگریزوں کی اطاعت قبول نہیں کرتے ہیں۔

ہم چیز ہے ہستم کا نعرہ مارتے ہیں نامہ و پیام ہوتے ہوتے نوبت نجات
کہ اب اتمام حجت کے لئے آخری (الٹیمم) بھی نہ بھیجا جائیگا۔ اس سے
پُر ظاہر ہے کہ تیغے کل پر چڑھے ہوئے ہیں۔ بند و قین بھری ہوئی
تیار ہیں۔ تلواریں کاٹھی سے اگل رہی ہیں۔ بہادری کا خون رگ پر
میں ایسا دوڑ رہا ہے جیسے خوشہ انگور میں پانی دوڑتا ہے۔

کیونکہ انگور کا نام بھی کیا تاک کے لکھا ہے۔ جی تو خوش ہو گیا ہوگا۔
مٹہ میں پانی بھرا یا کہ نہیں۔ اس سب پر طرہ۔ آرم اسٹرانگ تو پین سے۔

بترسے مدعی ازمن کہ آتش در وہان ام

زبان حال سے کہہ رہی ہیں۔ اس سے مطلب میرا یہ کہ دونوں قومیں
محاربے کے لئے تلی ہوئی ہیں ورنہ تیغے کیسے اور شمشیر کیسے۔ شاید اپنے
دیکھا نہ ہوگا۔ پیند کے خار میں ہونگے کہ اخباروں سے یہ بھی ظاہر ہے
کہ آرنج فری ایسٹ کی ریاست نے بھی برٹش گورنمنٹ کے خلاف

ٹرسوال کے ڈچونکی طرفداری کرنے کے لئے ہتھیار اٹھانیکا وعدہ کر لیا
 الغرض یہ جنگ بہت بڑی جنگ ہوگی اور اس بات کا بیڑا اٹھایا گیا ہے کہ
 بہادر خون میں ضرور نہائیں گے اور جبکی فتح ہوگی وہ ناورد گاہ سے
 سرخرو آئیگا۔ جنگ بھی وہ گھمسان ہوگی کہ العظمت لہ۔ بہت مدت تک
 یاد رہیگی۔ مگر ہر پہلو و جوانب پر جب خیال کیا جاتا ہے تو انگریزوں کا یہ
 ہماری نظر آتا ہے۔ آئندہ ارادۃ اللہ غالب۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ جنگ
 ملتوی ہو جائے تو بہتر ہے اس میں مجھے انگلستان کے فرقہ لبرل سے کئی
 اتفاق ہے اگر لڑائی چھڑی تو میں جنگ کے کل نامہ نگاروں کی چٹیان خور
 پڑ ہو گا مجھے اس میں بڑا لطف آتا ہے۔

آنکھوں نہ دیکھیں اور شریک بھی نہ رہیں تو کیا اب پڑہ پڑہ کر بھی مزے
 نہ لیں۔ اخباروں کے جنگی نامہ نگار بھی ستم ڈھاتے ہیں اور جان پر کیل کر
 میدان میں جاتے ہیں۔ وہ جو سوال اپنے میرے آزمانے کے لئے کیا تھا
 اسکا جواب یہ ہے کہ ہوں تو میرے نزدیک مونث ہے اور ابرو تذکر
 جس طرح بخارند کر اور تپ مونث ہے۔ والسلام

شاہد عفی عنہ

گیسوے عذار عفت۔

رویت ہر سال لالہ گون باد

حسن تو ہمیشہ در فزون باد

میں اس وقت خانہ باغ میں لبِ حوض آرام کرسی پر بیٹھا ہوں۔ میرے دروازے پر
ایک چوٹی سی تپائی معمولی لکڑی کی بنی ہوئی مگر پالش عمدہ کی ہوئی ہے
ساتنے نشیمیری قلمدان اُس پر رکھا ہوا ہے۔ ادھر میرے سر پر ابر حمت
شامیانہ بنگیا ہے۔ یہ بادل گنگھور گٹھا نہیں ہے مگر ہاں اس کی سائے سے
جلگرتک کو خنکی پہنچ گئی ہے میرے ہاتھ میں فسانہ آزاد ہے جس اراکا
قصہ دیکھ رہا ہوں مصطفیٰ کی جادو بیانی اور رنگینی عبارت کو قربان
کبھی تو حُسنِ آرا کی اضطرابی چمبان آزاد کی جنگ کے جانیکی بنا پر
ہوئی ہے۔ اُسکو دیکھ کر آنکھیں پر غم ہو جاتی ہیں اور اشک دیتی ہیں۔
اور کہیں میان آزاد کے وہ تسکین بخش خطوط جو انہوں نے معشوقہ
زرین کمر گلدن محبوبہ مطلوبہ ناظورہ مرغوبہ کے نام لکھے ہیں پڑا کر
ہنس دیتا ہوں۔

میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ تھوڑا سا وقت جسکاسین کینجکر میں نے
دکھایا ہے خدا جانے کیونکر آنکھوں کی آڑ پہاڑ ہو گیا۔ کہ دفعتاً کسی
خیال نے مجھے آمادہ کر دیا کہ فسانہ آزاد کو تھوڑی دیر کے لئے خیر باد
لکھ کر خط لکھوں یہ کون اور کسکی یاد تھی اللہ جانے۔

اجی وہ تمہاری یاد تھی۔ جو میرے دل کو مسوس کر رہی تھی۔ اللہ اللہ
یادِ سنِ خیر کمر میں نے قلم اٹھایا اور تمہیں خط لکھ رہا ہوں مجھے معلوم ہوتا ہے

کہ میں اپنے اُس خیال کے نتیجہ کو سوچ کر اپنے آپ خوش ہو رہا ہوں
یعنی یہ وہ خوشی ہے کہ توڑی دیر کے بعد میرا یہ خط تمہارے گورے گورے
حنائی ہاتھوں میں ہوگا اور تم اپنی جادو بہری سرگین آنکھوں سے پڑھ رہی
اور کوئی غیر معمولی مسرت ضرور تمہیں مسکرانے پر آمادہ کر رہی ہوگی۔
جبکہ باعث سے تم میرا خط پڑھ کر مسمیٰ مالیدہ لعل عنابی کے شرمانے والے
ہوٹوں سے مسکرا رہی ہوگی۔ ع۔

وہ لب پہ آئی ہنسی دیکھو مسکراتی ہو

خدا کرے کہ اس وقت کہ تم میرا خط پڑھ رہی ہو تمہارا خاوند میرا
دوست آن پہونچے۔

اس فقرہ پر چونک کر ضرور ایک نظر چو طرفہ دیکھ تو لیا ہوگا۔ مگر
گہراؤ نہیں۔ میرا دوست ایسا بدگمان نہیں کہ میرے اس صفائی دل کے
مذاق سے جسکی شہادت میں آئینہ سکندری حیران ہے ذرا بھی زردہ عمر
اور پراسپرا اشارا لہ تم خود عفت کوش ہو جسکی نسبت شاعر نے
کہا ہے ع۔

نماز پڑھتی ہیں حوریں بھی جبکہ دامن پر

اب یہ بتاؤ کہ وہ ابریشمی گون چومتنے لیڈی کرزن کے مشہور گون کے
جواب میں بنوائی ہے کب تیار ہوگی۔

جس وزوہ گون نہوہین اس روز کا نزالا حسن د کہا دنیا کہ ہم دور سی
 در و د پڑہ کے تہارے چہرہ زیبا پر ہو کین گے اور آنکھیں سینکین گے
 ایک بات ایسی سُناتا ہوں کہ ضرور ہنسو گی۔ بیان مخمور حیدر آباد می مجھ
 ملنے آئے اور دو بوتلین نذر د کہا یں۔ ماشاء اللہ حضرت مجھے بھی
 کوئی پریشان سمجھے تھے۔ میں نے وہ بوتلین دیکر کہا کہ حضرت یہ نئی بات
 کیسی۔ کیا یہ کوئی شربت ہے۔ مسکرا کر کہا کہ خداوند یہ شربت نہیں۔ یہ
 فرانسیسی شراب (آیا پانا) نام ہے۔ صافی اور لطیف القوام۔ چونکہ وہ
 اسوقت دہشت بنے ہوئے تھے اور یہ حرکت اُسی دُہن میں تھی اسلئے
 میں نے بوتلین لیکر سرشار صاحب کے پاس بھجوا دیں۔ کہ وہ
 اپنے کسی دوست کو تحفہً بھیج دیں کیونکہ وہ تو پارساہن باقی عند الملاقا
 کل اپنے میان اور اپنے پاگل چچا کو ضرور ساتھ لیکر اُوبہت دن ہوئے
 کہ ہنئے تمہیں دیکھا نہیں۔ آنکھیں ترستی ہین ۵

و سو اس ہی یہ دلمین ہمارے کئی دن سے

صدقے نہیں تمپر سے اُتارے کئی دن سے

محبت سی تمہیں دیکھنے والا اور تمہارا چاہنے والا عاشق پاکباز۔

شا و عفی عنہ

نشاط صاحب۔

تم لکھتے ہو کہ [بیانِ نیحٹ آجکل ہو رہی ہے کہ] [آئی] کے گیارہ عدد لین
یا اکیس۔ میرے خیال میں دونوں صحیح ہیں۔ گیارہ بھی لے سکتے ہیں اور۔
۲۱ بھی۔ میں تمکو ایک گز بتاے دیتا ہوں۔ اسکو ذہن نشین کر لو۔ ہمزہ کا
کوئی عدد دفن تاریخ میں نہیں لیا جاتا۔ لیکن جب یا پر ہمزہ ہو جیسے [پائی] [آئی]
(آئی) (بہائی) تو اس ہمزہ کی (ری) کی دو یا ہو گئیں۔ جب دو ہوئیں
تو خواہ مخواہ بیس عدد لئے جائیں گے مگر بعض شعرا نے دس ہی عدد لئے ہیں۔
لہذا اب ہمکو اختیار ہے کہ چاہے دس عدد لین چاہیں یا جیسا موقع ہو۔
اسیر لکھنوی جبکی استاد ی کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ امیر بینائی لکھنوی
سامس الثبوت استاد انکشاف شاگرد ہے ریاض خیر آبادی اور رتن ناتھ شار
لکھنوی بھی انہیں کے خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ وہ لکھتے ہیں ع۔

دعاے خلق دو اہو گئی شفا پائی

اسمیں (پائی) کے ۲۳ عدد لئے ہیں اور انکے شاگرد رشید شار داکھنیہ
کسی کے شوالے کی تاریخ بنا یوں کہتے ہیں ع۔

سرشار سال لکھو ہے خانہ خدائی

[خدائی] کی یا کے بیس عدد لئے ہیں۔ شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی کا مادہ
تاریخ سنو ع۔

ہمایون وسعود شد کہ خدائی

بعض استادوں نے دس عدد بھی لئے ہیں۔ جیسے ہمارے چھان اُستاد
نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی کا مادہ تاریخِ

شان و شوکت و جاہ و اقبال بے آئی

اسمیں دس ہی عدد لئے ہیں۔

فن تاریخِ دل لگی اور تاریخِ گوئی کوئی بازی طفلان نہیں ہر کسی نے
کیا خوب لطیفہ کہا ہے۔ تاریخِ برنہ آید تاریخِ برنہ آید۔

مجھ سے ایک صاحب نے پوچھا کہ بعض شاعر لفظ آئینہ کے (۶۶)
عدد بتاتے ہیں اور بعض (۷۶) اب آپ کیا فتویٰ دیتے ہیں۔

میں نے لکھا دونوں برسرِ حق ہیں اس منہ کر کے کہ لفظ آئینہ اگر
تقطیع میں (آ۔ ای۔ نا) رہے تو ۷۶ لین گے۔ اور اگر آئینہ بروزن
فعلن ہے تو ۶۶ لین گے۔ تم بھی یاد رکھو۔ کسی جانگلو شاعر نے اپنا آقا کو
خوشامد میں لکھا ہے۔

تمہارا شہ سے بڑا ہر مرتبہ ہے

معاذ اللہ۔ شاعر بھی گھامڑا اور انکے آقا بھی۔ اس میں اکہڑ اسی
باریکی ہے۔

تمہارا شہ (مفاعیلن) سے بڑا ہر (مفاعیلن) تہ ہے (فعلن)
(مر) کا لفظ بدعا ہے یہ تو وہی رسم۔

اے تاج دولت بر سر تازا بتاتا انتہا

والی مثل ہوئی۔ کسی بادشاہ کی شان میں ایک شاعر نے قصیدہ لکھا تھا۔
سرور بار ایک اور شاعر نے جو اُس شاعر قصیدہ لکھنے والے کا جانی دشمن
موقع پا کر عرض کیا کہ حضور اسکی تقطیع فرمائیں۔

اے تاج دو (مستفعلن) لت بر سر (مستفعلن) لت بر سر ستر
بادشاہ غضب میں آیا اور بیچارے شاعر کو دربار سے نکلوا دیا۔ خدا کی پناہ
ذرا سی بات میں عمر بھر کی فرمانبرداری ٹیسا میل ہو گئی۔
اب کاروبار سرکاری کا وقت ہے خدا حافظ فقط

شاد عفی عنہ

سوامی ہری پرشاد جی۔

آپ کا خط پہونچا اسکے مختلف مضامین سے آپ کے خیال کا پورا پورا ثبوت ملتا
چومیری نسبت اس وقت تک آپ کے دل میں ہے۔

خیر مجھے آپ کے اس اظہار سے بھی کچھ افسوس نہیں ہوا کہ بے سبب آپ کو
مجھ سے کیون عداوت ہو گئی۔ بقول شخصہ نہ میں آپ کے لینے میں نہ دینے میں
مگر سخت افسوس اس امر کا ہے کہ آپ کے دل صفا منزل میں (نفاق) نے
کیونکر گلبہ پیدا کی۔ آپ کی شان تو اس بات کی مقتضی ہونی چاہئے تھی اور
فقیری دراصل ہے بھی یہی کہ

صاف چون آئینمی بایشدن بایک و بد
بیچ چیز از بیچ کس درول نمی بایگداشت

اب رہا اپنے حضرت چندا شاہ صاحب پر جو حملہ کیا ہے
اس سے صاف اس بات کا اظہار ہوتا ہے ۷

خوشر آن باشد کہ سر دلبران
گفتہ آید در حدیث دیگران

چونکہ یہ غیبت ہے۔ اسلئے مجھے اسکے جواب دینے کی ضرورت تھی
حشر میں اس غیبت کا خود ہی فیصلہ ہو جائیگا جو کریگا وہ اپنے آپ پائیگا
میں قاضی نہیں کہ فیصلہ چکاؤں۔

مگر چونکہ اپنے شاہ صاحب پر میرا شد مخاطب کر کے حملہ کیا ہے
اور اس حملہ میں انکی فقیری پر اس بات کا دہن لگایا ہے کہ انہوں نے
تین عورتیں عقد میں لائیں۔ درست ہے درحقیقت جنکو فقیر کہتے ہیں
انکو میں اپنا مرشد سمجھتا ہوں۔ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ کیا
عقد مذہبی حرام اور حرام حلال ہے۔

واللہ میں نے بھی ایسا ہی سنا ہے کہ چندا شاہ صاحب ممنوعات
شرعی سے اجتناب فرماتے ہیں۔ نوذباللہ بقول آپ کے بہت
بُرا کرتے ہیں۔

۱۔ نظام الدین اولیا اور گرو نانک صاحب
وغیرہ وغیرہ ان بزرگوں سے آپ نے جو اپنے کو نسبت دی ہو
اگرچہ آپ کے لئے بڑی بات ہو اتنی سی جان گزیر کی زبان بے ادبی
معاف ۵

نہ کر دعویٰ تو ہر گز سیری کا شاد | کمان دڑہ کمان خورشید تابان
اسلام کے احکام سے نہ آپ واقف ہیں نہ میں۔ پھر ناحق ڈل رہا تھا
یعنی چہ۔

اب تو بحث اس پر ہے کہ جبکو دعویٰ تارک الدنیا ہونے کا ہے
اور جو اپنے کو مجر داوڑ متوکل سمجھتے ہیں یا سنیاسی یا اداسی ہونے کا
دعویٰ کرتے ہیں وہ کیوں اسکے مصداق بن جاتے ہیں ۵

تشنہ چشمان را بہ نیت سیر کردن مشکل است
دشت گرد و دبا سوریگ وان سیراب نیست

۲۔ اپنے آخرین اسبات کا بھی دعویٰ کیا ہے کہ آپ کی عافی
مجھے پیشکاری دلائی بجا ارشاد ہے -

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

آپ کے اس سرتاسر سچے دعویٰ کو تسلیم بھی کیا جائے تو افسوس ہو کہ
اپنے لئے ہوئے کی بھی آپ کو لاج نہیں۔ ہم دنیا دار جب کسی کو اپنا

کہہ دیتے ہیں تو اسکو ہر طرح بنا دیتے ہیں۔ مگر توبہ توبہ آپکی عجب رومی
کہ اپنی دعا سے پیشکاری بھی دلاتے ہیں اور پھر بد دعا سے چین لینے لگے
میدان میں خم ٹھوک کرتیا رہی ہیں واہ سو امی جی واہ ماشاء اللہ ع۔

جوابات کی خدا کی قسم لا جواب کی

یگیدڑ بیکیان کسی اور کو دیکھے۔ اور جو کچھ جی میں آئے کیجئے بقول
سعدی ۵

توانم اینکہ نیازم اندرون کسے
حصود راجہ کتم کو ز خود برنج دراست

خیر باس خط کو اسقدر لکھو اور جتلا کر ختم کرتا ہوں ۵

ما با خدا می خویش کبشتی شستہ ایم

ایمان خدا از مصلحت با بشوی دست

شاد عفی عنہ

مہربان من راجہ صاحب۔

میرے ایک دوست اس تحریر کے ذریعہ سے آپسے تعارف حاصل
کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا میں نے انکو بھیجا ہے۔ نہ نوکری کے طالب ہیں
نہ دولت کی خواہش ہے۔ ملک کے خیر خواہ اور اپنے آقا کے فدائی ہیں
ملکی ہمدردی انکا شیوہ ہے ایک سوسائٹی قائم کی ہے۔ اس دائرہ میں
آپکو بھی شریک کرنا چاہتے ہیں۔ جی چاہا تو ملے۔ ہمزنگ ضرر نہ باشد

ورنہ اصرار بھی نہیں فقط

شاد و عفی عنہ

مہربان من راجہ منشی لال۔

مین اسوقت لارڈ میکالی کی اسپیشل پڑھ رہا تھا ان صاحب کو انگریزی سے وہی نسبت ہی جو شیخ مبارک نہاد سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ کو فارسی زبان سے ہے۔ میر انیس صاحب مبرور کہتے ہیں۔

رباعی

| | |
|--------------------------------|--------------------------|
| بلبل یہ زمانہ ایک گل کا نہ ہوا | محکوم ائمہ و رسل کا نہوا |
| انسان کو عجب غرور یکتائی ہے | اللہ پہ اتفاق گل کا نہوا |

خیر یہ تو زندیقوں اور منکروں اور مشرکوں کی طرف خطاب ہی مگر اس بدیہی امر سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ شیخ سعدی کا کلام ایسا مقبول ہوا کہ کوئی فرد بشر اسکی اشرفیت اور افضلیت سے انکار نہیں کرتا۔
ماخصل یہ کہ تمام دنیا معترف باللسان ہی کہ میکالی۔ اور جان برائٹ کی سی انگریزی کسی نے نہیں لکھی اسوقت لارڈ موصوف کی وہ اسپیشل بامعان نظر بالاستیعاب پڑھ رہا تھا جس میں اجوکیشن یعنی تعلیم کا ذکر ہے مویو نہیں تولنے کے قابل ہے۔

انگلستان کے فرقہ لبرل کے ممبر تو اسی بات کے ساعی بالآخر ہیں کہ

اہل ہند کو درجہ اعلیٰ کی تعلیم دینی چاہئے مگر فرقہ کنسر ویٹیو کیلئے بندوں نہیں
 دیے دانتون کہتے ہیں کہ ہم پر فرض نہیں ہے کہ ہم اہل ہند کے درجہ اعلیٰ
 کی تعلیم دینے میں خزانہ عامرہ کا زخیر صرف کرین انکی رائے ہو کہ
 ہندوستان کے نوجوان اہل ہند کی تعلیم کے لئے اپنے پاس سے
 روپیہ خرچ کرنا چاہئے۔ گو مجھے لبرل فرقہ کے پورا اتفاق ہے لیکن
 کنسر ویٹیو کی رائے بھی قابل غور ہے کیا وجہ ہے کہ اہل ہندوستان
 اپنے ملک کے ہونہار نوجوانوں کی تعلیم درجہ اعلیٰ کے لئے خواہ مخواہ
 برٹش انڈین گورنمنٹ کی محتاج رہیں۔ ممالک مغربی و شمالی وادوہ کے
 دو اولوالعزم متوسط درجہ کے ہم در دوزر گواروں نے پریوٹ
 اولوالعزمی کی شمشیر آبدار کے جوہر دکھا دیئے یعنی سر سید احمد خان بہا
 انجمنی نے چنٹ ڈفراہم کر کے علی گڑھ محمدن کالج کی بنیاد ڈالی
 اور لکھنؤ کے منشی کالی پرشاد وکیل متونی نے اپنا کل سرمایہ جو تقریباً
 نو دس لاکھ روپیہ کے تھا اپنے کایستہ پاٹ شالا کے وقف کر دیا۔
 پریوٹ اولوالعزمی اسے کہتے ہیں۔ خیر آدم برسر مطلب لارڈ میکالی
 کی وہ اسپیشل پڑھ کر جسکا میں نے ذکر کیا۔ مجھے آپکا مدرسہ یاد آیا۔

جو اپنے اپنے ذالی صرف سے قائم کیا ہے۔ میں خوب جانتا ہوں
 کہ آپکو دنیا میں سب سے زیادہ شوق معلم و متعلم تعلیم و تدریس سے ہے

جو واقعی قدر کے قابل ہے میں نہایت خوش ہوتا ہوں۔ آپ کے دوست
اور مداح پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار لکھنوی جب
پہلے پہل یہاں آئے تھے تو انہوں نے آپ کے مدرسہ میں ایک
اسپیچ دی تھی اگر کوئی نقل اسکی آپ کے ہاں مقروض رکھیجے۔

آجکل چند صاحب قوم کٹری آپس میں جگڑ رہے ہیں یہ مقدمہ فیصل طلب
یہ ہے کہ ایک صاحب اپنی اولاد کو تعلیم اور سیاحت کے لئے
ولایت وغیرہ بھیجنا چاہتے ہیں اور غلبہ اس طرف ہے کہ نہ بھیجا جائے
آپکی کیا رائے ہے میں تو بالاستقلال یہ کہتا ہوں کہ ضرور بھیجا چاہیے
ہمارا مذہب کیا تار زنا سے بھی بوجہ ہو گیا جو ولایت کے سفر کرتے ہی
لانڈہب ہو جاتے ہیں گے۔ حیدر آباد کے بدنام کتندہ کونامے چند
ہست سے ایسے ہیں کہ بدون ولایت گئے گئے لانڈہب ہی نہیں ہو
بلکہ دو قدم اُنسے بڑے ہوئے ہیں۔

الغرض۔ جو کچھ آپکی رائے ہو اُس سے نہ صرف مجھے اطلاع دیجئے
بلکہ میلبک کو معلوم کرائے فقط

صوفی مشرب۔ شاد عفی عنہ

مہربان من۔

میں آپ کے فرزند سید زین العابدین کی شادی خانہ آبادی کی

سبارکباد و دیتا ہوں۔ بخوشی تمام شریک دعوت ہوتا۔ لیکن مجھے
ایک ضروری کام ہے اسلئے شرکت بزم طوس سے معذور ہوں فقط
شاد و عفی عنہ

حقایق آگاہ۔

و عا نامہ متضمن شرکت فاتحہ شریف پشتم ماہ روان بطلب
این عقیدت مند وصول تفقد شمول ہوا۔ پرسون اسے در پشت
لہذا بمصدق المعد و سر مجبور۔ آجکی شرکت فاتحہ شریف سے
معاف فرمایا جاؤن فقط

شاد و عفی عنہ

نوابضا مشفق و مہربان کر فرمایا دوستان نواب فتح الملک بہادر لطفہ
ایک صاحب نشی محمد علی نامی کل مانو گرام جمع کر رہے ہیں انکی خواہش ہے
کہ جناب کے ہاں کے مانو گرام جو نہایت خوش قطع اور مختلف وضع
کے ہن انکو بلجائیں۔ چنانچہ انکی درخواست نسک ہذا پر۔ اگر قبول
ہو کر مانو گرام لطف ہوں عرضیگذا اس کے حوالہ کر دے جائیگے فقط

شاد و عفی عنہ

نوابضا و الامنا عالی مرتبتا کر فرمایا دوستان کر فرمایا مخلصان
نواب امیر کبیر بہادر زادا شفا قہ و دام عنایتہ۔

چٹھی مصوٰر جو معیت نامہ اتحاد مورخہ دیر وزہ وصول بہجت شمول
 ہوئی واپس مرسل ہے۔ اگر تیاری نقل میں ایک ماہ کی مدت کی
 ضرورت ہے تو مخلص کو آپ کی خواہش کے موافق ایک ماہ تو کیا اگر
 اس سے اور کچھ زائد عرصہ درکار ہو تو بخوشی منظور۔ اس ادنیٰ سی
 بات کے لئے آپ نے جو تحریر کی زحمت فرمائی یہ آپ کی عنایت کا باعث
 ہے جس کا بدل مشکور ہوں زیادہ ایام شادمانی مدام بکام باد فقط
 شاد و عفی عنہ

مہربان من۔

| | |
|-----------------------------|----------------------------|
| کب سہرہ تہا کمان آجکا دن | طرفہ معجون ہو تم بھی بالند |
| بعد ہفتے کے جو دیتے ہوں نذر | عید کے بعد یہ ٹرکبسی واہ |

آپ کی نذر کا جواب اس قطعہ سے پوچھئے اُفق صاحب سے
 ضرور ملون گا مگر کبھی جھپٹے وقت۔ مجھے ابھی پانچ چار روز فرصت نہیں
 شاد و عفی عنہ

مولانا مولوی عبدالکریم صاحب۔

آپ کے نامہ الطاف سے مشرف ہوا۔ میں حیران ہوں کہ تحریر آپ کی
 دستِ خاص کی ہے یا کسی ور کی۔ خط سے تو پایا جاتا ہے آپ ہی کا
 لکھا ہوا ہے مگر طرز عبارت سے آپ کی شان نہیں معلوم ہوتی۔

آپ نے لکھا ہے کہ سیری تلون مزاجی حد تو اتر کو پہنچی ہے بجا ارشاد
 بیشک دے زمین پر مجھسا متلون اپنے کم دیکھا ہوگا۔ مگر مولانا بندہ
 حیران ہے کہ آپ متوکل ہو کر متلون کیوں ہو گئے۔ آپ مسند فقر کے
 بیٹھنے والے اور ہم دنیا دار سگ دنیا۔ بقول۔ دنیا حیفہ و طالبہا کلاب
 ہیں۔ آپ میں اور ہم میں کچھ فرق ضرور ہی ہونا۔ یعنی اور کچھ نہیں تو
 اتنا تو ضرور ہو کہ صنبر جمیل اور رضا کے دائرہ سے باہر قدم نہ رکھیں۔

صبوری بود کارِ صاحبِ دلان

صبوری بود پیشہٴ مقبلان

یہ جو ارشاد ہے کہ بندے کے قول و فعل کا اعتبار نہیں۔
 بجا ہے۔ آپ کی زبان ہم کہاں سے لائیں کجا یہ ناچیز اور کجا جناب والا۔

روے مقصود کہ شاہان بدعامی طلبند

بیش بندگی حضرت درویشان است

بندہ یہ عرض نہیں کیا اور نہ کرے گا کہ جھوٹے کے قول و فعل کا
 اعتبار کرے۔ مگر دعویٰ دلیل کے ساتھ ہونا موجب انصاف ہی۔
 اگرچہ یہ بندہ خدا گنہگار اور اپنے بادشاہ کا موروٹی ٹکھوار ہے
 مگر الحمد للہ کہ آج تک اس ناچیز کا قول نقش بر آب ثابت نہیں ہوا بلکہ
 نقش کا سچ ہی رہا آئندہ کی خدا جانے۔

میرے اکثر سوال کے جواب میں آپ نے بار بار یہ فرمایا کہ وقت ناچا
خدا کے کرنے کے کام ہیں یعنی ع۔

بے رضاے تو یکے برگ نہ جند ز خیریت

پھر آپ اس قدر ذرا سی بات پر کیوں بگڑ گئے جیسا کہ میرا تلون حد تو اتر
سے بڑھ گیا آپ کی طبیعت کا مقياس بھی حد اعتدال سے متجاوز ہو گیا۔
بے ادبی معاف ع۔

انچہ برخود نہ پسندی بہ دگر ہم پسند

ونکٹ را و کی ہفتہ عشرہ کی تاخیر میں جب یہ نوبت پہونچی تو
ذرا انصاف کیجئے کہ ہفت سال سے ہم کیسے صبر کر کے اللہ کے بہرہ رس پر
امید و ارفضل و کرم بٹھے ہیں اور ربونہ تعالیٰ یقین کئی ہے کہ انشاء اللہ تقا
ارادہ میں کامیاب ہونگے اور صبر کا نتیجہ ملے گا والسلام۔

متوکل شاد و عفی عنہ

محب صادق غلام محبوب خان صاحب۔

در حقیقت راجہ نانک پر شاد کی بے وقت موت نے دیکھے ساتھ
وہ کام کیا۔ جو خزان گلستان کے ساتھ کرتی ہی۔

این ماتم سخت است کہ گویند جو ان مرد

وہ لوگ واقعی اچھے رہے جو دنیا کو ترک کر کے خدا کے کلمائے

اور خدا ہی کو ڈھونڈا اور اُس کو پایا۔ جو روبرو چون سے دل نہیں لگا۔
 یہ لڑکا ایسا خلیق اور لائق تھا کہ میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ مگر افسوس ہے
 کہ صحبت اچھی نہیں پائی۔ آخر تلخی کے ساتھ اپنی جان شیریں گنوائی
 اگرچہ میرے سامنے کا لڑکا تھا۔ مگر قرابت اور ناتے میں میرا
 مامون ہوتا تھا۔

آپ کا کہنا بالکل صحیح ہے کہ صبر کرنا چاہئے۔ مگر حضرت دل بھی تو
 مانیں۔ یہ تو ہماری مانتے ہیں نہ جیتی۔ انکی ہٹ انکی ضد انکی عداوت
 انکی محبت دنیا سے نرالی ہے۔

| |
|--|
| جو دل قابو میں ہو تو کوئی رسوا ہے جہاں کیوں ہو |
| قلق کیوں ہو الم کیوں ہو ستم کیوں ہو فغان کیوں ہو |

دل کے ہاتھوں بے بسی ہے۔ ہم نہیں روتے۔ جانو الے کی
 محبت رُلانی ہے۔ خبر کریں تو کیا کریں۔ کچھ کرتے دہرتے بن نہیں جاتی
 اس بچارے کی دکھیا مان کی آہ وزاری سینہ کو بی اور بقیاری
 دیکھ کر کلیجہ شق ہوا جاتا ہے۔ اللہ تو ایسا غم کسی دوست کو نصیب نہ کرے
 بلکہ ساتوین دشمن کو بھی نہیں۔

آپ اچھے آسانی سے چوٹے۔ نہ نون لگانے پہنکری لے دنیا ڈوٹی
 دست کشیدی و پائے تو کل دراز کر دی۔

چلو چٹی پائی۔ اللہ اللہ خیر صلاح۔

ف۔ ہاں آپنے لکھا تھا کہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ آتش دنیا اور نار دوزخ سے بچائے۔ میں بھی آمین کرتا ہوں۔ مگر میں دل سے یہ دعا کرتا ہوں کہ خدا اپنا دیدار نصیب کرے۔ دوزخ اور بہشت زاہدان خشک کے لئے چھوڑ دیجئے۔ ہم تو انشاء اللہ تعالیٰ کتنے ہوئے

| |
|-------------------------------------|
| روز قیامت ہر کسے در دست گیر دنامہ |
| من نیز حاضر بشوم تصویر جانان در بغل |

اللہ بس باقی ہوں۔

اجی جناب یہ کہئے کہ اب آپ کو کس نام سے پکاریں اور لکھیں۔ اب تو آپ کی کا یہ پلٹ ہو گئی۔ کیا وہی نام رہیگا۔ یا کایا کے ساتھ نام بھی بدل دیا گیا۔ ہونا تو ایسا ہی چاہئے فقط

شاد و عفی عنہ

مہربان من اندر کرن بہادر۔

| |
|---------------------------|
| نہیں ہے نذر پر موقوف الفت |
| حساب دوستان و ردل مثل ہی |

نذر کے لئے قبل اور مابعد کی بیخ خواہ مخواہ کون لگاتا ہے۔ وہ تو صرف دل لگی تھی۔ نذر نذرانہ کی خواہش کسے ہے۔

آپ مال والے ہیں اور ہم اللہ غنی کے بندے ہیں۔ ہر دو جناب
درست۔ کیا سفر ضرور ہو گا۔

بسلامت روی و باز آئی

مناسب ہی ہفتہ کے روز صبح دس گیارہ کے درمیان میں آئے
ضرور ملوں گا اور لطفِ ملاقات سے دل شاد کروں گا۔
شاد و عفی عنہ

مہربان من۔

حسب درخواست آپ کی واسوخت کی تاریخ میں نے جو لکھی ہے
ذیل میں درج ہے۔ اگر پسند آئے تو یہی تاریخ نام رکھ دیجئے ورنہ
ایک فہرست علیحدہ متفرق ناموں کی بھیجتا ہوں اس میں سے انتخاب کر لیجئے۔

قطعہ

ہر یہ واسوخت یا کہ باغ شہاب
لکھنؤ جبرستہ یون۔ باغ شہاب
۱۳۳۱ء

شاعر بے نظیر کی تصنیف
شاد و تاریخ کامل الاعداد

شاد و عفی عنہ

مہربان من راجہ صاحب آصف نواز زونت بہادر
آپ کا خط ایک زمانہ کے بعد آیا۔ جو ضل سکے کہ گلہ کروں خط کے

مضمون نے مجھے شکریہ ادا کرنے پر مجبور کیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہی خیال دوستانہ اور وہ بھی بشرطیکہ دلی ہو ہر وقت اور ہر آن اور ہر موقع پر روز بروز ترقی پر ہو۔ نہ یہ کہ زمانے کی رفتار اور شراب نیلی فلک کج رفتار سے خمور اور نشہ میں چور کر کے کسی دوسری راہ پر لگا دے۔

بسٹھنا سے دشمنان و حسود

دوستان راز دوست نتوان ادا

باقی اور کیا لکھوں۔ اگلی صحبتیں یاد آتی ہیں۔ وہ اورنگ آباد کا سفر اور وہ امین صاحب کا باغ مدرسہ کے قریب اور وہ ناد رگل کی سیر۔ اللہ اللہ ع۔

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا
خیر زندہ ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ کبھی تو پھر لطیف زلیست اُٹھائینگے۔ مگر شاید بھی
باقی رہے۔ ہماری زندگی تو بس جیسی تھی اور اب جیسی سہما کے اٹھاؤ
کی ضرورت نہیں بہر حال ع۔

شاد باید زلیستن ناشاد باید زلیستن
کاغذ منسلکہ واپس ہے۔ ٹوہ لیجئے کہ مدعا کیا ہے۔
اللہ بس باقی ہو س۔

شاد و عفی عنہ

بہار گلشن علم و فضل مولانا مولوی نور الیضار الدین صاحب خطبہ
 السلام علیکم۔ ہو لی کا رنگ جو قطعہ کی بچکاری میں بھر کر اپنے لطف
 فرمایا اس سے دلشاد ہو گیا۔ سبحان اللہ۔ اس رنگینی طبع کے قربان
 کیا چھپتا ہوا مقبول پند آمیز رنگ ہی۔ بقول کسی کے کھیل کا کھیل
 بچہ نفع میں۔ ع۔

چہ خوش بود کہ بر آید یک کرشمہ دو کار

صنعت توشیح سے قطعہ میں موسم بہار کے چاروں فصلاؤں کا لطف
 حاصل ہوتا ہے۔ اور قدرتی خوشنما رنگ اپنے لب لعلین کی سُرخی دکھاتا
 شاد کو سُرخ روئی دارین کا مزد دے رہا ہے۔ اور حاسدین کی منان
 خون کر رہا ہے۔ ماشاء اللہ۔ ہو

| | |
|-----------------------------|---------------------------------|
| قطعہ جو لکھا اپنے مولائے من | ہو لی نہیں بر بند کا ہر اک گلشن |
| ہر شعر کا ہر رنگ نرالا اسکے | دامم رہے شاد سُرخ بر رنگ سخن |

چار قطعہات بخط نستعلیق جو اس راقم کے کج معج خطاطی کا شوق
 بطور ارمان روانہ خدمت ہو اگرچہ یہ قطعہات کل ہی روانہ کرنے کا
 قصد تھا۔ مگر غزل کے ساتھ۔ چونکہ وہ شرط پوری نہ ہو سکی۔ اس لئے آج
 بھیجتا ہوں محبت دلی روز افزون باد فقط

شاد و عینی عمنہ

لمحہ شمع شبستان علم و فضل ملا عبد القیوم صاحب
 نامہ پہونچا سرور ہوا۔ جبکہ شغل کاروبار میں کمی ہوئی تو ظاہر ہے کہ
 کہ فرصت بھی زیادہ ہے۔ مگر هجوم افکار سے ایک دم خالی نہیں
 اور نہ ایک لمحہ فرصت ہی۔ اسکے دور کرنے اور دل بہلانے کے لئے
 اس سے کیا عمدہ بات ہے کہ آپ جیسے ہمدرد و شفیع اجاب کی صحبت
 باعث خاطر جمعی اور موجب درمان درد دل ہو۔

| | | |
|--------------------------|---|----------------------------|
| کب فکر سے رستگاری ہو شاد | ق | سو فکریں ہین تو ایک ہو جان |
| ہو ایک نار سو ہین بمبار | | اکی طرح گزر کرے گا انسان |

والسلام خیر الاختتام۔ شاد و عفی عنہ

آسودہ کسانیکہ بہر خال خوشند

ساقی خمکہ بجر آفرینش نواب عزیز یار جنگ بہادر
 دو سو نہ نایاب و اسوخت (ایا غ شباب) کے جو آپ نے بخلوص
 عقیدت نذر مرا کے نام سے مجھے بھیجے اور لوح کے بعد تدرک لفظ لکھا۔
 یہ آپ کی عقیدت اور محبت پر دال ہی مجھ پر اس تحفہ کو قبول کیا۔ اور
 سیری خوشی کو اس سے زیادہ ترقی ہوتی اگر مین فن سخن مین اس مرجع
 قابلیت رکھتا ہوتا کہ ایسی عمدہ بیش بہا نذر لوں۔

بہر کیف یہ گلگون کلام رنگارنگ سے سرور ہوا۔ الحمد للہ آپ

اس چمنستان معنی پروری کے ساقی بنے جتنا ساقی برق جمال اور
بادِ خلو و پُر نکال دنیا میں رہے آپکا ایاغ شباب لبریز رہے
والسلام خیر الاختتام۔

شاد و عفی عنہ

مہربان۔

آپ کا خط پہونچا۔ کیفیت سے مطلع ہوا۔ مولوی صاحب کی کل کی گفتگو
آپ کے خیالات کی تائید میں تھی۔ اسلئے مجھے گمان غالب ہوا کہ ع

اسے بادِ صبا این ہمہ آورده است

آپ کے آج کے خط سے ظاہر ہوا کہ آپ کے خیال کو اُس میں دخل نہیں
اور نہ آپ اس بے سرو پا تقریر کے رازدار ہیں تو اس کو یقین کرنا
اگرچہ کسی قدر غور طلب امر ہے مگر آپ نے قسیمہ اپنی لاعلمی ظاہر کی ہے
تو مجھے اب مان لینا ضرور ہوا۔ میں آپ کو ایسا بھی بے اعتبار نہیں سمجھتا
کہ آپ کے قسم کو بھی باور نہ کروں۔ مگر مان فضل الہی سے شاعر بھی ہو۔ اگر
یہ قسم بھی شاعرانہ ہے تو اس کا خمیازہ آپ کی گردن پر۔ میں توصاف دلی
سے مان لیتا ہوں۔

انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اپنے قول کو پیش نظر رکھے۔

درنمان بہتر از ظاہر باشتی

آپ کا یہ فقرہ کہ مولوی صاحب کو مین طامع نہیں سمجھا۔ انحر۔
اسکا کیا مطلب ہے ایسی گفتگو سے طمع کو کوئی تعلق اگر ہے تو وہ کونسا
لباس تھا جسکو آپ تاڑ گئے۔

کیا آپ اور کیا مولوی صاحب اور کیا مین سب ظاہر مین مین۔
اللہ کی نظر دل پر ہے مگر دور بینانِ جاوہ حقیقت جو مین وہ خوب
جانتے ہیں۔ اور چاہئے مجھے بھی یہی کہ درپوست منکر و نقد دوست بنکر
مسلمانی اور کافر کی اگرچہ بظاہر بہت سہولت کے ساتھ پہچانی جاتی ہے
مگر دل پر کسی کی نظر نہیں پڑتی۔ مولوی ہوں کہ ملا ہوں۔ انکی نظر
محدود ہے۔ وسیع نہیں۔ بات یہ ہے کہ از خود تامل و گام است
اما تولد و نیا خواہی کہ تامل و سرے مراد و گام است۔ عاقبت خود را فتنائے
کہ کار و سر انجام است۔ مین ہمیشہ مولوی اور ملاؤں سے ایسا باگتا
ہوں جیسے خزان سے چمن اور برق سے خرمن کسی نے کیا خوب
کہا ہے۔

| | |
|--------------------------|---------------------------|
| بامردم نا اہل مبادا صحبت | کرزمگ تیر صحبت نا اہل بود |
|--------------------------|---------------------------|

مین دل سے انکا غلام ہوں جو حق پرست اور حق مین مین جنگی
مسند خاک ہے اور جو بادشاہ کے جھگڑے سے پاک ہیں۔ دوستی
بہت مشکل ہے بار بارش خار بارش۔ اسکو دوست کہتے ہیں جنوں نا اہل

ریائی ہن اُن سب کو اپنے صوم و صلوٰۃ کا غرہ ہے شریعت کی اُٹھن
 جی کھول کے شکار کرتے ہن۔ اور ناحق و ناروا دوسروں کے
 افعال اور اقوال پر حرف دہرتے ہن۔ ہمارے عقائد سے کسی کو
 کیا۔ یار کی یاری سے کام یار کے فعلوں سے کیا کام۔ سزا و جزا
 سب کے لئے ہے۔ ہم مزدور نہیں ہن کہ بطع مزدانہ کی طاعت
 کریں کہ اطاعت سے جنت کی حوریں ملین۔ کوئی ایسا کام نہیں کرتے
 کہ بخشائیش کی امید ہو۔ ہاں اُسکی رحمت اور فضل کے امیدوار ہن
 اور یہ دعا کرتے ہن کہ خدائیک توفیق دے۔ اپنی اپنی سب بھگت
 لین گے۔ خدا کی رحمت سے کوئی فرد بشر نا امید نہیں ہو۔ مشرک
 بھی شرک میں مبتلا ہوتا ہے مگر اللہ اور اپنے افعال و مہمہ کو یاد
 کر کے روتا ہے۔ خداوند عالم اُسکا بیڑا پار کر دیتا ہے نفسی نفسی کا
 سب کو معاملہ درپیش رہیگا۔ یہ تو پہلے سوچیں۔ پھر ہمسے گفتگو کریں۔
 کچھ اور خیال نہ کریں۔

رباعی

| | |
|-------------------------------|-------------------------------|
| غافل مشو کہ مرکب مردان مرد را | در شگلاخ باد یہ پیا بریدہ اند |
| نومید ہم مباش کہ زندان بالودش | ناگہ بیک خروش بمنزل سید اند |

انڈس باقی ہوس۔ اگر درخانہ کس است یک حرف بس است اسلام
مرد آزاد سالک مسلک اوشا و عفی عنہ
نواب انتخاب جنگ بہادر۔

خدا کی شان ہم تم ایک ہی بستی میں بستے ہیں
ستم یہ کہ صورت دیکھنے کو بھی ترستے ہیں

مہربان من۔ ایک زمانہ تھا کہ دم بہر آپ اور ہم جدا نہیں رہتے
مدرسہ عالیہ کیا چوٹا کہ دل سے یاد نے بھی جدائی اختیار
کی۔ نہ سلائے نہ پیائے۔ آخر کوئی وجہ تو ضرور ہوگی۔ اگر ناز و دشتا
ہے تو قبول بالراس والعین۔ ورنہ خفگی کا کوئی سبب معلوم نہیں
ہوتا

فرصت کروم کہ بیا دو تو دلم خور سندست
لیکن این دیدہ ویدا رطب با چہ علان

آپ بھول جائے خیر مگر ہم کب بھولتے ہیں اور ہم آیکو بھولنے
کب دیتے ہیں۔ دیکھئے ہماری محبت کو آفرین ہے کہ رہا نہ گیا آخر
بس قلم و دوات لیکر صفحہ فرطاس پر حکایت شکایت جو کچھ جی میں آیا
دہر گہیٹا۔ خوف یہ ہے کہ اسکا جواب با صواب آئے گا یا نکاسا جواب
اب کئے مزاج شریف۔ آپ کہاں رہتے ہیں کس شغل میں دن

گزرتا ہے۔ کبھی ملو گے بھی کہ نہیں۔ اگر یہ خیال ہے کہ صرف خاص کے ملازم ہیں تو ہم کون ہیں ہم بھی اُس ہی قافلے میں خاص کے خاندان کے پروردہ ہیں دیوانی اور پیشکاری یہ دونوں کس کے عہدے اور کس کے بنائے ہوئے ہیں۔ ہاں یہ کہو کہ جی نہیں چاہتا یہ اور بات ہے۔

حیلہ جو را بہانہ ہا بسیار

بس اب کسی روز ملے۔ زیادہ باتیں نہ بگھارے۔
 سنا ہے کہ سنٹرل حیل کے قریب جو آپکا مکان ہے وہ
 فروخت ہونے والا ہے اگر صحیح ہے تو کیا میں اُسکا مشتری بن سکتا
 ہوں۔ والسلام۔

شاد و عفی عنہ

مولانا مولوی عبدالکبریم صاحب۔

السلام علیکم۔ آپکا نامہ جب کوہستان کٹامی رسید ایسے وقت
 پہونچا۔ جبکہ میں اپنے ایک عزیز نوجوان کی مرگ ناگہانی کے غم میں
 مبتلا تھا ابھی اسکے سوگ کے دن بھی پورے نہیں ہوئے کہ آپکے
 خط کے مضامین کے بروگ سے دوچار ہوا مٹا اللہ کیا کتنا
 اچھا خط اور آپکی کتابت اور آپکی لیاقت اور علمیت اور فراست کے
 روبرو میں بیچارہ طفل کتب کیا جواب دے سکتا ہوں بجز اسکے۔ ع

خوشی منیٰ وارد کہ در گفتن نمی آید

آپکی مشیخت مآبی کی با تو قیر شان جسکی وقت میرے دلیں تھی اُسکے
بپاس خاطر خامہ فرسائی کو خلاف تہذیب خیال کرتا۔ مگر آپ ہی سے
ماشا اللہ ابتدا ہوئی۔

گفتگویون و ود و ہونے لگی
آپ سے تم سے تو ہونے لگی

خیر تا ہم بین اپنے مہذب طریقہ پر تلون مزاجی۔ یا بقول آپکے تلوین
کا دہیا نہیں لگانا چاہتا اور یہ بھی ناگوار خاطر ہوتا ہے کہ اپنے اپنے
توسن خامہ کو صفحہ قرطاس پر جو سرپٹ دوڑا ہوا ہے اُسکو نہ روکون اور
سکندری کہانے دون۔ لہذا جواب گزارش کرتا ہوں۔ اپنے اپنے
خط کی یہ سُرخ لکھی ہے کہ خیر اللہ ما قلم اول مگر سُبْحَانَ سِدِّیْ
آپکا خط کیا تھا امیر حمزہ کی داستان تھی پڑھتے پڑھتے طبیعت الگ لگی
اُس سُرخ کو پڑھ کر سنسی آئی اور بیاختہ یہ مثل یاد آئی (برعکس نام رنگی کا فوٹا)
ما قلم ودل کی توصیف ہی اور ہے۔ پہلے ہی بسم اللہ غلط۔ اب
آگے چل کر آپ نے جو کچھ لکھا ہے اُسکے سمجھنے میں مجھے جو وقت واقع
ہوئی یا تو وہ میری کم فہمی کا باعث ہو گا جو آپکی بلاغت اور فصاحت
اور ما قلم ودل کا سبب ہے۔ یا شاید میرے خط کے مفہوم میں

غلطی واقع ہوئی۔ کہ سوال از آسمان جواب از لیسان۔ لکھے میوسی دوسا
 پڑھے خدا (خود اسے) کا مضمون صادق آتا ہے۔ و حقیقت آپ کے
 خط کا مضمون اس قدر کچھ ہے کہ جی چاہتا ہے کہ ایک ایک لفظ کی
 شرح کی جائے مگر مولانا افسوس ہے کہ مجھ میں اس قدر لیاقت نہیں ورنہ
 بخدا میری شرح شرح جامی سے بڑھ کر ہوتی۔ آپ ماتن۔ میں تاسرح
 مگر مجھے صرف یہی کام نہیں ہے کہ تو تو میں میں۔ حق حق و بق بق۔
 اور طول طول بحث میں اپنا وقت گرانا یہ گواؤن۔ آپکو تو صرف
 ایک ہی کام ہے نماز پڑھنا۔ اسکے بعد آپ اپنی اوقات کو ایسی طول کلامی
 میں صرف کریں تو زیبا ہے۔ مجھے تو خیر ایسے بہت سے کام ہیں۔
 فکر معیشت۔ اللہ کی عبادت۔ بادشاہ کی اطاعت۔ کسب کمال۔ اگر
 خواستہ خداست۔ داد خواہوں کے ساتھ عدالت جب ان سے
 فارغ ہوتا ہوں تو تفریح طبع اور دل بہلانے میں ایک دو گنٹہ صرف
 کرتا ہوں۔ آپ کے اداسے جواب میں بہت بڑا حصہ وقت کا صرف
 ہوا جس کا خود مجھے افسوس ہی۔ لہذا میں اب مختصر تحریر کے بعد اپنے خط
 کو ختم کرتا ہوں۔

سنئے مولانا۔ قال اور شئے ہے حال و ر شئے جس کو قال ہے
 حال اُس سے کو سنون دور ہے۔ اُسکی مثال بالکل طبل اور دہل کی

کہ صرف صدائے بے معنی۔ اور جو اپنے حال میں مست ہیں وہ
 صدف و رکمنوں یک دانہ ہیں انہیں دنیا و مافیہا سے کوئی غرض نہیں
 انہیں منطق و معانی جواب و سوال سے کوئی تعلق نہیں۔ ما و شما سے
 انکسلاک و طریقہ ہی نرالا ہے۔ پس بہتر ہوگا کہ آپ بھی اس قال قالوا
 کی گردان سے باز آئے بات وہ کیجئے جو پسند ہو اور جسکا کچھ بہتر
 نتیجہ نکلے۔ یوں اگر آپ اپنی لیاقت اور علیت کو عمر بھر صرف کر کے
 ادائے جوابات میں کوتاہی نہ کریں گے تو بندہ بھی گو عالم و فاضل نہیں
 مگر رندانہ اور آزادانہ طور پر جواب دینے میں قاصر نہ رہیگا۔

آپ نے اگرچہ نہ اپنی شان کا پاس رکھا اور نہ میری عزت عطیہ سلطانی
 کا خیال۔ میں اگرچہ بنفسہ ادنیٰ اور ناچیز محض ہوں مگر میری عزت
 عطیہ سلطانی ایسی نہ تھی کہ آپ بیاختہ جو جی میں آتا لکھ دیتے اور میں
 چپ رہتا۔ صرف آپکے خلوص و رشان شیخت کا ادب ملحوظ تھا خاموش
 رہا ورنہ متلون سے تلون مزاجی ہونا دشوار امر نہ تھا۔ آپ جو لکھتے ہیں
 کہ تمام دنیا آپکو وزیر افواج کا استاد کستی ہو تعجب ہے میں جب
 آپکو استاد سے زیادہ سمجھتا تھا یعنی مشائخ کبار کے زمرہ میں تو صرف
 استاد کی عزت آپکے لئے باعث فخر نہیں ہوگی۔ ہاں استاد
 میرے بچوں کے آپ ضرور ہیں۔ مگر فیض استاد کی سے وہ بھی محروم رہا

تو بہر بیان کیا ہوتا تھا۔

تو بردن درجہ کردی کہ ورون خانہ آئی
 آپکا یہ ارشاد کہ آپکے پاس بھی تین چار لاکھ روپے کی جاگیر ہوتی
 تو آپ صبر کرتے۔ مولانا آپ کیا ان تین چار لاکھ کو محل بھروکان
 سمجھتے ہیں۔ اچی حضرت سے

ہیں جو درویش صفت انکی گذر جانی ہو | جنکے رتبہ میں سوا لکھ سوا مشکل ہے

والسلام۔

شاد عفی عنہ

مہربان من نواب معزز یار الدولہ بہادر
 محمد فضل حق صاحب پیری جو ضلع اندور میں قصبہ ہے وہاں کے
 مشایخ زادہ۔ بزرگ۔ اور سادات سے ہیں۔ اور ملکی ہیں۔ بدہنگامی
 کے باعث جو معاش انکے نام تھی اسوقت وہ بھی نہیں ملتی۔ اور نیز
 وہ معاش اسقدر نہیں ہے کہ معمولی کاروبار و اخراجات کے سوا غیر
 معمولی اخراجات میں کارآمد ہو۔ فی الحال انکا عقد قریب میں قرار
 پایا ہے۔ بوجہ مذکورہ از حد متردد ہیں۔ اور انصارم کار خیر اسکے باعث
 مشکل ہو گیا ہے۔ ماہ صیام میں سرکاری رقم بغرض امداد کار ہوا ذخیرہ
 جو آپکے ذریعہ سے تقسیم ہوتی ہے اس میں سے کچھ حصہ اگر انہیں بھی ملے

تو آپکو ثواب ملا اور میں مسرور ہوا۔ اور ایک سید واجب الرعایت
کی خانہ آبادی ہو جاتی ہے فقط

شاد و عفی عنہ

جناب من حضرت داغ۔

تسلیم کل کے خط نے مجھے بھی متحیر کر دیا کہ بیٹھے بٹلاے تہمت کیسی
لا حول و لا قوۃ کیسے لوگ ہیں کہ زبردستی بھی پہناتے ہیں۔ کہاں آپ
اور کہاں کنیا لال آپ سواے حضور کی ڈیوڑھی کے اور کہیں جاتے
نہیں سنا یہ کنیا لال کے گھر کیون جانے چلے تھے۔

رباعی

آپ پر چٹوئے نالش اغدی
ایسی سی ایسی سیسوں کی

یہ نرالی ہے نکالی دل لگی
بال بیکا ایک نہ ہوگا آپ کا

پہلے ہی سے اگر آپ نے مجھے کہا ہوتا تو میں کنیا لال کا اس وقت تک
بتا لگاتا اگر وہ جہنم میں بھی ہوتا تو۔ الک جہنم سے مانگ لیتا۔ خیر کل سے
انکی ٹوہ میں ہوں سنتے ہی آپکو اطلاع دوں گا۔

شاد و عفی عنہ

نواب جنید یا ور جنگ بہادر۔

آپکا معروضہ کیا تھا شیطان کی آنت تھی۔ میں آپ سے آزر و ہ

نہیں ہوں۔ صرف آپ اپنے دل سے پوچھئے آپ کے دل کا پر تو میرے دل پر ہے

دل کا بدل بہت دیرین گنبد سپہر
از سوئے کینہ کینہ داز سوئے ہر ہر

ابھی تو آپ حضور رسی کے امیدوار ہیں اس پر یہ حال ہے جب حضور رہو جائینگے تو خدا جانے آپ کا دماغ کس آسمان پر چکر کھاتا رہے گا۔ محبوب علیخان صاحب اور حقانی کی نسبت جو آپ لکھتے ہیں اُس کا جواب یہی ہے کہ وہ مجھے دل سے چاہتے ہیں اس لئے میں بھی ان سے محبت رکھتا ہوں۔ ایک انہی ہی کیا موقوف ہے۔ وہ تو بقدرِ رمزا معزز ہیں۔ اگر ایک اولی آدمی مجھے دل سے چاہے تو میں اُس کا دوست ہوں میرا تو یہ قول ہے

کیا غرض لا کہہ خدائی میں ہوں دولت والے
انکا بندہ ہوں جو بندے ہیں محبت والے

آپ کی یہ خواہش کہ فوجی تعلق مجھ سے ہونے سے آپ کو کسی کہنی آنا پڑے گا اس لئے صبح کا وقت ملاقات کے لئے مقرر کیا جائے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ صرف فوجی تعلق کے باعث اپنی غرض کے وقت آنا چاہتے ہیں ورنہ آپ کو مجھ سے کوئی کام نہیں بس جان الہیہ دل کا تو یہ حال

اور بظاہر اپنے کو جان نثار کہتے ہو جسے

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

اجی مہربان آپ تو اپنے چچا نصیب یا ور جنگ سے بھی ایک تھم
اوپنچے ہو گئے۔ آپ کے لئے پہلے سے کونسا وقت مقرر تھا کہ اب اور
کوئی نئی ایجاد ہو۔

یا تو وہ دن تھے کہ بلا اجازت آتے تھے اور ملتے تھے اور کبھی
میں نہ ملتا تو واپس چلے جاتے تھے اور اب وہی آپ ہیں کہ وقت
کی پابندی چاہتے ہیں۔ شاد باش۔ آج دعوت میں میرا جانو گا اطلاعاً
لکھ دیا فقط

شا و عفی عنہ

نواب صاحب والہا غنائی فرماؤ دوستان کرم فرما مخلصان شرقا الامام و غنائی
سید محمد یحییٰ حال وار دبلدہ حیدر آباد دکن جو ایک شریف
خاندان کے معزز صاحب ہیں انکے پیش کردہ مکاتبات سے معلوم
ہوتا ہے کہ وہ خدا یو معظم کے نظر کردہ اور اس دربار کے اراکین میں
ہیں۔ انکی یہ خواہش دلی ہے کہ جناب کے محابہ اوصاف و عہد کی
ایجاد سے بہنس کا مادہ جو قدرتی طور پر عطا ہوا ہے اس کے ذریعہ سے
بارگاہ شاہی تک باریابی کی عزت حاصل کر کے فائز المرام ہوں اس لئے

مخلص جناب کی خدمت میں اس نیاز نامہ کے ساتھ سید صاحب کو
پیش کر کے اپنی تحریر کو اس مصرع پر ختم کرتا ہرج۔
برکریان کارہاد شوافیت

شاد و عفی عنہ

مہربان من لوا بصولت جنگ نہما

اسوقت میں اپنے رٹینک روم میں اپنے دوست لوا بصولت جناب
کے خط کا جواب لکھ رہا تھا کہ دفعۃً عطر کی خوشبو سے دماغ معطر ہو گیا
دیکھتا کیا ہوں کہ جنوب رویہ دروازہ سے ایک شخص سفید کپڑے میں
کچھ باندھا ہوا ایک خط اسکے ساتھ لئے کھڑا ہے۔ دریافت کرنے سے
معلوم ہوا کہ میرے دوست روحانی وہ کون جسکو خط لکھ رہا تھا یعنی آپ کی
جناب نے بھیجا ہے جپٹ سے خط اسکے ہاتھ سے لیا اور عطر کی
شیشیان کو لین۔ چونکہ شیشیوں پر نام نہ تھا عطر جو ہر عطر اور گلاب شیشی کی
شناخت میں ذرا نا مل ہوا۔ فتنہ تو بہت جلد پہچان گیا۔ بلا تکلف
کہتا ہوں کہ واقعی قینون عطر ایک سے ایک ہے۔ تھے۔ سبحان اللہ
ایک لطیفہ خوب ہوا یعنی عطر کے بھی تین حرف اور شیشیان بھی تین ہیں ۵
بعد از سپاس شاد کے دل سے دعا ہے

جس گہرے عطر آیا ہر وہ گہرا رہے

شاد و عفی عنہ

خط وہ لکھتے ہیں بہو لکھ مجھ کو
اپنے بہو لے کو یاد کرتے ہیں

میرے مہربان نواب صولت جنگ بہادر
خدا کا شکر ہے کہ آپ نے خط لکھنے کی تکلیف گوارہ کی صبح کا بہو لا اگر
شام کو آئے تو اسکو بہو لا نہیں کہتے۔

ہاں ہاں۔ میں بھی سمجھ کر لکھا تھا کہ آپ معذرت گوشتہ خمبول ہیں۔ الحمد للہ کہ
قیاس درست ہوا۔ سبحان اللہ آپ کے اعتکاف کا ثمرہ نیک نہ نکلتا
چہ معنی وارو۔ انشاء اللہ۔ مگر کوئی کسر نہ بچائے اسکا خیال رہے۔ آپ کی
گوشتی پیشین گوئی میں نے دل سے فراموش کی تھی جو یہ بہو لا جاؤں گا
واہ یہ نہیں کہتے کہ آپ نے ہم کو فراموش کیا۔ خیر دوستوں کا گلہ سر آئیں
میں بھی چاہتا ہوں کہ میں دوستوں کو دل سے نہ بہو لون اور میرے
دوست مجھے دل سے دور نہ کریں۔

آپ نے میری تصویر مانگی تھی اس سے تعجب آتا ہی۔ کیا آپ کے دل کی
نظروں سے میں دور ہوں۔ جب دل سے نزدیک ہوں تو لوح دل پر
صورت جمالیجے۔ خیر۔ فرمائش کی تعمیل کرنا بہر حال ضرور ہے اسلئے آپ کے
حسب فرمائش تصویر محبت خط ہزار روانہ کرتا ہوں۔

ابھی اس خط کو میں نے ختم نہیں کیا تھا کہ ایک اور نامہ اتحاد مع چند

شیشہ ہائے عطر پہونچا۔ اسکا جواب علیحدہ بھیجتا ہوں۔ کسی روز ملے تو
ہاں صاحب آپ شاعر غرا ہو کر یہ فاش غلطی کیسی کی۔ ایک شعر آپ کے
خط میں لکھا ہوا تھا۔

کوئی مجھ سے کتا ہو پوچھے ہین راجہ
خدا تمکو اختیار کھے ہمارا راجہ

مگر میں بھی تاڑ گیا کہ یہ عدا لکھا ہو۔ صرف ہمارا امتحان مقصود تھا۔ کیون
کسی ناپتے کی۔ جو کچھ ہونے پہلے مصرعہ میں پوچھے ہین۔ غیر فصیح۔ پوچھتے
ہین۔ اصح۔

دوسرے مصرعہ میں (ہمارا راجہ) پڑھنے سے غیر موزون ہوتا ہے
راہ راجہ) سے موزون ہوتا ہے مگر بے معنی۔

کیون صاحب ہم شاعر نہیں۔ مگر آپ جب امتحان لینے بیٹھے تو تلمیذ
آصف بھی کہیں جواب دینے سے رکتے ہین۔ والسلام فقط

شاد و عفی عنہ

مہربانمن نواب انتخاب جنگ بہادر

خط پہونچا مسرور ہوا۔ طبع رنگین کی نہ پوچھے۔ مجھے دل کے
کب تھے۔ خدا کے فضل سے ہمیشہ دل شاد رہے اور بقول جمع شاعر

خدا شاد و وار و بحق محمد

ہمیشہ خوش رہینگے۔ رند خرابائی تروا من ہین رنگین مزاج کیون نہو گے۔
زاہد خشک نہیں کہ سہمہ وصلے سے کام ہو سہ

دہوان ہستی سے اٹھ کر یا الکی برجست ہو
کہ پیش زاہدان خشک دامن کی عزت ہو

ہاں صاحب آپ کا یہ فقرہ کہ طبیعت رنگین ہوتی جاتی ہے۔ اس سے معلوم
ہوتا ہے کہ کچھ فکر نہیں۔ وغیرہ) خدا آپ کی زبان مبارک کرے کہ ہمیشہ رنگین
رہیں۔ اور ہین بھی۔ کیونکہ ظل عاطفت شاہی مین عزت و آبرو سے ہمیشہ
کر رہے ہین۔ مگر نرمے بیکرے تو وہ ہوتے ہین جو اسکے مصداق ہین۔

لنگے زیر و لنگے بالا

سے غم وزد نے غم کالا

یہاں تو خدا کی عنایت سے تین بیبیان ہین شرعاً ابھی ایک عیوضی
خالی ہے۔ اور بفضلہ سات بیچے ہین اور آئندہ پانچ سات کی امید ہے
طرفہ اور سنئے۔ دشمن اسے ہین کہ جتنے سرین بال۔ ایک سر ہزار سودا۔
دوست فی زمانہ غمنا غمنا۔

مال و زور و زور ہوشم ملتا ہے

ممكن ہے نگین طبل و علم ملتا ہے

غنا گوگردِ سرخ پارِ سس اکسیر
یہ سب ملتا ہے دوست کم ملتا ہے

زندگی اس طرح گزرتی ہے

شاد

اپنے سایہ سے آپ ڈرتا ہوں

الغرض میرے بے فکر نظر آنے کا سبب یہ ہے کہ بچپن سے طبیعت آزاد ہے۔ فقر کی صحبت میں رہے ہیں۔ باوہ عرفان کا مزہ چکھا ہے۔ عاشق مزاج ہیں۔ اس لئے شادی و غم رنج و راحت سے زیادہ موثر نہیں ہوتے۔ مگر جب حد سے زیادہ ہو جاتا ہے تو بہر اقتضائے بشری اس سے باز ہو کر فرقت ہو جاتے ہیں کہ اپنی سُدہ ہی نہیں رہتی بقول غالب

کیون گردشِ مدام سے گمراہ جاؤں
انسان ہوں یا لہ و ساغر نہیں ہوں

مکان کا نقشہ دیکھا۔ کسی روز اُس مکان میں اُتر کر دیکھنا چاہتا ہوں۔ آج یا کل سرورنگر جاؤں گا۔ سہ پہر میں آپ اپنا آدمی وہاں بٹو ما دیجئے۔ اُتر کر دیکھ لوں گا۔ واقعی مکان عمدہ موقع پر ہے۔ میں نے سنا صرف خاص کے معتمد کے کوئی فراہم دار ہیں وہ لین گے۔ اس لئے پہلے پہل لکھ بھیجا۔ بعد دیکھنے کے واجبی قیمت مٹھ جائیگی۔ مگر ہاں یہ تو کہئے کہ کب ملین گے اور صحبت دیرینہ کے گلے شکوے کب دو بد واداہوں گے۔ چند تصویریں ارمان بھیجتا ہوں قبول کیجئے فقط

شاد عفی عنہ

جناب من فوج فصیح المکلبا در حضرت شیخ علیہ السلام
 تسلیم نامہ شفقت اسطرح آیا جیسے باد نوروزی چین میں لفظ دانی
 کی نسبت اپنے جو بحث کی وہ بالکل ٹھیک ہے اسکا کیا جواب دینا
 سوال لا جواب ہے۔ چونکہ اب تو ما دے تیار ہو چکے اور بعض اساتذہ
 کی مثالیں موجود بھی ہیں لہذا فی الحال رعایت فرمائے آئندہ سے
 آپ کی تقلید کی جائیگی۔ اور (آئے) کے ۲۱۔ عدد لو لنگا۔ اور یہی صحیح ہے
 کال سکھ دووی سفر کے لئے تو از بس موزون ہے مگر حضرت کے لئے
 حضرت حضور بند گانہ کی مدظلہ العالی کے ہمراہ رکاب ظفر اتساب اس سے
 بڑھ کر روضہ رضوان اور باغ ارم میں بھی لطف نبین۔ حق تعالیٰ پیر شہر
 کو مع شاہزادہ جم ششم ہمیشہ منظر و منصور رکھے۔

خدا سے دعا ہے ہمارے حضور

سلامت رہیں پاس ہوں یا کہ دور

اگر موقع ملے تو شاہزادہ والا و دمان کی خدمت اقدس میں
 عرض کر دیجئے کہ آپکا جان نثار خانہ زاد مشاد آداب و تدبیر
 عرض کرتا ہوں اور یہ دعا دیتا ہوں کہ آپ پر ظل عاقل حضرت ظلیجانی مدظلہ العالی
 سلامت اور شان رہیں۔ ظلم ہمہ و دوج مسکالود و فقط
 شاد و عفی عنہ

حقائق آگاہ سید محمد بے نظیر شاہ صاحب قادری

آپ کا دعا نامہ پہونچا میرے ارادت و عقیدت مندی کے نسبت
 آپ نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب آپ کا حسن ظن ہے۔ اور آپ ہی بزرگوں کی
 دعا کا اثر ہے۔ آپ کے کارنامے جو خاص تصوف میں ہیں اور ضمیمہ
 آپ نے منظوم کیا ہے وہ میری پیشی کے مترجم محمد علی احسن صاحب
 کے ذریعہ میرے پاس پہونچے ہیں۔ اور ہمیشہ میرے پیش نظر ہیں اس میں
 شک نہیں کہ آپ نے دریا کو کوزہ میں بھرا ہے۔ آپ کا کلام ہر طرح سے
 لائق تعریف ہے۔ ہر گاہ وہ کلام میرے پاس ہے اور ہر وقت میرے
 پیش نظر ہے تو بہر حال اس کے سنانے کے لئے آپ کو زحمت گوارہ
 کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور میں ہر وقت اس کلام کے دیکھنے سے
 جس قدر فائدہ اٹھا سکتا ہوں اندازہ تحریر سے خارج ہے۔ اگرچہ بظاہر دور
 ہوں مگر دل سے نزدیک ہوں۔ آپ کی ملاقات سے فیض یاب ہو نیکی
 اگرچہ دلی خواہش ہے مگر آپ خوب جانتے ہیں کہ کل امیر مرہون باوقاف
 اور یہی باعث ہے کہ باوجود کشش طرفین ملاقات کی صورت غیر پیدا ہوا
 جشن ہائے سالگرہ مبارک کی وجہ سے روزانہ حاضر باشی کے باعث عدیکم
 ہوں لہذا اگر معاف کیا جاؤں تو بعد از لطف ہوں گا۔

شاد و عفی عنہ

مہربانمن میر فیاض علی خان صاحب

کہئے آپ دورہ سے کس روز آئے۔ اور اب مزاج کیسا ہے
پانڈان کے انتظار میں چشم براہ ہین شبنم کے کام پر تو اوسچ گئی
خیر سید ہا سا وہی سہی۔ ایک مینے کے پانچ مینے ہو گئے۔

رباعی

| | |
|-----------------------------------|-----------------------------------|
| وعدہ ہو روز کل کا قیامت کی بات ہو | فردا و حشر ہو کہ جدائی کی میات ہو |
| یہ تو مثل ہو ایسی مرے دوست شاد با | عاشق کی شاخ آہو پو جی برات ہو |

شاد و معنی حسن

نواب صاحب مشفق و مہربان کریم فرمایا مختصان اب فخر الملک بہادر دام طعمہ
مین آپکو ایک کار خیر کی طرف متوجہ کرنا ہوں۔ اور غالباً جو سفارش
سہری جانب سے ہو رہی ہے وہ آپکے نزدیک بالکل واجب ہوگی
میر یوسف الدین کی شادی قائم جنگ بہادر کی دختر کے ساتھ
جسکی جائداد کورٹ آف وارڈس کی نگرانی میں ہے قرار پائی ہے
جو کچھ رقم انکی شادی کے لئے منظور ہوئی ہے سنا جاتا ہے کہ وہ
برائیتوں کی شکر خوری کے لئے بھی کافی نہوگی۔ چنانچہ عروس کی والدہ
کی جانب سے جو درخواست آپکے روبرو پیش ہے اسکی منظوری پر
شادی کا انصرام منحصر ہے۔ اگرچہ ہر ایک کے مقدمہ موافق اخراجات کی

ضرورت ہوتی ہے مگر آپ خوب واقف ہیں کہ شادی کا انصرام اپنا بچہ
 خیالی موازنہ سے المضاعف پر ہوتا ہے چونکہ نوشتہ کے بھائی نواب
 تفضل یاب جنگ بہادر نے اس سفارش نامہ کی درخواست کی
 لہذا یہ سفارش اس غرض سے کی جاتی ہے کہ ورثائے عروس کی جانب سے
 جو درخواست پیش ہوئی ہو اسکی منظوری ہو جائے تاکہ شادی کا کام
 انصرام کو پہنچے۔ اور دولہا و وطن کا قرآن السعدین ہو آپ اور ہم
 عند اللہ ماجور ہوں والسلام ع

برکترمان کارہادشوارغیست

شاد و عفی عنہ

مہربان من نواب میجر افسر الدولہ بہادر

متہرپانڈے جوالہ آباد میں ہیں انہوں نے جسوقت کہ سواری
 مبارک اعلیٰ حضرت پیر و مرشد مظہم الاعلیٰ کلکتہ و دہلی بزمانہ سابق رونق افروز ہوئی
 تھی تو پانڈے صاحب مذکور نے تبرک اپنی طرف سے داخل بارگاہ خداوندی
 کیا تھا۔ اور وہ تبرک توسط میرے جد ہمارا جہ نرائن رہا و رکے دولون
 وقت داخل ہوا تھا۔ اب چونکہ میں ہمراہ رکاب حاضر ہونا اگر سواری
 اس طرف سے رونق افروز ہو تو انکی طرف سے
 تبرک داخل ہوگا پس اسکو بارگاہ خداوندی میں بعد اظہار

حقیقت حال و کیفیت ماضیہ داخل کرا دیجئے۔ اس تحریر کا ہر وقت آپ کو خیال رہے فقط

شاو عفی عنہ

موہن لال مستمد

تمہارے دو تین عرضداشت متعلق بوطائے فردشال ماتم پرسی ہوئے۔ کیفیت سے مطلع ہوا۔ تمہارے والد کے انتقال کے بعد تمہارے بہائی کو جو فردشال ماتم پرسی اس سرکار سے عطا ہوئی۔ حق بحقدار رسید۔ اب باوجود موہن لال کے فرزند ہوتے ہوئے تم اپنے لئے فردشال کی جو خواہش کرتے ہو اسکی کوئی خاص وجہ معلوم نہیں ہوئی۔ اولاد کے ہوتے ہوئے بہائی کو ایسے عطیات حاصل کرنے کا حق نہیں۔ لہذا درخواست نامنظور فقط

شاو عفی عنہ

نوابضا والا متا: کرم فرمایا مخلصان نفع اب سرو قارا لامر بہار و ام غنایتہ میرے علاقہ کے راج باغ واقع بیرون دروازہ دو دباؤلی سے پانی کانل جسوقت لایا جاتا تھا اسوقت علاقہ داران تعمیرات سے یہ وعدہ ہوا تھا کہ باغ کو پانی دیا جائیگا۔ آپ کو بھی یاد ہو گا کہ خود اپنے بالمشافہ وعدہ فرمایا تھا۔ اسوجہ سے میں اپنے باغ کی

بدین خیال کہ کار سرکاری اور فیض جاری ہے بلا کسی مطالبہ نقصان
زمین اور درختوں کے نل لیجانے کی اجازت دی۔ اسکا بدلہ یہ ہوا
کہ پانی بالکل بند کر دیا گیا۔ کہی کہی گا ہے ماسے کچھ حوض میں پانی
بڑھی منت اور عاجزی کے بعد دیا کرتے ہیں۔

دفتری تحریرات اس قدر ہوئیں کہ وہاں مدا و خشک ہو گئی۔ اور
لوک زبان قلم گس گئی۔ اُدھر درختوں کے حق میں باغ کی زمین میں
کر لیا ہو گئی۔ درخت زبان حال سے العطش العطش پکارتے ہیں۔

جنکی بربادی کی وجہ سے میری ایک بیش بہا محاصل کی جائداد تلف
ہو رہی ہے۔ یا تو براہ کرم ایفائے وعدہ فرمائے۔ یا یہ بتلا دیجئے کہ
نقصان مال کا دعویٰ تعمیرات کے کس عمدہ دار پر کیا جائے۔
بر کر بیان کار ہا و شواہد نیست

باران کرم کا طالب شا و عفی عنہ

گیان کاش کے سورج سوامی سوم پرکاش آسن ندی
ماراج کو غریب کش پر شاد کا پر نام پہونچے۔ آپکا پتھر پہونچا
اسکے دیکھنے سے من کو آند ہوئی۔ آپکا ورا کہہ سبست ہے۔
ایک ایک اچر آپکے تیر کا او بدیس اور جوگ مارگ کا دشنام
سچ ہے کہ مانس مایا کے جال میں ایسا پھنسا ہوا جو گن تموگن کا

اُسکے نیترو پر وہ پڑا ہے کہ اسکو مایا کے سوا اے کچھ دکھائی نہیں تھا۔
 یہی کارن ہے کہ شاسترین لکھتا ہے۔ راج سے نرک۔ جو آتما
 آپ جیسے پر مہجکت کے درشن کر کے سنت سماگم کرے اُسکا منہ
 ہو جاتا ہے۔ اور ستوگن اُسین آپ سے پرولیش کرتا ہے۔ اور
 جب ستوگن کا اُسین بنو اس ہو گیا تب پر ماتما کا پرکاش دیکھ پڑتا
 جب وہ پرکاش اولوکن مین آگیا تب وہ شش آتما کا بچانے والا
 ہو گیا۔ اور جس نے آتما کو پہچان گیا۔ سیدہانت جوگ کا سارا نس
 پراپت ہو گیا۔ آپ جیسے مہاتما کی انتر درشتی ہو جائے تو کوئی اچھ
 نہیں کہ میرا من استہ نہوا ور سکھ و کھ سم ہو رلیان بدووی کو پراپت
 ہو جاؤں جس سے میری مکتی ہو جائے۔ ست سنگ بڑے اوتم
 دستوہ۔ مجھے بال اوستما سے ست سنگ کا من سے شوق ہے۔
 محبوب پرشاد کے واسطے آپ نے جو اپنے من سے
 ایسے دیا ہے۔ مجھے بہت خوشی ہوئی۔ کوئی سے ایسا آئے کہ مجھے
 حضور سے آگیا مل جائے تو آپکی سیوک محبوب پرشاد کو اپنے
 سنگ لا کر آپکے چرنونکا درشن کر اؤں۔ یا اگر آپ کسی سہی حید
 مین براجمان ہوں تو ہم سب کے دہن بھاگ ہونگے۔ کہ آپکے درشن
 سے اوتم پہل پائینگے۔ اور منو کا منا پوری ہو جائیگی۔

میں آپکی سیوک محبوب پر شاد کی ایک تصویر ایک پوسٹ کار کے
 بھیجتا ہوں۔ اسکو آپ اپنے چرنون کے پاس رکھیں۔ میں سے
 دور نہونے دین۔ جو پر شاد آپ دیا کر کے بھیجیں گے وہ تعویذ
 بنا کر آپکی سیوک محبوب پر شاد کے گلے میں ڈال دیا جائیگا کہی کہی
 اپنے کہیم کہل سے مجھ غریب کے من کو اند کرتے رہئے۔ اور
 کر پا در شعی رکھئے فقط

داسو نھا داس پر شاد و عقی عنہ

مہربان رائے کنور پر شاد و مہر۔

اپکا نامہ تعزیت پہونچا۔ اٹھ اٹھ آنسو لایا زخم تازہ ہو گیا۔
 میں کیا بتلاؤں کہ کیا سانحہ ہوا۔ اور میں کیسا ہوں اور کیسی میری
 گذرے گی۔

سانحہ تو ایسا ہوا کہ میری خاک کا بغار بھی اگر اڑے گا تو اس کے
 ہر ذرہ پر دل غ نظر آئیگا۔ میں اچھا ہوں زندہ ہوں۔ مگر شکل مردہ
 ایک جسم بے روح متحرک ہوں۔ ع

کے مردہ شخص بے ہوشی روان

گذرنے کے لئے تو مہربان گذر ہی جاتی ہے کوئی مینواے
 کے ساتھ تھوڑا ہی مڑتا ہے۔ مگر گذرنے گذرنے میں بھی تو فرق

ہے۔ ایک خوشی سے گزرنا۔ دوسرے بچ سے گزارنا۔ خوشی سے
تو دنیا میں گزرنا ہی محال ہے تمام عمر بچ میں گذرتی ہو۔

داغ فرزند خدا کی پناہ یہ وہ داغ ہے کہ ہستی فنا ہو جائے
تو ہو جائے مگر روح کو بھی اس داغ کا صدمہ رہیگا۔ اس میں شک نہیں
کہ دنیا گذشتنی اور گزشتنی ہے اور صبر ہو ہی جاتا ہے۔ مگر۔

| |
|--|
| دل ہی تو ہر سنگ و خشت در دے بہرہ آمو کیوں |
| روئین گئے ہم ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں |

مرحوم کا نام آپ نے چند ہی پرشا دلکشا ہے دراصل نام
چند اپرشا و تاجود ہوا ان سال ختم ہوئے کو تھا۔ ابھی غنیہ تھا کہ
مر جا گیا۔ ہائے افسوس کیا کہون کہ جب یاد آتا ہے مجھ پر کیا گذرتی
ہے۔ اللہ اللہ۔

| | |
|-----------------------------------|---------------------------------|
| تا نظر بر چمن وضع جان واکر ویم | ہستی بود کہ ہر دیدہ بیت کردیم |
| نہ سمن بوی سے وفا داشت گل رنگ بقا | جبرتا آلودہ بہ رنگ نظر ہا کردیم |
| انچہ بیداری ما دام نظر می فہمید | چہرے بود کہ در خوا تھا شا کردیم |

بیماری کیا تھی کیا کہون۔ مرض الموت تھا۔ چند ہفتے قبل کہوٹے
علحدہ ہوا۔ کچھ سر میں چوٹ آئی۔ یہی بہانا ہوا۔ چوٹ بھی خفیف تھی
اسکے بعد ہفتے دو ہفتہ تک مرزاج بالکل اچھا رہا بعد اسکے بھارا گیا

یہ بخار تا بمرگ جدا نہ ہوا۔ اخیر میں سر سام ہو گیا۔ دوا دومی سب کچھ
 کی۔ مگر کیا ہوتا ہے۔ چودہویں تاریخ مزاج بہت بگڑ گیا اس روز
 میں الوال چلا گیا۔ پندرہویں تاریخ ماہ ذی الحجہ کی بارہ بجے انتقال ہوا
 میں الوال سے کوہ شریف آیا اور دو ہفتہ کی رخصت کے لئے
 سرکار میں عرضی پیش کر کے بنارس روانہ ہوا وہاں پھر تا پھر اتنا اب
 سرور نگر میں آیا ہوں۔ کل پانچویں تاریخ محرم کی ہے انشاء اللہ تعالیٰ
 مکان میں جاؤنگا۔ باقی لکھوں تو کیا لکھوں۔ اور کہوں تو کیا کہوں
 بجز اسکے

| | |
|----------------------------------|-----------------------------|
| نیت در گلشن اسباب جہان بنگ بست | ہمہ زویدہ ما بچو نظری گذر و |
| چون نفس خلی نہ پرستیم نذریم آرام | عمر آسودگی ما بسفر می گذر و |

باقی اللہ اللہ خیر صلاح۔ اللہ بس باقی ہوس۔ یقین ہے کہ آپکا مزاج
 خیرت سے ہوگا بال بچے سب عافیت سے ہونگے فقط

نشانہ بیدار۔ شا و عرضی عنہ

مہربان مولوی شمس العلماء سید علی بلگرامی -

اس دو سال کے اساک باران نے اکثر مقامات میں حشر
 بپا کر دیا ہر گریہ نئی بات ہو کہ میر عالم کے تالاب میں پانی ہوتے ہوئے
 بھی ہمارے سراج باغ کے درختوں کی حالت تشنگان حجاز اور کر بلا

کے پیاسوں سے کم نہیں۔

بے زبانوں کو پیاسا رکھنا یہ کونسی عمدہ سبیل ہے۔ ایسے وقت میں ان سوکھی زبانوں کو تر کرنا یہ آب رسانی دینا اور دین کی امید کے لئے ابھیات کا حکم رکھتی ہے۔

تشنہ کو نذر آب کر دیہ سبیل ہے
حق سے جزا کے پاشلی بس یہ سبیل ہے

مہتمم باغات علاقہ ہذا بدین غرض آپ پاس بھیجے جاتے ہیں
ہوالموجود فقط

شاد و عفی عنہ

اخلاص آثار بشن سر و پ صاحب

آپ کے دو ماقطعہ عارض مع کتاب واہلو و نامہ ایسے وقت پہونچے کہ میں بسبب علالت مزاج بر خور دار راجہ چندا پرشا و سخت مشرود تھا۔ بیماری ایسی ترقی پائی کہ بر خور دار نے ۱۵ دیکھ کر کو جان بحق تسلیم کی۔ بذریعہ اخبارات وغیرہ آپ کو غالباً اس واقعہ جاننا و حادثہ جانگزا کا علم ہوا ہوگا۔ اُس کے بعد سے آج تک اُس کے دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ چونکہ آپ نے اپنے عارض میں یہ لکھا تھا کہ اس لئے اس کا پی کے اور کوئی کاپی نہیں ہے لہذا اصل کتاب

موصولہ بدین غرض واپس ہے کہ اگر ممکن ہو تو اسکی نقل روانہ کیجئے
 فرصت سے دیکھ کر روانہ کرونگا۔ اور اسوقت اسکے طبع یا عدم طبع
 کی نسبت اپنا خیال ظاہر کرونگا فقط

شاد و عفی عنہ

راجہ صاحب مشفق و مہربان راجہ شیوراج و ہرم و نت بہار
 خانہ بے اہل خانہ ایسا ہے جیسے زلف شاہدان فرخار بے شان
 جیسے آفتاب بے جلال۔ ماہتاب بے جمال۔ جیسے سپاہی
 بے تلوار۔ لشکر بے ہتھیار۔ جیسے کان بے گوہر شمشیر بے جوہر۔
 کیسے مشوق بے کج ادائی۔ حُسن بے رعنائی۔ وہ دوا خانہ کیسا
 جسمین دوا نہو۔ وہ طبیب کیا جسکے ہاتھ میں شفا نہو۔ وہ شراب
 کیا جسمین سرور نہین۔ وہ خبثت کیا جسمین حور نہین۔ عورت کیا ہر
 دلہر۔ دلہر با۔ دلنواز۔ دل آرام۔ عورت کیسیاے فستوح ہے
 عورت راح روح ہے۔ انسان کے دل کی کون عذریہ ہے۔ پیاری
 بی بی۔ مان باپ کی عورت۔ بیٹی۔ داماد کی عورت۔ بہن بہنوئی کی
 عورت۔ سالی۔ ساڑھو کی عورت۔ مگر بی بی میان کی عورت۔ بے عورت
 کے آرام نہین۔ بے عورت کے خاندان کا نام نہین ہے

آسائشِ جان و تنِ مدار و

سچ کہتے ہیں ہر کہ زنِ مدار و

ہر دو مذہب میں بے بی بی کے مجرور ہونا ممنوع ہے ۱

بی بی سے بڑکے کون ہو دنیا میں رومند
بی بی سے بڑکے کون ہو انسان کو دلپسند

شاد

ماحصل اس تمہید کا آپ ایسے دور بین و دور اندیش عاقبت بین کے
سنبھل دل پر اس تمہید کا نقش مرتسم ہونا جائے تعجب ہے جب
یہ پر ظاہر ہے کہ دور اندیش اور عاقبت بین اور تجربہ کار ہیں تو
دور بینی سے کام لیجئے اور سری کنیش آئینہ کہکمر شادی کی فکر
کیجئے۔ آسائش تن ضروری اور لا بدی ہے ماما کمرع
آسودہ کسانیکہ بہر حال خوشند

لیکن جب تجربہ شاد حال ہے کہ زندگانی کی بہت سی پھینیاں آریاں
بدمزگیان بی بی کے ہونے سے دور ہو جاتی ہیں اور تلخی ایام مبدل
بہ حلاوت سرور ہو جاتی ہیں۔ تو اس سے بڑھ کر دنیا کے دنی گذشتی
و گذشتی میں اور کون نعمت کبر ہے کہ انسان اپنے فرائض اور موہنی
و نبوی سے فارغ ہو کر دو گھڑی اپنی پیاری بی بی سے زندگی بسر کری
اور سخت جہات یا مصائب کو دل بہلا کر اس تدبیر سے سر کرے وہ دن
جس دن آپ صاحب خانہ مع اہل خانہ کے اول مرتبہ اپنے مکانین
جلوہ گلن ہونگے اُس دن کو میں آپ کی زندگی کا بڑا مبارک دن سمجھو گا